فیصلہ کن مناظرے

مرتب

محمد عظیم اللہ خاں قادری

ناشر

فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُناظرہ تحریری

موضوع: کوا و نکاح زلیخا علیہا السلام

مابین

ابو الانوار محمد اقبال رضوی خطیب گوجرہ

و

مولوی طفیل احمد گیلانی (دیوبندی) خطیب گوجرہ

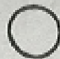
بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فہرست مضامین



تقدیم

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو حرام چیزوں کی جو فہرست عطا فرمائی ہے، اس میں زاغ معروفہ، دیسی کوے کا ذکر بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ اللہ جل مجدہ الکریم نے اپنے مدنی محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ کریمہ، کمالاتِ مبارکہ اور اختیاراتِ طیبہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ۔ (الاعراف، پ ۹-ع ۹)

یعنی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے لئے خبیث چیزوں کو حرام فرماتے ہیں اور مذکور کوے کا خبیث ہونا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صریح صحیح اور مرفوع ارشاد مبارک سے ثابت ہے۔ اُم المومنین محبوبہ محبوبِ خدا صدیقہ بنتِ صدیق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا۔ (مُسلم شریف ص ۳۸۱)

ترجمہ: "پانچ شریر ہیں کہ مارے جائیں حِل و حرم میں سانپ اور سفید و سیاہ رنگوں والا کوا اور چوہا اور کاٹ کھانے والا کتّا اور چیل۔"

دیکھئے کتنے واضح طریقہ سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوے کو

فاسق وخبیث فرما رہے ہیں اور حل وحرم میں اس کو قتل کرنے کی اجازت دے رہے
ہیں۔ اب آیۂ مبارکہ اور حدیث شریف دونوں کو ملانے سے نتیجہ نکلتا ہے کہ مذکور
کوا حرام ہے اور انہیں ناقابلِ تردید دلائل کے پیشِ نظر فقہ حنفی کا فیصلہ بھی یہی ہے
کہ زاغ معروفہ ومذکور حرام ہے، لیکن بُرا ہو پیٹ کے چٹورے پن کا کہ ان تمام حقائق
کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دیوبندی قطب الاقطاب مولوی رشید احمد گنگوہی
دیوبندی نے فتویٰ داغ دیا کہ زاغ معروفہ حلال ہے۔

غور فرمائیے کہ اس کوے کو حلال کہا جا رہا ہے اور اس کے کھانے کو باعثِ
ثواب قرار دیا جا رہا ہے، جو ہمارے دیار میں کائیں کائیں کرتا پھر رہا ہے، مرغیوں
کے بچوں کو اُچک لے جاتا ہے، چھوٹے بچوں سے روٹی چھین لیتا ہے۔ مُردار اور
نجاست سے لطف اندوز ہوتا ہے، جو ہے جو وہابی کے ہم عدد ہیں، اس کی مرغوب و
محبوب غذا ہے۔

چنانچہ امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں
بریلوی قدس سرہ العزیز نے ایک طویل استفتاء لکھ کر مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی
پر زبردست سوالات واعتراضات کرکے اُن کا جواب طلب کیا۔ مولوی مذکور نہ تو
امام اہلِ سنت (قدس سرہ العزیز) کے وارد کردہ اعتراضات وایرادات کا کچھ جواب
دے سکے اور نہ ہی انہوں نے قرآن وسنت کی تصریحات کے خلاف دیئے ہوئے کوے کی
حلت کے فتویٰ کو واپس لیا، بلکہ کوے کے گوشت، سری پائیوں اور جانوروں کے پوٹوں
سے لُطف اندوز اور شاد کام ہوتے رہے۔ یہیں تک بس نہ کی، بلکہ یہ فتویٰ دیوبندی فرقہ
کے دلوں کو اتنا بھایا اور لحمِ زاغ اس قدر مرغوب وملذذ لگا کہ انہوں نے سلانوالی
ضلع سرگودھا اور کبیر والا ضلع ملتان اور چنیوٹ ضلع جھنگ میں باقاعدہ دعوتوں کا

لہ بعد میں اس کو دفع زیغ زاغ کے نام سے شائع کر دیا گیا، جواب بھی دستیاب ہے۔

انتظام کیا جس میں کوا ڈش سرِ فہرست شامل تھی، راولپنڈی کے بعض دیوبندیوں نے
باقاعدہ فتویٰ دیا کہ جو آدمی کوا کھائے گا، اس کو سو شہید کا ثواب ملے گا۔

خلاصہ کلام یہ کہ دَورِ گنگوہی سے لے کر تا حال عموماً دیوبندی بڑے فخر کے ساتھ
کوے پکڑ پکڑ کر کھاتے رہے، اپنے پیٹ کے تنور کے ساتھ ساتھ بزعمِ خویش ثواب،
بلکہ سو شہید کے ثواب سے اپنے نامۂ اعمال کو بھی ہم رنگِ زاغ کرتے رہے، اور
علماء حق اہلِ سنت وجماعت ناقابلِ تردید دلائل سے ان کا رد کرتے رہے، مگر اُن
کے لئے کوے کی بوٹی اور اس کے شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی اتنی لذیذ تھی کہ

ع چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ ظالم لگی ہوئی

دیوبندی اُمت نے قرآن وحدیث کی پرواہ کئے بغیر گنگوہی صاحب کے فتویٰ کو
حرزِ جاں بنائے رکھا، البتہ بعض دیابنہ جن میں قدرے انصاف تھا اور احتیاط
کی رمق تھی۔ انہوں نے بھی زیرِ بحث کوے کو حرام ہی سمجھا، جیسے ایک دیوبندی عالم
ابو سعید غلام مصطفےٰ سندھی قاسمی فقہ کی معرکۃ الآرا کتاب قدوری مطبوعہ
اصح المطابع کراچی کے ص ۲۲۰ کے حاشیہ پر دو ٹوک الفاظ میں لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ الْغُرَابَ الَّذِیْ یُقَالُ لَهٗ کَوَّا فِی الْهِنْدِیَّةِ
وَکَانْ فِی السِّنْدِیَّةِ فَنَصَّ عَلٰی حُرْمَتِهٖ رَأْسُ الْمُحَقِّقِیْنَ الْمَخْدُوْمُ
مُحَمَّدْ هَاشِمُ السِّنْدِیُّ التَّتَوِیُّ فِیْ رِسَالَةِ فَاکِهَةُ الْبُسْتَانِ

یعنی معلوم ہوا کہ غراب جسے ہندی میں کوا اور سندھی زبان میں "کاں" کہا جاتا
ہے، اسے رأس المحققین مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی نے اپنے رسالہ فاکہۃ البستان
میں بڑی صراحت کے ساتھ حرام لکھا ہے۔

زیرِ نظر "تحریری مناظرہ" بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ انہیں کوا خور دیوبندی
مولویوں میں سے گوجرہ کے ایک سید محمد طفیل گیلانی نامی مولوی ہیں جنہوں نے مخدوم د

محترم مولانا ابوالانوار محمد اقبال رضوی صاحب (شاگرد رشید سیّدی وسندی امام اہل سنت محدثِ اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ اسی مسئلہ میں پنجہ آزمائی کی، تو رضوی صاحب نے انہیں بھگانے کی انتہا کردی۔ علامہ رضوی صاحب دلائل و براہین کے اسلحہ سے لیس ہوکر جب اُن کا تعاقب کرتے ہیں، تو مولوی طفیل احمد صاحب کے فرار کا ہر راستہ بند کردیتے ہیں۔ رضوی صاحب اپنے مؤقف کو ثابت کرتے نظر آتے ہیں اور مولوی طفیل احمد گیلانی کی دلیلیں صرف اور صرف طفل تسلیاں نظر آتی ہیں۔ مولانا رضوی صاحب مدظلہٗ جب ناقابلِ تردید دلائل کے غلّے برساتے ہیں تو آخر طفیل صاحب کے لئے سوائے کائیں کائیں کرنے کے کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ آخر تک اس قلمی مبحث کو پڑھ جایئے، کہ آخر مولوی صاحب اپنی جان چھڑاتے اور مولانا رضوی صاحب انہیں میدان میں گھسیٹ کر لاتے نظر آتے ہیں۔ اس کشمکش کی دیدنی حالت میں مولوی طفیل احمد صاحب ایک مکتوب میں لکھتے ہیں،

"میں آپ کے تحریر کردہ سب مسائل سے اتفاق کرتا ہوں۔ سوائے نکاحِ زلیخا کے، دوسرا ایک حوالہ فضائلِ درود، حضرت مولانا ذکریا صاحب کا نہیں ملا، ورنہ آپ کے حوالے خطا نہیں جاتے۔ معلوم ہوتا ہے آپ حوالوں کے بادشاہ ہیں۔ میرے نزدیک بریلوی حنفی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشقِ رسول ہیں اور ان کے پیچھے نماز کا ادا کرنا بالکل درست ہے۔"

(سیّد طفیل احمد گیلانی، مورخہ ۹۰-۱۱-۲۵)

قارئین کرام! اس تحریری اور قلمی مناظرہ کا مرکزی نقطہ تو اور نکاح زلیخا ہے، ضمناً بے شمار معلومات افزا اور مفید ترین باتیں ہیں۔ اس میدان میں علامہ

رضوی صاحب نہایت کامیاب و کامران نظر آتے ہیں، کیونکہ اہل حق کی ہمیشہ باری تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت ہوتی ہے، اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی اور سیّد طفیل احمد صاحب اس معرکہ میں ناکام و نامراد رہے ہیں۔ ان کے دلائل غبارے کی ہوا ثابت ہوئے۔

آخر میں اپنے سُنّی بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ اس تحریری مناظرہ کو ضرور پڑھیں تاکہ حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائی میں حق کی حقانیت اور باطل کا بطلان انہیں واضح طور پر معلوم ہوجائے۔

یقیناً شکریہ کے مستحق برادرِ عزیز مولانا ریاض احمد صاحب سعیدی مالک مکتبہ سعیدیہ رضویہ، متصل جامعہ قادریہ رضویہ مصطفےٰ آباد، سرگودہا روڈ فیصل آباد ہیں، جو اپنے دینی جذبہ کے تحت اس "تحریری مناظرہ" کو کتابی شکل میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ میری دلی دُعا ہے کہ خدا کرے اُن کا یہ جذبہ تادیر قائم و دائم رہے تاکہ وہ اس طرح کے گوہر آبدار بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہیں، اور مکتبہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے منازل طے کرتا رہے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

محمد ارشد القادری الجلالی

خادم طلباء جامعہ قادریہ رضویہ
مصطفےٰ آباد، سرگودہا روڈ، فیصل آباد

یکم ستمبر ۱۹۹۴ء

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ ۰ اَمَّا بَعْدُ ط

مورخہ ۹۰-۸-۲۱ کو فقیر کے پاس دو لڑکے شیخ محمد ایوب نئی منڈی گلی ۱ گوجرہ اور محمد عثمان علی عرف شاہ جی ٹاکی محلہ گلی ۴ گوجرہ آئے اور علمائے دیوبند کی کتب کے حوالہ جات دیکھنے کا مطالبہ کیا، تو فقیر نے اُن کو حوالہ جات دکھائے۔

بعد ازاں انہوں نے کہا کہ یہ حوالہ جات ہم کو تحریر کر دیں، ہم ان کو اپنے علمائے سے تصدیق کرائیں گے کہ آیا یہ درست ہیں یا غلط ہیں۔ فقیر نے تحریر کر دیئے۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ آپ ان کے نیچے دستخط کر دیں، ہم ان کی تحقیق کرائیں گے۔ اگر یہ حوالہ جات صحیح ہوں، تو ہم دیوبندی مسلک چھوڑ کر بریلوی مسلک اختیار کر لیں گے۔

(یہ تحریری وعدہ آج بھی موجود ہے)

جواباً فقیر نے دستخط کر کے نوٹ بھی لکھ دیا:

نوٹ: یہ حوالہ جات اگر کوئی شخص غلط ثابت کر دے، تو فقیر اس کو ایک ہزار روپے نقد انعام پیش کرے گا۔

یہ مورخہ ۹۰-۸-۲۱ کی بات ہے جو کہ حوالہ جات کے ساتھ ہی موجود ہے۔

بعد ازاں وہ مذکورہ سائلان ۹۰-۸-۲۲ کو میرے پاس آئے اور حوالہ جات غلط ثابت نہ کر سکے اور وعدہ خلافی کرتے ہوئے بریلوی مسلک اختیار کرنے سے راہِ فرار اختیار کی۔ بات اسی پر ختم ہو گئی۔ بعد ازاں مولوی طفیل احمد صاحب دیوبندی، خطیب حقانیہ والی مسجد گوجرہ نے تحریری مناظرہ شروع کر دیا جس کی تفصیل آپ اس مناظرہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

ہم نے مولوی طفیل احمد صاحب دیوبندی کے اصل مکتوبات کی کتابت کرا کر ساتھ ہی منسلک کر دی ہے۔ ناظرین کرام فریقین کی تحریروں کو پڑھ کر خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون؟

نوٹ: اگر یہ حوالہ جات صحیح ہوں، تو ہم دیوبندی مسلک چھوڑ کر بریلوی مسلک اختیار کر لیں گے۔

محمد عثمان علی عرف شاہ جی
ٹاکی محلہ گلی ۴ گوجرہ

شیخ محمد ایوب
نئی غلہ منڈی گلی ۱ گوجرہ

شیخ محمد ایوب و محمد عثمان مذکوران وعدہ کر کے منحرف ہو گئے۔ حوالہ جات درست ثابت ہو گئے، کیونکہ مولوی طفیل احمد صاحب دیوبندی کوئی حوالہ غلط ثابت نہ کر سکے۔ اس کی تحریر گواہ ہے۔

مذکورہ حوالہ جات کی تفصیل صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خادم اہل سنت وجماعت

ابوالانوار محمد اقبال رضوی

گوجرہ

مسئلہ: جس جگہ زاغ معروفہ کو، اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہوگا۔ فقط رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۳۰ مطبوعہ دہلی)

سوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایتِ صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: محرم میں ذکرِ شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایاتِ صحیحہ ہو، یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست، اور تشبّہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۱۳ ج ۳)

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۱۴)

"زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے، کیونکہ شیخ کی تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو تو نہ اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم، بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔"

(اردو ترجمہ: صراطِ مستقیم ص۱۵۰ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی)

(نوٹ): یہ حوالہ جات اگر کوئی شخص غلط ثابت کر دے، تو فقیر اس کو ایک ہزار روپے نقد انعام پیش کرے گا۔

ابوالانوار محمد اقبال رضوی

۹۰-۱۱-۷

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ؁

محترم ابوالانوار محمد اقبال رضوی نامی ایک بھائی کی طرف سے چار کتابوں کے چار حوالے درج شدہ ایک عزیز محمد عثمان اور محمد ایوب کے بدست کل شام ملے۔ غالباً سائل موصوف کا ان حوالہ جات سے اختلاف معلوم ہوتا ہے اور انہوں نے بغرض اعتراض میرے پاس بھجوایا ہے، تو ان کی تسلّی کے لیے ترتیب وار ان حوالوں کے بارے میں عرض کرتا ہوں:

(۱) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۳۰ کے حوالے سے لکھا ہے کہ زاغ معروفہ (کوا) کھانا حلال ہے، جہاں لوگ اس کو حرام کہتے ہوں، وہاں ثواب بھی ہے۔ یہ بعینہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق ہے جیسے کہ فقہ حنفی کی مستند کتاب درِّ مختار میں ہے: وَحَلَّ غُرَابُ الزَّرْعِ الَّذِیْ یَأْکُلُ الْحَبَّ۔

کیونکہ صاحبِ فتاویٰ رشیدیہ نے زاغ معروفہ بولا ہے جس کے ایک یہ بھی معنی ہیں:- اچھائی والا، بھلائی والا، تو پھر وہی کوا مراد ہوگا، جو صرف دانہ کھاتا ہو نجاست نہ کھاتا ہو جس کے حلال ہونے میں فقہاء حنفیہ کا پورا اتفاق ہے تو پھر سائل موصوف امام اعظم (رحمہ اللہ تعالیٰ) و دیگر ائمہ احناف کے بارے میں کیا فرمائیں گے اور ان کی شان میں گستاخی کر کے کیا کمائیں گے اور اگر معروفہ کے معنی مشہور لیے جائیں، جس سے مراد وہ کوا ہے جو دانہ بھی کھاتا ہے اور کبھی نجاست مردار کی کھا لیتا ہے تو وہ اختلافی ہے، مگر امام اعظم (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے نزدیک حلال ہے، جیسے کہ لکھا ہے: وَنَوْعٌ مِنْهُ یَأْکُلُ الْحَبَّ مَرَّةً وَالْجِیْفَ أُخْرٰی وَلَمْ یَذْکُرْهُ فِی الْکِتَابِ وَهُوَ غَیْرُ مَکْرُوْهٍ عِنْدَ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمَکْرُوْهٌ عِنْدَ أَبِیْ یُوْسُفَ۔ (ہدایہ آخیرین ص۴۲۴)

ان حوالوں سے ظاہر ہو گیا کہ سائل موصوف محمد اقبال کا مسلک حنفی نہیں بلکہ غیر مقلد

کا حیٔ ساکہ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کس قدر پُر برکت ہے اور نور ہی نور ہے۔
مگر روزہ کی حالت میں کھاؤ گے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

نہایت قلّتِ وقت میں یہ عجالہ تحریر میں آیا ہے۔ ذرا غور سے پڑھ لیں۔
جلدی میں کچھ لکھا ہے، جو نئے حوالے دیئے ہیں۔ وہ صحیح ہیں۔ اگر غلط ہوں تو
پانچ سو روپے کا ذمّہ دار ہوں۔

(نوٹ) آپ نے حوالہ غلط ہونے پر ایک ہزار روپے کا وعدہ کیا ہے،
تو میں ایسے حوالے جو قرآن و سُنّت و فقہ حنفی کے مطابق ہوئے غلط کہہ دوں۔
اُمید ہے آپ پھر ایسی خدمت کا موقع دیں گے۔

سیّد طفیل احمد گیلانی

۷-۱۱-۹۰

جناب خطیب صاحب غلّہ منڈی، گوجرہ
السّلام علی من اتّبع الہدیٰ — مزاج گرامی!

کافی عرصہ ہوا، آنجناب نے ایک سوال نامہ جو چند سوالات پر مشتمل تھا،
دو لڑکوں کے بدست اس ناچیز کو بھیجا تھا، میں نے آپ کے حسبِ منشا پہلی فرصت میں
اپنی ناقص فہم کے مطابق جواباً عریضہ آپ کی خدمت میں انہی لڑکوں کے ہاتھ بھیج
دیا تھا اور آرزومند تھا کہ آنجناب بھی اپنی پہلی فرصت میں میرے اس عریضہ کے
بارے میں تائیداً یا تردیداً کچھ لب کشائی فرمائیں گے، مگر عرصہ دراز بیت گیا، پیمانۂ
صبر لبریز ہوگیا، مگر آنجناب کی مُہرِ سکوت نہ ٹوٹی۔ آپ کو معلوم ہے کہ انتظار کی
گھڑیاں کتنی کٹھن ہوتی ہیں۔ بالآخر خیال آیا کہ کہیں ہمارا عریضہ آپ تک پہنچا ہی نہ
ہو یا پھر اس کا نمبر ہی نہ آیا ہو تو اس وہم و خیال کے ازالہ کے لئے پھر دستی عریضہ
بطورِ یاد دہانی خدمت میں دستی بھیج رہا ہوں تاکہ تسلّی ہو اور سلسلہ دُور ہو۔

امید ہے کہ آپ ضرور اپنی پہلی فرصت میں جواب باصواب سے نوازیں گے۔
میں تو خوش تھا کہ سلسلہ چل نکلا ہے۔ یہ علمی مشغلہ قائم رہے گا، مگر آپ نے پہلے ہی
قدم پر ہمّت ہار دی اور ماشاء اللہ نوجوان ہیں، آپ کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا۔

سیّد طفیل احمد گیلانی

۷-۱۱-۹۰

یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۹/۱۱/۷ کا جواب ہے

جناب طفیل احمد صاحب

والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ آپ کی طرف سے آج ہی ایک لڑکے کے ذریعہ مکتوب ملا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ دو لڑکے سوال نامہ لے کر آئے تھے الخ جواب حاضر ہے آپ کو حقیقتِ سوالات کے بارہ میں آگاہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں دراصل وہ دو لڑکے میرے پاس سوالات کرنے آئے تھے ۔ میں نے ان کے لئے جوابات کے لئے چند سوالات وجوابات بغیر تبصرہ کے نوٹ کر دیئے تھے اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی صاحب ان میں سے حوالہ غلط ثابت کر دے تو فقیر اسکو ایک ہزار روپیہ نقد انعام پیش کرے گا ۔ ان لڑکوں نے یہ تحریر دی کہ اگر یہ حوالہ جات صحیح ہوں تو ہم دیوبندی مسلک چھوڑ کر بریلوی مسلک اختیار کریں گے ۔

یہ تحریر فقیر کے پاس موجود ہے ۔ وہ لڑکے آپ کے پاس صرف حوالہ جات کی تصدیق کے لئے آئے تھے کہ آیا یہ حوالہ جات درست ہیں یا غلط آپ نے حوالہ جات کو درست تسلیم کر لیا اور غلط ثابت نہ کر سکے ۔ بعد ازاں وہ لڑکے میرے پاس آئے اور میں نے ان سے کہا کہ آپ حسبِ وعدہ اب بریلوی حنفی مسلک اختیار کریں انہوں نے انکار کر دیا ۔ وعدہ خلافی کی اسی پر بات ختم ہو گئی ۔ باقی رہا آپ کا اب ان سوالات کے بارہ میں جوابات طلب کرنا جواباً تحریر کر رہا ہوں آپ ٹھنڈے دل سے ملاحظہ کریں ۔ (قولہ)

آپ کا سوال وجواب (۱) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۳۰ کے

حوالہ سے لکھا ہے کہ زاغ معروفہ (کوّا) کھانا حلال ہے جہاں لوگ اسکو حرام کہتے ہوں وہاں ثواب بھی ہے ۔ یہ بعینہٖ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق ہے ۔ جیسے کہ فقہ حنفی کی مستند کتاب درمختار میں ہے

وحل غراب الزرع الذی یاکل الحب کیونکہ صاحب فتاویٰ رشیدیہ نے زاغ معروفہ کا لفظ بولا ہے جس کے ایک یہ بھی معنی ہیں اچھائی والا بھلائی والا تو پھر وہی کوّا مراد ہو گا جو صرف دانہ کھاتا ہو نجاست نہ کھاتا ہو جسکے حلال ہونے میں فقہاء حنفیہ کا پورا اتفاق ہے (الخ)

اب جواباً گذارش ہے کہ زاغ معروفہ کا معنی جو آپ نے کیا ہے کہ بھلائی والا اچھائی والا اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے مراد وہی کوّا ہو گا جو کہ صرف دانہ کھاتا ہو نجاست نہ کھاتا ہو ۔ اور پھر درمختار کے حوالہ سے بھی یہی ثابت ہے اسمیں تو اختلاف ہی نہیں ہمارا سوال دیسی کوّا جو کہ مشہور ہے اس بارہ میں ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام ۔ اب آپ صاف صاف دوٹوک لکھیں کہ یہ حلال ہے یا حرام اور آپ کی آسانی کے لئے فقیر نے "تذکرۃ الرشید دوسرا حصہ ص ۱۷۷ مطبوعہ دہلی کا حوالہ تحریر کر دیا ہے جسمیں دیسی کوّا حلال لکھا ہے ، اسی کو عام آدمی حرام سمجھتے ہیں اور آپ کے دیوبندی مولویوں نے مسلانوالی میں کوّے کا گوشت حلال ہے کے فتویٰ پر عمل کر کے دکھا دیا اور دعوت پکائی اور کھائی ملاحظہ ہو روزنامہ نوائے وقت ۷ / اگست ۱۹۷۶ء لہٰذا اگر آپکے نزدیک بھی یہ حلال ہے تو پھر آپ بھی اعلان کر دیں اور ان مولوی صاحبان کو بھی دعوت دیں اور اس فتویٰ پر عمل کرنا شروع کر دیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپ دیسی کوّا کھانا ثواب جانتے ہیں اور عمل کرتے ہیں ۔ اگر آپ کے نزدیک یہ حلال نہیں ہے تو بھی صاف لکھیں کہ دیسی کوّا حرام ہے یا مکروہ ہے جو حکم ہو تحریر کریں ۔ اور آپ ذرا فتاویٰ نذیریہ ۔

ص ۳۲۶ تا ۳۲۹ ج سوم بھی ملاحظہ فرمالیں جوکہ آپ کے لئے مفید ہوسکتا ہے۔ نیز ابنِ ماجہ ص ۲۳۴ و مشکوٰۃ شریف ص ۲۳۶ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) قولہٗ دوسرا سوال سائل موصوف کا فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم ص ۱۱۳ کے حوالہ سے یہ ہے کہ محرم میں ذکرِ شہادت حسنینؓ اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ دینا سب نادرست تشبیہہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

اس سے طفیل احمد صاحب نے یہ فائدہ حاصل کیا کہ لکھا۔ سائل کو شیعہ رافضی کا بہت غم ہوا ہے صاحب فتاویٰ رشیدیہ تو اظہارِ حق کی بنا پر اس ذکر کو حرام کہتے ہیں۔ تاکہ خلفاءِ راشدین کی جانب دلوں میں کینہ بغض اور نفرت نہ پیدا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوب ترین بیوی امت کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ و سیدہ حفصہؓ رضوان اللہ علیہما کی جانب بغض و عناد اور گستاخی کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ (الخ)

جواباً گذارش ہے کہ یہ عجیب دلیل ہے کہ ذکرِ شہادت حسنینؓ رضی اللہ عنہما صحیح روایات سے کرنا بھی حرام اس لئے کہ اس سے معاذ اللہ لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام وازواج مطہرات کا بغض و کینہ پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ آپ اس شخص کے بارہ میں کیا فرمائیں گے کہ جو یہ کہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرثیہ لکھنا حرام ہے۔ اور مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے یہ مرثیہ گنگوہی لکھا ہے جوکہ فعل حرام تھا اُن پر کیا فتویٰ ہے کیا یہاں تشبیہہ روافض نہیں اور اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و کمالات صحیح احادیث پاک سے بیان کرنا بھی حرام ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیتِ ربانی میں فرق آجانے کا خطرہ ہے۔ اور کسی مولوی دیوبندی کی سیرت نہ لکھیں یہ بھی حرام ہے کیونکہ اس سے خطرہ ہے کہیں رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

سیرت طیبہ کو لوگ ترک کردیں گے اور گستاخ و بے ادب بن جائیں گے فرمایئے یہ دلائل درست ہونگے

(بریں عقل و دانش بباید گریست)

نیز شربت کی سبیل لگانا یہ تو سرکار سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے غنیۃ الطالبین ص ۵۴ ج ۲ عربی مصری میں لکھا ہے «من سقی شربۃ من ماء یوم عاشورا فکانما لم یعص اللہ طرفۃ عین۔» اور جس نے شربت پلایا عاشورہ کے دن گویا کہ اس نے آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی خدا کی نافرمانی نہیں کی فرمائیے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر کیا فتویٰ ہے۔ ان پر بھی شیعہ ہونے کا یا گستاخ صحابہ کرام ہونے کا معاذ اللہ فتویٰ صادر کردیں گے۔ جواب دیں کیا حکم ہے۔

اہل سنت وجماعت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر شہادت باعثِ رحمت و برکت ہے اسی طرح شہداء کرام کو ایصالِ ثواب کے لئے شربت دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے تشبیہہ بالروافض کی آڑ لے کر ان اُمور مستحبہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصولِ خیر و برکت سے محروم رکھنا ہے اور رافضیوں کو تو کوئی سنی نہیں جو شربت پلائے صرف سنی ہی پیتے پلاتے ہیں۔

اور آپ نے جو حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا احکام شریعت جلد دوم ص ۱۴۶ کا حوالہ دیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ رافضیوں کے یہاں یعنی ان کی مجالس میں جاکر مرثیہ خوانی کرنا حرام ہے نہ کہ سنی اپنے مقام و مساجد میں بھی ذکر شہادت نہ کریں یہ کہاں لکھا ہے بشیعہ کا فتویٰ مجھ پر دینے والو غور سے سنو اور پڑھو مندرجہ ذیل حوالہ جات کہ تمہارے

اکابر نے کیا فتوے دیئے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتویٰ۔ فتاویٰ رشیدیہ کممل مبوب ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی ص ۲۲۸ ۔ ص ۲۲۹ شیعہ کے دفن و کفن کی بابت استفسار فرمایا ہے سو جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک تو اسکی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیئے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیئے اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا

بنام حکیم غلام احمد صاحب بچھراوں ضلع مُرادآباد۔

اب فرمائیے گنگوہی صاحب پر کیا فتویٰ ہے جو کہ شیعہ کی تکفیر نہیں کرتے اور تجہیز و تکفین جائز کہتے ہیں۔

اور سنئے پڑھیئے فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱ پر لکھتے ہیں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ فرمائیے جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرے کیا وہ سُنّی رہے گا یا سنیت سے خارج ہو جائے گا جواب دیں اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں۔ کہ رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا گو درست ہے۔ مگر نہ کھانا چاہیئے۔

(فتاویٰ رشیدیہ کممل ص ۴۹۷ ۔ ۴۹۸)

نیز ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ کممل مبوب ص ۶۲ گنگوہی صاحب کا فتویٰ کہ درصورت اہل کتاب ہونے کے عورت رافضیہ سے مرد سُنّی کا نکاح درست ہے۔ فرمایئے رافضیوں سے رشتہ ناطہ جائز ہے کیا حکم ہے گنگوہی صاحب

کا فتویٰ درست ہے یا غلط ہے دوٹوک فیصلہ لکھو۔ اور مزید دیکھو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۳۱۹ حصہ ہشتم ناشر کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی (انڈیا)

(رافضی سُنیہ عورت سے نکاح) نیز دیکھو فتاویٰ ص ۲۱۸

جلد سوم، جلد چہارم

تفضیلیہ شیعہ ہے نکاح تو درست ہے لہٰذا اُس عورت کا نکاح مرد شیعی سے درست ہوگا۔ فرمایئے تفضیلیہ شیعوں سے رشتہ ناطہ جائز ہے آپ کا کیا فتویٰ ہے اور ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۳۲۴ جلد پنجم و ششم میں ہے۔ شیعہ کا روپیہ مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا جائز ہے۔

فرمائیے شیعہ سے چندہ لینا تعمیر مسجد کے لئے بھی جائز ہے یا نہیں مفتی دیوبند پر کیا فتویٰ ہے۔ اور عورت رافضیہ کی نماز جنازہ کے جواب میں لکھتے ہیں کہ جو نماز اس کے جنازے کی سنیوں نے پڑھی ہے۔ مضائقہ نہیں فتاویٰ دیوبند ص ۳۴ حصہ ۹ اوّل و دوم:

نیز آپ کے متعلق گوجرہ کے لوگ گواہ ہیں۔ کہ آپ کو جب مرکزی مسجد سے جانا پڑا تو شیعہ کے ہاں قیام کر لیا تدریس وغیرہ کرتے رہے۔ مجھے شیعہ کا الزام دینے والے ذرا اپنے ماضی کو بھی دیکھو یاد کرو۔ کیا عمل کرتے رہے ہو گوجرہ کے لوگ زندہ موجود ہیں جو کہ آپ کے ماضی حال سے واقف ہیں۔

اور آپکے مشہور و معروف مولوی تاج محمود قائد تحریک ختم نبوت فیصل آباد نے تو مولوی اسمٰعیل شیعہ گوجروی کے رسم سوئم میں فیصل آباد شرکت کی تھی دیکھو روزنامہ نوائے وقت ۱۹ ر جون ۱۹۷۶ء

(سوال نمبر ۳) تولہ۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۴ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ہندو کے

پیاؤ سے پانی پینا جس پر سود کا پیسہ لگا ہوتا ہے جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں تو اس میں بھی اعتراض کی کوئی بات نہیں ۔ ہندو کافر حربی ہے اسکی جان مال سب ہمارے لیئے جائز ہے اور غنیمت کا مال ہے سائل کو اس میں کیا تکلیف محسوس ہوتی ہے باقی رہا سود کا روپیہ تو یہ بھی سائل کی دین سے ناواقفیت کی دلیل ہے ۔ کیونکہ کافر حربی سے سود لینا دینا جائز ہے ۔ ہماری مملکت خداداد پاکستان تو چل ہی سود پر رہی ہے سود بھی عیسائیوں ۔ یہودیوں کا الخ جواباً گذارش ہے کہ اس کا جواب مفتی دارالعلوم دیوبند کی زبانی سنیئے ، ملاحظہ فرمایئے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ہشتم و ہفتم صفحہ ۳۴۶

(سوال) سود لینا دینا کفار سے جائز ہے کے بارہ میں فتویٰ یہ ہے کہ ہندوستان میں غیر مسلم سے سود لینا جائز ہے ۔

(الجواب) اس مسئلہ میں اختلاف ہے امام صاحب کی یہی روایت ہے جیسا کہ فتاویٰ عزیزی میں لکھا ہے ۔ لیکن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ ہر جگہ سود کو حرام فرماتے ہیں اور اسی میں احتیاط ہے ۔ ہم لوگوں کا فتویٰ بھی عدم جواز کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہٗ آپ فرمایئے مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند کہیں حنفیت سے خارج تو نہیں ہو گئے ۔ جواب سے ممنون فرمائیں باقی رہا آپ کا لکھنا کہ محکمہ اوقاف کا پیٹ بھرنے کے لیئے الخ یہ بھی آپ کے اپنے مولویوں کے ہی خلاف ہے ۔ محکمہ اوقاف میں مولوی آزاد صاحب بھی تو آپ کے ہی ہیں اور داتا صاحب دربار شریف سے جو آمدن نذر و نیاز کی ہوتی ہے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ ہے جو کہ حضرت سید علی احمد ہجویری عرف داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے نذر و نیاز کا تبرک محکمہ اوقاف سینکڑوں علماء ملازمین کھاتے ہیں اور آپ کے مسلک کے لوگ بھی شامل ہیں تنخواہ لینے والے یہ سب داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ کھاتے ہیں بلکہ ہزارہا غریب مسکین مزدور داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے دربار سے لنگر کھاتے ہیں ۔

(سوال نمبر ۴) زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے

اردو ترجمہ صراط مستقیم صفحہ ۱۵۰ (مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی)

آپ نے لکھا ہے کہ اسمیں نفس خیال کو برا نہیں کہا الخ اگر یہ درست ہے تو پھر آپ اپنا عقیدہ لکھیں کہ میرے نزدیک رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور و خیال تعظیماً نماز میں لانا جائز ہے اور نماز مکمل ہی پھر ہے جبکہ نماز میں تعظیم و تصور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملحوظ ہو ورنہ نماز ہی نہیں ہوتی ۔ اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ اہل سنت والجماعت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں اب فقیر آپ سے مطالبہ کرتا ہے کہ فقیر نے جو کتاب انوار محمدیہ لکھی ہے اور آپ کے

پاس موجود ہے اس میں تقریباً تین مسائل لکھے ہیں ———— جو کہ اکابر علمائے دیوبند وغیرہ کی معتبر کتب سے ثابت کئے ہیں آیا یہ حوالہ جات درست ہیں یا غلط اگر درست ہیں تو آپ اس کتاب کی تصدیق و تائید کر دیں اور دستخط فرما کر کتاب ارسال کریں فقیر آپ کو اور کتاب ارسال کر دے گا۔ تاکہ بریلوی دیوبندی کے اختلاف کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکے اگر حوالہ جات غلط ہوں تو غلط ثابت کر کے انعام حاصل کریں نیز آپ مودودی صاحب کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں اور لکھیں کہ جو کتاب آپ کے مولوی احمد علی صاحب لاہوری دیوبندی نے لکھی اس کا نام ہے۔ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب کیا آپ اس کتاب کی تصدیق کرتے ہیں یا نہیں اور آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارہ میں آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ اور رافضی تبرائی شیعہ کے بارہ میں آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ اُمید کرتا ہوں آپ جواب باصواب سے نوازیں گے۔

ابوالانوار محمد اقبال رضوی غفرلہ

مورخہ ۸ - ۱۱ - ۹۰

---

۱۴ - ۱۱ - ۹۰

عالی جناب خطیب صاحب مسجد غلہ منڈی گوجرہ

السلام علیکم علیٰ من اتبع الہدیٰ - خدا کا شکر ہے آپ کی مہر سکوت ٹوٹی، ورنہ ہم تو امید ختم کر بیٹھے تھے۔ آپ نے سوال نامہ لانے والے لڑکوں کا اصل قصہ سنایا، آپ کا شکریہ، ورنہ لڑکوں نے تو ایسی بات نہ بتائی، نہیں تو دو حرفوں میں معاملہ ختم ہو جاتا کہ حوالے عین قرآن و سنت و فقہ ابی حنیفہ (رضی اللہ عنہ) کے مطابق ہیں، تو پھر ہم بھی انہیں آمادہ کرتے کہ آپ جا کر غلہ منڈی بریلویت کا بپتسمہ لے لو، ہمیں کیا فرق پڑنا تھا۔ آپ کا کام چل پڑنا تھا۔ خیر آپنے حوصلہ کیا ہی ہے کہ خط و کتابت جاری رکھیں گے، تو پھر میری گزارش ہے کہ جھوٹ اور خیانت سے پرہیز کریں، کیونکہ یہ دونوں مسلمانوں کے لئے خصوصاً علماء کے لئے قطعاً زیب نہیں دیتیں۔

دیسی کا لفظ، کوّے کے لئے کتاب مذکور میں نہیں ہے، آپ نے یہ لفظ کیوں لکھا؟

ہاں لفظ معروف سے ایک معنی یہ بھی لئے جا سکتے ہیں، جیسے ہم نے خود ہی اپنے مکتوب میں لئے اور اس پر حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا حوالہ پیش کیا، مگر آپ اس ساری بحث کو شیرِ مادر سمجھ کر پی گئے۔ جو آپ کے ذمہ ہمارا قرض رہے گا۔ نیز آپ نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں "فتاوٰی نذیریہ" دیکھوں جو کہ ایک کٹر قسم کے غیر مقلد کا ہے بلکہ غیر مقلدوں کے باوا آدم کا۔ امام صاحب رضی اللہ عنہ سے اعراض اور فتاوٰی کی طرف میلان، یہ آپ کے بارے میں شبہ ضرور ڈالتے ہیں۔ اب امام صاحب رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں ان مولویوں کی کیا وقعت ہے، یہ کوئی سند تو نہیں۔ آپ صاف صاف امام صاحب کے بارے میں کوّا کے معاملہ میں فیصلہ دیں۔

اب رہی شیعیت کی بات، تو بھی آپ نے خواہ مخواہ کاغذ سیاہ کیا، کوئی ایسی بات نہیں، ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ شیعہ علی الاطلاق کافر نہیں، بعض اُن کی

تحریریں کفریہ ہیں۔ بیشتر متشدد علماء جو الزامات لگاتے ہیں، وہ زیادتی پر مبنی ہوتے ہیں، علماء شیعہ کو ہرگز تسلیم نہیں ہوتے، زیادہ سے زیادہ اُن کے نزدیک مؤوّل ہوتے ہیں ہماری جزمی رشیعہ کے بارے میں ہے، وہ دلائل اور قواعد پر مبنی ہے۔ آپ جو شیعہ کا غم کھاتے ہیں، وہ بلا دلیل ہے، اس لیے آپ پر شبہ پڑ سکتا ہے، ہم پر نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ذکرِ حسین (رضی اللہ عنہ) کو تشبّہ بروافض کی شکل میں منع لکھا ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں وہ ذکرِ حسین کیسا ہوتا ہے ــــ ذکرِ شہادت کا ہوتا ہے اور لعنتیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر پڑ رہی ہوتی ہیں، کیونکہ یزید کو نامزد کرنے والے وہی ہیں، تو سارے مظالم یزید کے امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے حصے میں آتے ہیں۔ پھر حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی باری آجاتی ہے، کیونکہ انہوں نے (حضرت) امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو دس سال تقریباً مسلسل گورنری پر رکھ کر ان کو اتنی تقویت پہنچا دی کہ وہ مَن مانیاں کرنے لگے، تو اصل مجرم حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہوں گے ـ نقلِ کفر، کفر نباشد۔

مثلاً یہ ہے تشبّہ بروافض، جہلاء شیعہ کی مجلس یہ ہے، اس کو "فتاویٰ رشیدیہ" میں حرام کہا گیا ہے، جس کا آپ کو بہت غم سوار ہے اور اگر یہ تشبّہ بروافض کی خباثت نہ ہو تو ذکرِ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ صد رحمتوں اور برکتوں کا سامان ہے ـ ہم اہل سنت دس دن نہیں، پورا مہینہ، سوا مہینہ ذکرِ حسین (رضی اللہ عنہ) بھرے ہوئے خطبے دیتے رہتے ہیں۔ یہی مراد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی ہے، ورنہ جگہ میں کوئی فرق نہیں۔ جب روایاتِ صحیحہ ہیں، تو پھر جہاں چاہے موقع مل جائے، بلکہ مخالف کے ہاں تو زیادہ بہتر ہے، کیونکہ تبلیغ ہو جائے گی، بلکہ اصل منع کی بات تشبّہ بروافض ہے ـ فتدبر۔

اور آپ نے غلط بنیاد باندھ کر کئی مثالیں اُگل دیں جو قیاس مع الفارق کے لئے شاہکار کا حکم رکھتی ہیں اور کس ڈھٹائی سے بریں عقل و دانش کا فقرہ چسپاں

کردیا، حالانکہ وہ میرا حق تھا کہ وہ تحفہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔

باقی رہا ہمارا ماضی، سو الحمد للہ نہایت شاندار ہے جس پر پورا علاقہ گواہ ہے سوائے حاسدین کے۔ شیعہ درس گاہ میں میرا بطورِ پرنسپل تقرر کوئی عیب کی بات نہ تھی، مجھے اس پر فخر ہے بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

دیں اذانیں کبھی جا کے کلیساؤں میں

والا نقشہ تھا کہ میں نے کئی چرچ کھنگالے ہیں، ربوے گیا ہوں مرزا ناصر و طاہر ہر دو سے کھلی گفتگو کا موقع ملا ہے ـ ایسے ہی بڑے بڑے پادری پرنسپل کے ایل ناصر وغیرہ سے ملاقات ہوتی رہی ہے۔ شیعہ کا مبلغ اعظم مولانا اسماعیل آنجہانی کے ساتھ روز کا قصہ رہتا تھا۔ بتائیے آپ کو اس پر کیا حیرت ہوئی؟ آدمی کے پاس علم و پختہ ایمان ہو اور پیچھے پیر کامل کی پشت پناہی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں الحمد للہ! اسی گوجرہ میں آدھے گوجرہ کو خطاب کر رہا ہوں ـ فللہ الحمد!

ہاں! محکمہ اوقاف کے چڑھاوے مجھے راس نہیں۔ حضرت داتا گنج بخش (رحمۃ اللہ علیہ) کے فیض سے مالا مال ہوں، اکثر حاضری ہوتی رہتی ہے مگر اُن کے چڑھاوے جو نرا بلیک اور سُود کا مال ہیں، مجھے راس نہیں، آپ کے ذوق و شوق پر مجھے کیا اعتراض اور دوسرے تیسرے مولویوں کے ہم ٹھیکیدار نہیں، نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔

کافر حربی سے سُودی کاروبار میں بھی میرا مذہب حضرت امام صاحب والا ہے۔ آپ کو اگر امام موصوف سے ضد اور عناد ہو تو آپ جانیں۔

زنا کے وسوسہ والی بات آپ شیر مادر سمجھ کر پی گئے، اس کا کچھ جواب نہ دیا شاید کیوں؟

باقی نماز میں خیال شریف کو صاحب "صراطِ مستقیم" نے صرفِ ہمت کے طور پر

ایسا لکھا ہے جو اصطلاحِ صوفیہ میں اس کو کہتے ہیں کہ بس اسی خیال میں ڈوب جائے،
دوسرا خیال سرے سے نہ رہے، تو آپ ہی فرمائیں کہ وہ نماز جس میں اللہ کریم کا
خیال سرے سے نہ رہے، وہ نماز اللہ کریم کی ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ اتنی سی بات ہے،
اور اگر ایسا نہ ہو تو حضرت کا خیال آنا لانا تو ہزار برکتوں کا ذریعہ ہے۔ نماز میں تو
جان ہی اس سے پڑتی ہے خاص کر تشہد میں یا ایھا النبی کے موقع پر تو ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہوتے ہیں اور حضوری تمام حاصل ہوتی ہے۔ یہ
کلام اصالۃً ہوتا ہے نہ کہ حکایۃً، اور اس کی کیفیت کو آپ کی بلا جانے۔

آخر میں آپ نے بڑے تقاضا سے باصرار کہا ہے کہ میری کتاب انوارِ محمدی
کے بارے میں تائیداً یا تردیداً ضرور لکھیں، گویا کہ آپ اس ناچیز کے ہاتھوں اپنی
اس مایۂ ناز اور عجوبۂ روزگار کتاب کا پوسٹ مارٹم کرانا چاہتے ہیں۔ آپ کو درد ہو نہ ہو،
ہمیں تو ضرور ہوگا کہ آپ کی محنتِ شاقہ اور عمر بھر کی کمائی ہباءً منثوراً ہو کر رہ جائے
اور اہلِ علم اور اہلِ تحقیق کے سامنے اپنی قیمت ہی کھو بیٹھے۔ خیر کیا کیا جائے ادھر
آپ کا اصرار جان کھائے جا رہا ہے، لہٰذا تھوڑی سی عرض کردوں مشتے نمونہ
از خروارے، ہمارے پاس وقت ہی اتنا ہے، لہٰذا اتنے پر ہی کفایت کی جاتی ہے،

اچانک نگاہ کتاب کے صـ۹۴ پر پڑی جہاں آپ نے نظرِ بد دور نکاحِ زلیخا
کا معرکہ سر کیا ہے، آپ اتنا فرق نہ کر سکے کہ ایک روایت کا بطور نقل کرتے چلے جانا
ہے اور اس کی تحقیق اور تنقید ہے، نقلِ روایت دلیل نہیں، اس کی صحیح سند اور اس کا
بلند پایہ دلیل ثبوت ہے۔ آپ نے روایت نقل کرنے کے تو ترپسٹھ حوالے نقل کر دیئے،
تھوڑا سا اور زور لگا لیتے تو پورے سو حوالے بھی ہو سکتے تھے، سو کا عدد مکمل ہو جاتا،
مگر بے سود، جب اس روایت کا پایہ ہی کچھ نہیں، سند ہی موضوع ہے، قابلِ اعتبار
ہی نہیں، تو یہ آپ کے دعوے کی دلیل کیسے بن گئی؟ آپ کی دیانتداری کے قربان

جائیں آپ دوسرے نمبر پر مولانا شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی کی تفسیر کا حوالہ دیتے ہیں،
مگر اُن کا جو سند کے بارے میں فیصلہ ہے، وہ چھپا جاتے ہیں کہ اس روایت کا کوئی
پایہ نہیں۔ یہ روایت محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ اعتبار نہیں۔ بتلاؤ یہ خیانت
آپ کے شایانِ شان تھی۔ چلو یہ تو بیچارے دیوبندی تھے، آپ محققِ زمانہ اور متاخرین کے
مایۂ ناز مفسر مفتیٔ بغداد علامہ ابوالفضل شہاب الدین السید محمود الآلوسی کی تفسیر
روح المعانی کا حوالہ نقل کرتے ہیں، مگر خیانت اور چوری سے باز نہیں آتے آپ، کیونکہ
اُن کا فیصلہ جو اس روایت کے بارے میں ہے کہ یہ روایت محدثین کے نزدیک پایۂ اعتبار
سے ساقط ہے، اس کو چھپا جاتے ہیں، اس برتے پر آپ نے یہ اپنی مایہ ناز کتاب
"انوارِ محمدی" لکھی جو چوریوں اور خیانتوں کا مجموعہ ہے۔ آپ کو پتہ نہیں کہ آپ کس حجرہ
میں بیٹھے ہیں، جہاں اہلِ علم بستے ہیں، آپ کو تو کسی مزار بیٹھ کر ایسی لن ترانیاں ہانکنی
چاہیئے تھیں، کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا، کیونکہ سارا ماحول حلوہ کھانے والوں کا ہوتا۔
انہیں فرصت ہی کب ہوتی کہ کوئی تحقیق کی بات کریں۔ باقی روایات کو بربنا شہرت
نقل کرنا اور اس کی تحقیق محققین، محدثین و ناقدین کے حوالے چھوڑ دینا یہ بھی کوئی عیب
کی بات نہیں۔ مثلاً امام صاحب ابنِ ماجہ بڑے جلیل القدر امام ہیں، مگر ان کی کتاب
ابنِ ماجہ ضعیف حدیثوں پر ایک مقدار میں مشتمل ہے، مگر امام موصوف کی شان
میں کچھ فرق نہیں آیا، تو اگر نکاحِ زلیخا کی غیر معتبر ضعیف روایت دیوبندیوں کے مقتدا
اعلیٰ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور بریلویوں کے مجدد وقت حضرت مولانا احمد رضا
خاں صاحب اگر اپنی تفسیروں میں لکھ دیں، تو ان کی شان میں کیا فرق پڑے گا؟

ایک اور مقام پر نظر پڑی صـ۷۷ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا کوئی ثبوت نہیں،
خدا تمہارا بھلا کرے، آپ نے اس حوالہ کو بلا نکیر نقل کر دیا اور دیوبندیوں کے
طریقہ کی تائید کر دی۔ باقی دوسری جگہ صفیں چھوڑ کر بلکہ پورا میدان چھوڑ کر جہاں چاہیں

اور جب چاہیں دُعا کے لئے بالعموم کھُلی اجازت ہے، کون اس کا انکار کرتا ہے، مگر اگر خصوصیت پیدا کریں گے، تو پھر مطالبہ دلیل کا ہوگا۔ آپ کو حدیثِ رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دکھانی ہوگی اور یہ ہے کارے دارد۔

بیٹھے بیٹھے ایک اور مقام نظر سے گزرا ص ۲۹ عنوان پڑھا "نورِ رسالت" جب خیر سے آگے پڑھا، تو اس عنوان کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اہلِ مدینہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری، رونق افروزی پر حضرت کو پکار رہے ہیں۔ یا محمدؐ، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، کی ندائیں دے رہے ہیں کہ حضرت کی نگاہِ کرم ہم پر پڑ جائے اور آپ خود حوالے دے چکے ہیں کہ ایسی ندائیں بر بنائے محبت و عشق ہمارے اکابر کا معمول رہی ہیں، تو اس پر کیا اعتراض، مگر آپ نے غلط عنوان باندھ کر کیوں دھوکہ دیا؟ اپنی پوزیشن صاف کریں، ورنہ . . . . . .

سردست اتنا قبول فرمائیں، بقیہ آپ کی کتاب کا محاسبہ دوسری نشست میں ہوگا، مگر ایک سوال کا جواب ضرور عنایت فرمائیں کہ آپ نے جب یہ سارے عقائد جن پر آپ کا دارومدار ہے، علماء دیوبند رحمہم اللہ کی کتب سے ثابت کر دیئے تو پھر ان پر غصہ کس بات کا؟ ان کی تکفیر و تفسیق آخر کس بنا پر؟ مجھے آپ کی اس تحقیق کی بناء پر اُمید ہے کہ آپ آج سے اعلان کر دیں گے کہ علماء دیوبند سچے پکے مسلمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور اس محبت اور عظمت کو اپنے ایمان کا جزء سمجھتے ہیں، بلکہ عین ایمان سمجھتے ہیں۔ فرمائیے ہماری یہ آپ سے جو امید ہے پوری ہو جائے گی۔ اللہ پاک آپ کو توفیق ارزانی فرمائے۔ بوجہ علالت دو دن کی تاخیر ہو گئی معذرت خواہ ہوں۔

نوٹ: ناچیز ایک مزدور آدمی ہے، محنت کی کمائی ہے، اس لئے اگر پیشکردہ کوئی حوالہ غلط ثابت ہو جائے، تو پانچ روپیہ بطورِ حقِ تحقیق ادا کروں گا۔ تحریر لکھ دی ہے، تاکہ سند رہے۔

سید محمد طفیل گیلانی

یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۹۰/۱۴/۱۱ کا جواب ہے

جناب خطیب صاحب مسجد تھانہ والی گوجرہ

السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ جھوٹ اور خیانت سے پرہیز کریں جواباً گذارش ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکذبین حق ہے اس پر ہمارا ایمان ہے اور خیانت کرنا منافقین کا کام ہے۔

اب آپ ذرا دیانت داری اور انصاف سے خود ہی فیصلہ کریں ہم آپ کو آپ کے گھر کے مستند علماء دیوبند کی کتب سے ثابت کرتے ہیں کہ خیانت کون کرتا ہے اور جھوٹ کون بولتا ہے ملاحظہ فرمائیے۔ آپ کے علامہ عامر عثمانی فاضل دیوبند برادر زادہ شبیر احمد عثمانی صاحب مدیر ماہنامہ تجلی دیوبند اپنی کتاب حقیقت ص ۱۴۰ پر لکھتے ہیں

حوا علیہا السلام کے بارے میں مودودی ہی کی مزاج پرسی کے طور پر ایک مضمون دارالعلوم نومبر ۵۵ء میں شائع ہوا تھا اور بعدہٗ جناب مدیر نے فروری ۵۶ء میں کچھ اور لکھا ہمیں اس پر بھی کلام کرنا ہے اور یہ بتانا ہے۔ کہ مودودی کو دوزخ میں زبردستی گرا دینے کے شوق میں ہمارے مدیر دارالعلوم حدیثوں تک میں اضافہ کی کاریگری فرما لیتے ہیں۔ اللھم احفظنا۔ نیز یہ بتانا ہے کہ بربنائے خیانت یا بربنائے جہل وہ کتابوں کا حوالہ تک جھوٹا دیتے ہیں۔

نیز یہ بتانا ہے کہ وہ ترجمہ میں صحت اور ایمانداری کی پرواہ نہیں کرتے گویا ہم تین جرم ان کے ثابت کریں گے خیانت فی الحدیث فی الحوالہ خیانت فی الترجمہ

خدا جانتا ہے کہ ہمیں کسی کی تحقیر و تذلیل میں حظِ نفس حاصل نہیں ہوتا۔

فرمایئے! بزعم خویش مفتی شہر کہلانے والے ہم نے آپ کے گھر کے مستند علامہ عامر عثمانی کی زبانی و تحریری طور پر ثابت کر دکھایا ہے کہ جھوٹ بولنا تو آپ کے دیوبندی مولوی مدیر دارالعلوم کا ہی کام ہے۔ اور خیانت کرنا بھی آپ کے اکابر کا کام ہے فرمایئے ان پر کیا فتویٰ ہے۔

اب مزید خیانتیں ملاحظہ ہوں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی (عرف شاہ ہمدان) علیہ الرحمۃ جنکی پیدائش ۱۲ رجب المرجب سنہ ۷۱۴ھ۔

انتقال ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۷۸۶ھ

کی کتاب اوراد فتحیہ دگجرات دیوبندیوں نے شائع کی (ناشر پرنسپل الجامعۃ الاسلامیہ لبنات الاسلام گجرات پاکستان۔

اس کتاب سے کچھ اوراق شائع ہی نہیں کیئے کیونکہ اصل کتاب مطبوعہ لکھنؤ میں ص۲۱ - ۲۲ پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ درود شریف لکھا ہے۔ اس کو شائع کرتے تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا تو اولیاء کرام کا معمول ہے اس لیئے کتاب میں تحریف کر دی اور مکمل کتاب شائع نہ کی اصل کتاب مطبوعہ لکھنؤ (انڈیا) ہمارے پاس ہے اور یہ نقلی کتاب تحریف شدہ بھی موجود ہے جب چاہیں ملاحظہ کر سکتے ہیں فرمائیے اب ثابت ہو گیا یا کہ نہیں کہ خیانت کرنا تو آپ لوگوں کا کام ہے اور ملاحظہ فرمائیے قصائد قاسمی از افاضات مولوی محمد قاسم صاحب بانیٔ دارالعلوم دیوبند جسکو مالکان کتب خانہ رشیدیہ دہلی نے اپنے کتب خانہ رشیدیہ دہلی سے شائع کیا۔ اس کے ص۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ پر مرثیہ جناب حافظ ضامن صاحب کہ حسب فرمائش جناب حکیم ضیاء الدین صاحب رام پوری مولانا نے انہیں کے نام سے تصنیف فرمایا ہے۔ لکھا جاتا ہے تاکہ اہل دل کو سوز و رقت اور رنج مفارقت

مخلصان مہجور کا معلوم ہووے بچشم غور اور محبت دیکھنا چاہیئے کہ کیا مضمون پریشان کو انتظام فرمایا ہے اس مرثیہ میں مندرجہ ذیل اشعار بھی لکھے ہیں۔

چھپا آنکھوں سے وہ نور مجسم خاک میں جاکر
کہ جس کا خال پا بہتر تھا اس مہر درخشاں سے
تمہیں مشکل نہیں اب تک بھی کچھ اپنی خبرداری
شہیدوں کی حیات اور زندگی ثابت ہے قرآں سے
نہیں تم دور ہو پوشیدہ جاں سے قبل جاں تن سے
وگرنہ دور ہوتی ہے کہیں ارواح ابداں سے
ہمارے قبلہ و کعبہ تمہیں ہو دین و دنیا میں
اگر تم سے پھریں حق سے پھریں اور اسکے فرماں سے
مدد کر غوث اعظم بیکسوں ہم سے غریبوں کی
چھڑائے عجز تر سے کون دست نفس و شیطاں سے

اب ملتان پاکستان سے یہی کتاب مکتبہ رشیدیہ بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر نے شائع کی اس میں مندرجہ بالا اشعار قصیدہ شائع ہی نہیں کیئے گیا یہ خیانت نہیں اور خیانت کس کا نام ہے؟ یہ بھی آپ لوگوں کا ہی کام ہے فرمائیے ان پر کیا فتویٰ ہے ایک اور بھی حوالہ ملاحظہ کریں تاکہ آپ کو شاید جھوٹ بولنے اور لکھنے سے توبہ نصیب ہو جائے ملاحظہ فرمائیے حضرت شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کی کتاب اخبار الاخیار فارسی اور اس کے ص۱۶۱ مطبوعہ دیوبند پر شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب میں لکھتے ہیں کہ یک کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر الخ۔

مکتوبات شیخ کا اردو ترجمہ مولوی محمد فاضل دیوبندی) دارالعلوم کراچی نے کیا ہے۔ جس میں اس مقام پر حاضر و ناظر کا ترجمہ ہی نہیں کیا۔ فرمایئے اور کتنی خیانتیں ثابت کروں اس موضوع پر تو مکمل کتاب لکھی جا سکتی ہے۔

اور میرے برادر مکرمی حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم صاحب ابدالوی خطیب اعظم خانقاہ ڈوگراں نے تو مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "دیوبندیوں کی خیانتیں" وہ ملاحظہ فرمالیں آپ کی انشاءاللہ تسلی ہو جائے گی آمدم برسر مطلب آپ نے لکھا ہے۔ کہ دیسی کا لفظ کوے کے لئے کتاب مذکور میں نہیں ہے آپ نے یہ لفظ کیوں بولا۔

ہاں لفظ معروف سے ایک معنی یہ بھی لئے جا سکتے ہیں جیسے میں نے خود ہی اپنے مکتوب میں لئے اور اس پر حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا حوالہ پیش کیا مگر آپ اس ساری بحث کو شیر مادر سمجھ کر پی گئے جو آپ کے ذمہ ہمارا قرض رہے گا۔ جواباً گذارش ہے کہ آپ کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ آپ دیسی کوا حلال جانتے ہیں اور ہم نے آپ سے یہی مطالبہ کیا تھا کہ اگر آپ کے نزدیک دیسی کوا حلال ہے۔
اور بقول گنگوہی صاحب جس جگہ لوگ کوا کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو ثواب ہوگا۔ جواب ثواب ہوگا لکھا ہے اسی لئے سلانوالی کے آپ کے مولویوں نے کوے کی دعوت پکائی اور کھائی تھی جیسے کہ نوائے وقت کا حوالہ تحریر کر دیا گیا ہے۔ اور آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کا ارشاد دیسی کوے کے بارے میں ملاحظہ فرمایئے تذکرۃ الرشید اول صفحہ ۱۴۸ اور صفحہ ۱۷۷ حصہ دوم میں گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ ہاں کھانا شروع کر دو کسی طرح تو کم ہوں
فرمایئے اب جو میں نے دیسی کوے کے بارہ میں آپ سے سوال لکھا تھا وہ درست

تھا یا نہیں اب فرمایئے آپ کا کیا فتویٰ ہے آپ خود ہی اس بحث کو شیر مادر سمجھ کر پی گئے اس سوال کا جواب آپ نے نہیں دیا یہ آپ کے ذمہ ہمارا قرض رہے گا امید ہے آپ اب جواب دیں گے ہم نے تو آپ سے مطالبہ کیا تھا اور پھر کرتے ہیں کہ اگر آپ کے نزدیک دیسی کوا حلال ہے اور کھانے والے کو ثواب ملتا ہے، تو پھر آپ جمعۃ المبارک کے وعظ میں اعلان کر دیں کہ گوجرہ میں لوگ دیسی کوا نہیں کھاتے لہذا سب دیوبندی حضرات دیسی کوا کھانا شروع کر دیں۔ دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا، سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا۔

باقی رہا یہ سوال کہ آپ نے لکھا ہے کہ مجھے فتاویٰ نذیریہ ملاحظہ کرنے کے لئے کیوں کہا ہے۔ وہ اس لئے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ دیسی کوے کو تو غیر مقلدین بھی حلال نہیں مانتے بلکہ مولوی نذیر حسین دہلوی نے احادیث پاک سے حرام ثابت کیا ہے آپ ذرا اس کے دلائل احادیث کی تردید کر دیں اور کسی ایک حدیث سے ثابت کر دیں کہ دیسی کوا حلال ہے باقی رہا یہ سوال کہ وہ غیر مقلد ہے۔
اس میں شک نہیں کہ وہ غیر مقلد ہے لیکن اگر غیر مقلدین کہیں کہ خدا ایک ہے وحدہ لاشریک ہے تو آپ کیا فرمائیں گے کہ یہ غیر مقلدین کہتے ہیں لہذا ہم نہیں مانتے بلکہ اگر کوئی بھی بدعقیدہ شخص سچی بات کرے گا۔

ہم تصدیق کریں گے اگر جھوٹ اور قرآن و حدیث کے خلاف کرے گا اور مذہب حق اہل سنت و جماعت کے خلاف کرے گا تو ہم اسکی تردید کریں گے اور ہم نے تو آپ کے پاس حدیث پاک مشکوۃ شریف و ابن ماجہ کے حوالے تحریر کر کے ارسال کر دیئے ہیں جن کا جواب آپ آج تک نہیں دے سکے اب آگے ملاحظہ فرمایئے آپ نے شیعہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ اب رہی شیعہ کی بات تو یہ بھی آپ نے

کیا تھا۔ اس کو بھی آپ شیر مادر سمجھ کر پی گئے ہیں۔ کوئی جواب نہ دیا ہے یہ بھی آپ پر پہلا قرض ہے۔

اور پھر ہم نے غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے شربت پلانے کا ثبوت و ثواب ثابت کیا اس کا جواب ندارد اور آپ سے سوال کیا تھا کہ گنگوہی صاحب فتاوی رشیدیہ میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والا سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا اس کا بھی جواب نہ دیا ہے یہ بھی قرض آپ کے ذمہ رہے گا۔

اور مفتی دیوبند کے حوالہ سے آپ سے ہم نے سوال کیا تھا کہ وہ لکھتے ہیں کفار سے سود لینا بھی جائز نہیں ہے اس کا بھی آپ نے جواب نہ دیا ہے نیز مولوی مودودی صاحب کے بارہ میں سوال کیا تھا اس کا بھی جواب ندارد اور محمد بن عبدالوہاب کے متعلق سوال کیا تھا جواب ندارد یہ تمام سوالات شیر مادر سمجھ کر پی گئے خدا کا خوف کرو آپ تو مفتی شہر کہلاتے ہیں۔

جواب کیوں نہیں دیتے اور آپ نے دعا بعد نماز جنازہ کے بارہ میں جو لکھا ہے کہ آپ نے نماز جنازہ کے بعد دعا کا کوئی ثبوت نہیں خدا تمہارا بھلا کرے کہ آپنے اس حوالہ کو بلا نکیر نقل کر دیا اور دیوبندیوں کے طریقہ کی تائید فرما دی باقی دوسری جگہ صفیں چھوڑ کر بلکہ پورا میدان چھوڑ کر جہاں چاہیں اور جب چاہیں دعا کے لئے بالعموم کھلی اجازت ہے کون اس کا انکار کرتا ہے۔

جواباً گذارش ہے کہ ہم نے اپنی کتاب انوار محمدی ص۴۲ پر یہ مسئلہ نقل کیا ہے اور نقل کرنے میں کوئی خیانت نہیں کی اور آپنے نقل کرنے میں خیانت کی ہے آپ سوال وجواب مکمل نقل کرتے اور اب آپ غور سے ملاحظہ فرمائیں مکمل سوال وجواب۔

سوال: کیا علماء کے دیوبند کے نزدیک نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صفیں توڑ کر

الگ ہو کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

جائز ہے حوالہ کے لئے دیکھو مخزن فضائل و مسائل حصہ ۹ اول ص۱۹ از مولوی ابو المظفر ظفر احمد قادری نے جو لکھا ہے مسئلہ بعد نماز کے اسی طرح اسی جگہ دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صفیں توڑ کر الگ ہٹ جائے پھر جتنا چاہے دعا کرے اس کتاب کے مصدقین و تائید کنندگان کے نام یہ ہیں

(۱) مولوی شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب (دیوبندی)
(۲) شیخ الحدیث حبیب اللہ صاحب مدینہ منورہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۷۷ء
(۳) مولوی عبید اللہ انور صاحب مولوی احمد علی لاہوری کے صاحبزادے (دیوبندی)
(۴) شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور مولوی حامد میاں صاحب (دیوبندی)
(۵) شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور محمد مالک صاحب کاندھلوی (دیوبندی)
(۶) شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال مولوی محمد عبد اللہ صاحب (دیوبندی) (رائے پوری)

---

(۷) مفتی محمد عبد اللہ صاحب ملتانی (دیوبندی)
(۸) مولوی سید ازہر شاہ قیصر صاحب
(۹) قاری عبد اللہ سلیمی صاحب ماہنامہ دار العلوم دیوبند۔
(۱۰) مولوی محمد منظور نعمانی ایڈیٹر الفرقان لکھنؤ۔
(۱۱) مولوی سمیع الحق صاحب ایڈیٹر الحق پشاور
(۱۲) مفتی محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ کراچی
(۱۳) محمد سعید الرحمن علوی خدام الدین لاہور

یہ ہے سوال وجواب اور مصنفین کے اسماء اب آپ دیانت داری سے

کہ آپ نے جو اپنی طرف سے بعض الفاظ میں ردوبدل اور تحریف کی ہے
یہ کہاں تک جائز ہے۔ مثلاً آپ نے صفیں توڑ کر ، جگہ چھوڑ کر
بلکہ پورا میدان چھوڑ کر کا اضافہ کیا ہے یہ اصل کتاب مخزنِ فضائل
و مسائل میں بھی نہیں ہے تو میری کتاب میں ہے فرمائیے اس سے بڑا جھوٹ اور خیانت
کیا ہوگی آپ کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ہم نے نہایت خلوص اور دیانت داری سے سوال
جواب مرتب کئے ہیں اور اگر خیانت کرتے تو مکمل حوالہ نقل نہ کرتے اب آپ پر یہ
بھی واضح کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اہل سنت و جماعت
کا کوئی امام خطیب جب بھی نماز جنازہ پڑھتا ہے تو سلام پھیرنے کے بعد
اعلان کرتا ہے کہ سب حضرات صفیں توڑ کر الگ ہو کر پھر دعا کریں۔

یہی بات آپ کے دیوبندی مولوی ظفر احمد صاحب نے لکھی ہے اور کمال تو
یہ ہے کہ بعد نماز کے اسی طرح اسجگہ دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے لکھ کر بھی دعا مانگنا جائز
لکھا ہے اس میں نفی جو کی ہے وہ صرف اسی صورت میں ہے کہ صفیں نہ توڑی جائیں
ویسے ہی دعا کرنا مراد ہے ورنہ دعا بعد نماز جنازہ کا مولوی صاحب خود حکم فرماتے
ہیں کہ صفیں توڑ کر الگ ہٹ جائیے پھر جتنا چاہیے دعا کرے یہی ہمارا عقیدہ
ہے آپ بھی آج کے بعد اس پر عمل کرنا شروع کر دیں اور جب بھی کسی کی نماز
جنازہ پڑھائیں تو یہ اعلان کر دیں۔ کہ سب حضرات صفیں توڑ کر دعا کریں اور
آپ خود بھی دعا مانگنا شروع کر دیں یہ مسئلہ تو حل شدہ ہے اب آپ اپنے
اکابر کا فیصلہ بھی نہیں مانتے تو یہ بھی آپ کی پسند ہے ہمارا کام تو بتا دینا ہے آگے
آپ تسلیم کریں یا نہ کریں۔

باقی رہا آپ نے جو لکھا ہے کہ ہاں محکمہ اوقاف کے چڑھاوے مجھے راس
نہیں حضرت داتا گنج بخش کے فیض سے مالا مال ہوں اکثر حاضری ہوتی رہتی ہے۔

جواباً گذارش ہے کہ آپ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کے تو قائل ہو گئے معلوم ہوا کہ
اللہ والے بعد انتقال بھی مزاراتِ مقدسہ میں حیات ہیں اور فیض دیتے ہیں۔ اسی طرح اور
عقائد معمولاتِ اہل سنت و جماعت کو بھی تسلیم کر کے صحیح العقیدہ سنی بن جائیں تو ہمارا
تمہارا اختلاف ختم ہونے میں مدد مل سکتی ہے باقی رہا نذر و نیاز فاتحہ کا کھانا آپ نہ کھائیں
گے تو کیا فرق پڑتا ہے آپ شوق سے تو کھائیں ہم آپ کو منع نہیں کرتے نظر اپنی اپنی
پسند اپنی اپنی۔ اور آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے مولوی شبیر احمد عثمانی کا حوالہ لکھا ہے اور
علامہ محمود آلوسی کا اس میں خیانت کی ہے۔

جواباً گذارش ہے کہ ہم نے اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے حوالہ جات پر ہی اکتفاء
کیا ہے اگر ہم خیانت کرتے تو حوالے ہی نقل نہ کرتے اب رہا آپ کا سوال کہ جب اس
روایت کا پایہ ہی کچھ نہیں سند ہی موضوع ہے۔
قابل اعتبار ہی نہیں تو پھر آپ کے دعوے کی دلیل کیسے بن گئی جواباً گذارش
ہے کہ آپ نے بغیر حوالہ کے موضوع لکھا ہے بھلا یہ بتائیں کہ ہم نے صرف یہی دو حوالے
دیئے ہیں یا اور بھی اس سے زیادہ معتبر حوالے دیئے ہیں انصاف سے ملاحظہ کریں
اور در اصل ہم نے مثبت پہلو اختیار کیا ہے۔ صرف حوالہ جات پر اکتفاء کی
ہے تاکہ ناظرین اصل کتب ملاحظہ کر کے اپنی تسلی کر لیں باقی رہا منفی پہلو یعنی اعتراضات
و جوابات وہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں مخالفین کے اعتراضات و جوابات
کا مستقل عنوان قائم کر کے لکھیں گے۔ فی الحال آپ کے لیئے جواباً گذارش ہے ملاحظہ ہو

لہ۔ روح المعانی ص ۱۲ پ واخرج ابن جریر عن ابن اسحاق قال ذکروان قطفیر هلک فی تلک اللیالی وان
الملک زوج یوسف وامراتہ راعیل فقال لھا حین دخلت علیہ الیس لخ ،، اس کے بعد اسی مفسر صاحب رحمۃ نے حکم ترمذی
کی روایت بیان کر کے روایات پر جرح و قدح کے بعد تسلیم کیا کہ علی فرض ثبوت التزوج فالظاہر خبر الحکیم انما کان بعد
توبتہ علیہ السلام لا عن لہ من الخرافات: راعیل حضرت زلیخا کا اصل نام تھا دیکھو غیاث اللغات۔

نیز آپ یہ بتائیں کہ آپ کے مستند اور اکابر علماء دیوبند جنہوں نے نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا بیوسف علیہ السلام کی روایت کو بلا نکیر نقل کیا ہے کیا وہ ایسے جاہل تھے کہ جن کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ ہم ایسی روایت موضوعہ بلا نکیر کیوں نقل کرتے ہیں اور پھر اس کی تردید بھی نہیں کرتے مثلاً قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جن کو دیوبندی مجدد مانتے ہیں اور مفتی محمد شفیع کراچی والے اور مفتی محمد نعیم صاحب دیوبندی استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند اور مولوی سید امیر علی صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب علاوہ ازیں صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارہ تمہارے مولوی منظور احمد نعمانی نے سیف یمانی صـ ۳۵ پر لکھا ہے "قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جو خاندانِ نقشبندیہ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کو شاہ عبدالعزیز صاحب نے بیہقی وقت کہا ہے کیا یہ تمہارے نزدیک آپ سے کم علم تھے اور محقق نہ تھے اور پھر علامہ محمود آلوسی المتوفی ۱۲۷۰ھ تو جن کو صرف ۱۴۱ سال ہوئے کہ انتقال کر گئے[1]۔ حضرت علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی المتوفی ۵۱۶ھ ہیں جن کو انتقال فرمائے ۸۹۵ برس گزر گئے ہیں۔ کیا ان کو بھی پتہ نہ چلا کہ یہ روایت موضوع کیوں نقل کرتا ہوں اور تردید نہ کی اب سنیئے علامہ بغوی رضی اللہ عنہ کا مقام حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی عبدالسمیع استاذ دارالعلوم دیوبند کی زبانی ملاحظہ فرمائیے کتاب بستان المحدثین اردو صـ ۹۰-۹۱ پر ان کے حالات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (امام بغوی رضی اللہ عنہ) بے نظیر محدث اور بے عدیل مفسر فقیہ بھی تھے۔ اور علامہ خازن علیہ الرحمۃ۔ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے بیداری میں ۷۵ مرتبہ سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی ہے دیکھو عارف ربانی سید عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کی کتاب میزان الکبریٰ عربی مصری صـ ۴۴ جلد اول۔ کیا ان کو بھی پتہ

[1] آپ کے نزدیک زیادہ معتبر ہیں یا علامہ بغوی

نہ چلا کہ ہم یہ موضوع روایت بلا نکیر کیوں نقل کر رہے ہیں اور نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا کا اثبات موجود ہے

یاد رہے جتنی کتابوں سے تفاسیر سے اور علاوہ ازیں کتب سے یہ مسئلہ نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا بیوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم نے ثابت کیا ہے

اتنی کتابوں سے تو کوئی منکرِ نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا اپنی حقیقی ماں کا نکاح بھی ثابت نہیں کر سکتا یہ مسئلہ ہم نے علماء دیوبند و علماء غیر مقلدین و علمائے شیعہ و علمائے بریلی کے حوالہ جات سے مستند کتب سے ثابت کر دیا ہے یہ متفقہ مسئلہ ہے آج اگر کوئی اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ امتِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں انتشار و اختلاف پیدا کر کے ایک نئے فتنے کا دروازہ کھول رہا ہے اور اپنی جہالت کا ثبوت دے رہا ہے اسی مسئلہ پر ہماری گفتگو علماء اکیڈمی لاہور میں دیوبندی مولوی غلام رسول صاحب خطیب شاہدرہ لاہور سے ہوئی تھی لیکن وہ ضدی متعصب نہ تھے۔ جب ہم نے ان کے سامنے تفسیر معارف القرآن رکھی اور تفسیر بیان القرآن اور تقریباً آٹھ دس تفاسیر کے حوالے ہی پیش کیئے اور انہوں نے ملاحظہ فرمائے تو مولوی غلام رسول صاحب نے فرمایا مولانا میری اب بالکل تسلی ہو گئی میں اب اس کو حق تسلیم کرتا ہوں کیونکہ جب ہمارے اکابر مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب کراچی والے اور علامہ خازن بغوی و ابن کثیر وغیرہم سب نے لکھا ہے تو ہم کیوں انکار کریں خدا کرے اللہ تعالےٰ آپ کو بھی ضد و تعصب سے دور رکھے اور ہدایت دے اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ مطہرہ حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کی شان اقدس میں بے ادبی سے بچائے ورنہ کل روزِ محشر آپ کو دربارِ خداوندی میں جواب دینا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی رضی اللہ عنہ نے خوب فرمایا ہے۔ کہ

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے ‏ ‏ ‏ کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اب بخاری و مسلم کی احادیث پاک بھی ملاحظہ فرمالیں۔ چنانچہ بخاری شریف صہ ۹۰ ج ا باب حد المریض أن یشہد الجماعۃ میں ہے:

قال الاسود کنا عند عائشۃ فذکرنا المواظبۃ علی الصلوٰۃ والتعظیم لہا قالت لما مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرضہ الذی مات فیہ فحضرت الصلوٰۃ فاذن فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس فقیل لہ ان ابابکر رجل اسیف اذا قام مقامک لم یستطع ان یصلی بالناس واعاد فاعادوا لہ فاعاد الثالثۃ فقال انکن صواحب یوسف (الحدیث)

حضرت اسود نے کہا کہ ہم چند صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے تو ذکر کیا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور پابندی نماز کا۔ ام المومنین نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات شریف میں بیمار ہوئے تو ایک نماز کا وقت آیا تو آپ نے اذان کے بعد فرمایا ابوبکر سے کہو نماز پڑھائے۔ عرض کیا گیا کہ ابوبکر غمگین دل والے ہیں مصلے پر نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے تین دفعہ حکم فرمایا۔ تین دفعہ اسی طرح عرض کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم تو یوسف کی صواحبہ کی طرح ہو۔ یہ حدیث پاک کچھ مجمل ہے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ غمگین دل والے ہیں۔ اس لئے کہ قیل کا لفظ صیغہ مجہول ہے اس کا جواب مسلم شریف صہ ۱۷۹ ج اول سے۔ باب استخلاف الامام پر دوسری اسناد کے ساتھ اس طرح ہے۔

عن ابی موسیٰ قال مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشتد مرضہ فقال امروا ابابکر فلیصل بالناس فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ ان ابابکر رجل رقیق قال فانکن صواحب یوسف الخ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا

کہ یا رسول اللہ حضرت ابوبکر غمگین دل والے شخص ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہی جواب دیا کہ تم تو یوسف علیہ السلام کی صاحبہ کی طرح ہی چال چل رہی ہو۔

(ف) ان دونوں احادیث سے جہاں یہ ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کی باتیں جان لیتے ہیں وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت زلیخا یوسف علیہ السلام کی زوجہ تھیں۔ اس حدیث پاک کے پہلے جملے میں حضرت عائشہ صدیقہ کا قول منقول ہے جس میں ظاہراً تو رقت قلبی کا ذکر ہے مگر باطناً صدیق اکبر کو لوگوں کی زبان طعن سے بچانا مقصود ہے اور اس عرض و معروض کا منشا یہی ہے کہ کہیں لوگ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منحوس یا شوم نہ سمجھیں کہ مصلے پر ایسا قدم رکھا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتقال فرما گئے۔ چنانچہ مسلم شریف کے اسی باب میں صہ ۱۷۸ پر خود ام المومنین کا قول منقول ہے۔ جس میں آپ نے اپنے قلبی ارادے کا ذکر کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم غیب یا اعلام اللہ کی بنا پر اس قلبی ارادے کو سمجھ لیا۔ حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہی گفتگو کی تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع مونث کا صیغہ ارشاد فرمایا یعنی انکن جس سے ثابت ہوا کہ واحد کے لئے جمع کا صیغہ بولا جا سکتا ہے اسی طرح صواحب یوسف کیونکہ لفظ صواحب صاحبہ کی جمع ہے جس طرح انکن اگرچہ جمع ہے مگر مراد فقط عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں اسی طرح صواحب اگرچہ جمع ہے مگر مراد صرف اور صرف حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور یہ تعین ہم اپنی طرف سے نہیں بلکہ اسلاف صالحین اور شارحین احادیث سے کرتے ہیں اور وہ بھی معمولی مولویوں سے نہیں بلکہ وقت کے آئمہ سے کہ جن کے اسماء سن کر منکرین کو پسینہ آجائے لیکن چونکہ جو ضدی لوگ ہیں مانیں گے نہیں تاہم انکی

خدمت میں مخلصانہ گذارش کرتے ہیں کہ ضد کرنا مناسب اور اچھا کام نہیں حق بات تسلیم کرلینا چاہیئے دعا ہے کہ اللہ تعالٰے بے ادبوں کو با ادب بنائے اور توبہ کی توفیق دے (آمین)

اور اب ملاحظ فرمائیے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری امام بدرالدین محمود بن احمد العینی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ المتوفی سنہ ۸۵۵ھ جلد ۵ صفحہ ۱۸۹ میں تحریر فرماتے ہیں

(الصواحب جمع صاحبۃ علیٰ خلاف قیاس وھو شاذ وقیل یراد بھا امرأۃ العزیز وحدھا وانّما جمعتھا کما یقال فلان یمیل الی النّساء وان کان مال الی واحدۃ وعن ھذا قیل انّ المراد بھذا الخطاب عائشۃ وحدھا کما ان المراد زلیخا وحدھا فی قصّۃ یوسف۔

الصواحب صاحبہ کی جمع ہے علی خلاف القیاس یعنی شاذ ہے۔ بعض علماء نے فرمایا اس سے صرف بی بی زلیخا مراد ہے اور جمع لانا اس محاورہ سے ہے کہ اہل عرب کہتے ہیں۔ فلاں النساء کی طرف رغبت رکھتا ہے۔ یہاں جمع کا صیغہ ہے حالانکہ اس کا میلان ایک عورت کی طرف ہوتا ہے ایسے ہی یہاں کہا گیا ہے کہ اس خطاب سے صرف بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں۔ جیسے قصہ یوسف علیہ السلام میں صرف بی بی زلیخا (رضی اللہ عنہا) مراد ہیں۔ نیز ملاحظ فرمائیے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں امام شہاب الدین عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۰۵ ج ۲۔ مطبع بیروت لبنان تحریر فرماتے۔

وصواحب جمع صاحبۃ والمراد انّھن مثل صواحب یوسف فی اظھار خلاف ما فی الباطن ثم ان ھذا الخطاب وان کان بلفظ الجمع فالمراد بہ واحد وھی عائشۃ فقط کما ان صواحب

صیغۃ جمع المراد زلیخا فقط ووجہ المشابھۃ بینھما فی ذالک أن زلیخا استدعت النسوۃ وأظھرت لھن الاکرام بالضّیافۃ ومرادھا زیادۃ علیٰ ذالک وھو أن ینظرن الی حُسن یوسف ویعذرنھا فی محبّتہ وأن عائشۃ أظھرت أن سبب ارادتھا صرف الامامۃ عن أبیھا کونہٗ لا یسمع المامومین القراۃ لبکائہ ومرادھا زیادۃ علیٰ ذالک وھو أن لا یتشاءم الناس بہ وقد صرحت ھی فیما بعد ذالک فقالت لقد راجعتہٗ وما حملنی علیٰ کثرۃ مراجعتہ الّا انّہٗ لم یقع فی قلبی ان یحبّ النّاس بعدہٗ رجلاً قام مقامہٗ ابدًا۔ الخ

اس کا ترجمہ ومفہوم سابقاً ہم نے بیان کردیا ہے۔ اور اصطلاح حدیث کے علاوہ اہل عرب کے نزدیک عام موقعوں پر واحد پر جمع بول دیا جاتا ہے اسکی مثالیں عربی ادب میں بے شمار ہیں۔ اختصار کی وجہ سے یہاں ہم صرف ایک مثال پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

حبیبی مثل اقمار السّماء ... وولاہ بانوار السّماء
قلوب النّاس منہ فی الضیاء ... وصغر فی نظور الاغبیاء

ترجمہ: معشوق آسمان کے چاند کی شل ہے۔ پیاروں کے دل اس چاند سے چمک رہے ہیں اور غالب کردیا اس چاند کو آسمان کے سورج پر لیکن بیوقوفوں اور عقل کے اندھوں کی نظروں میں اب بھی یہ چاند حقیر دکھائی دیتا ہے۔

یہاں پہلے مصرعہ میں قمر کو اقمار لایا گیا ہے۔ حالانکہ مراد واحد ہے کیونکہ منسوب الیہ حبیب واحد ہے اور اقمار سے ستارے مراد نہیں ہوسکتے جیسا کہ بعض

جہلاء نے ترجمہ کیا ہے۔ کیونکہ کسی لغت میں نجم کو قمر نہیں کہا گیا ہے۔ نجم تو بہت ہیں مگر
حبیب ایک ہے اور پھر محبوب کو چاند سے تشبیہہ دی جاتی ہے نہ کہ ستارے سے
اور دوسرے شعر میں لفظ انوار سے مراد سورج ہے۔ چاند سورج کا تقابل تو بوجہ
مشابہت مناسب ہے لیکن سورج ستارے کا متقابل آج تک سننے میں نہیں
آیا دوسرے شعر میں بھی انوار جمع ہے مگر مراد واحد (سورج) ہے کیونکہ قرآن کریم
نے بھی سورج کو ضیاء یعنی نور فرمایا اور پھر یہاں خصوصی غلبے کا ذکر ہے حالانکہ ستاروں
پر تو چاند پہلے سے غالب ہوتا ہے اس اہمیت و خصوصیت کی کیا ضرورت تھی اس سے
ثابت ہوا کہ لفظ اقمار و انوار لفظاً جمع مگر معناً واحد ہیں کیونکہ چاند اور سورج ایک ہی ہوتا
ہے نور الانوار کی شرح کا نام قمر الاقمار ہے۔ یعنی چاندوں کا چاند۔ علم ہئیت کی کتاب تشریح
الافلاک ص۳ پر ہے

مطلع شموس الهدایت۔ یہاں شموس جمع لایا گیا ہے حالانکہ شمس واحد ہے
عربی زبان میں بہت دفعہ واحد کو جمع بولا جاتا ہے۔ اسی طرح گذشتہ حدیث پاک
میں لفظ صواحب لفظاً جمع لیکن معناً واحد ہے اور مراد اس سے فقط ایک عورت
حضرت زلیخا ہیں۔ رضی اللہ عنہا نہ کہ مصر کی عورتیں کیونکہ فعل کی نوعیت اور مخاطبہ
کی وحدت صواحب کی وحدت پر دال ہے اور مقصود اس کلام سے یہ ہے کہ اے
عائشہ صدیقہ! جس طرح تم میری بیوی ہو اسی طرح زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام
کی بیوی تھی اور جس طرح زلیخا نے جب زنانِ مصر کی دعوت کی تو ظاہراً کھانا کھلانے
کا ذکر تھا مگر زلیخا کے دل میں یہ تھا کہ ان عورتوں کو جمالِ یوسفی دکھا کر آپ سے غلامی
کا دھبہ دھونا تھا اور اپنے سے عورتوں کے طعن کو کہ اسے عورتو! جس کو تم نے
ادنیٰ سا غلام سمجھ کر میرے عشق پر طعن کی وہ اس شان کا مالک ہے کہ تم اسکی ایک
جھلک دیکھ کر اسکو بشریت کے ادنیٰ مقام سے نکال کر ملائکہ کے اعلیٰ مقام

پر پہنچا دو گی اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زلیخا کے لئے
امراۃ یا النساء کیوں نہ فرمایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ الفاظ بہت دفعہ
عمومیت کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے نسوۃ المدینہ امراۃ البلد
لیکن صاحبۃ کا لفظ عربی زبان میں صرف بیوی کے لئے مستعمل ہے چنانچہ قرآن
کریم میں چار جگہ لفظ صاحبۃ ارشاد ہوا ہے اور ہر جگہ اس سے مراد بیوی
ہی ہے۔

ملاحظہ فرمائیے۔ سورہ انعام:۔ پارہ ۷ آیت۔ ۱۰۱ میں ارشاد ہے۔

(۱) اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ۔
کہاں سے ہوگی اللہ کی اولاد حالانکہ اسکی بیوی نہیں۔

(۲) سورۃ معارج:۔ ۲۹ آیت ۱۱-۱۲- میں ہے۔
يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ
ترجمہ: بروز قیامت مجرم پسند کرے گا کہ کاش فدیہ دیدے اس دن کے عذاب کا
اپنے بیٹے بیوی اور بھائی کو

(۳) سورہ جن پ ۲۹ آیت ۳ میں ہے
وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔

ترجمہ: "اور بے شک بلند ہے ہمارے رب کی شان نہ اختیار کیا اپنے لئے بیوی کو اور نہ اولاد کو"

(۴) سورۃ عبس، پارہ ۳۰، آیت ۳۴،۳۵،۳۶ میں ہے،
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ
ترجمہ: "قیامت کا وہ ہولناک دن ہے کہ بھاگ جائے گا مرد اپنے بھائی سے اپنی ماں سے
اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹے سے"۔ صرف ان چار جگہوں پر قرآن پاک میں صاحبۃ آیا ہے

تمام مترجمین کے نزدیک اس کا ترجمہ بیوی ہی ہے ۔ مولوی اشرف علی صاحب
اور خود مودودی صاحب نے بھی اس کا ترجمہ بیوی اور شریک حیات ہی کیا ہے ۔ اور قاضی
زین العابدین سجاد میرٹھی فاضل دیوبند نے بھی صاحبۃ کا ترجمہ بیوی ہی کیا ہے ، ملاحظہ ہو ۔
بیان اللسان عربی اردو ڈکشنری ص۴۱۷ میں ہے صاحبۃ بیوی صاحب کا مونث
ج ۔ صَوَاحِب ۔ یاد رہے اس کتاب پر قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم
دیوبند کا پیش لفظ ۔ تقریظ لکھی ہے لہذا ثابت ہوا کہ صاحبۃ کا ترجمہ بیوی کے
علاوہ دوسرا ہو سکتا ہی نہیں ۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زلیخا
کے لیے صاحبۃ کا لفظ ارشاد فرمایا تاکہ بیوی ہونے کا ثبوت حدیث پاک سے
بھی مل جائے گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی شخص پسند ہے جو حضرت زلیخا کو زوجہ
یوسف علیہ السلام تسلیم کرے پھر جبکہ صاحبۃ کا ترجمہ بیوی کے سوا اور ہو ہی نہیں سکتا
تو منکر صواحب کا ترجمہ کیا کرے گا ۔ وہ کچھ تو بتائے اور صواحب کو جمع تسلیم کرنے کی
صورت میں حدیث شریف کا معنی ہوگا ۔ یوسف علیہ السلام کی بیویاں ۔ ایسا معنی غلط ہے اس
سے یقیناً ثابت ہوا کہ حدیث پاک میں صواحب سے زلیخا ہی مراد ہے اور یہی ہمارا مطلب
ہے ۔ اور یاد رہے کہ حضرت زلیخا یوسف علیہ السلام کی بیوی ہیں اور قابل احترام ہیں ان
کا حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنا بخاری و مسلم کی حدیث پاک و تفاسیر قرآن
اور اکابر علماء دیوبند و اکابر علماء غیر مقلدین اور شیعہ علماء اور اکابرین علماء اہل سنت
و جماعت سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے انہیں سے حضرت یوسف علیہ
السلام کے فرزند پیدا ہوئے افرائیم و میشا ۔ تفسیر خازن ۔ تفسیر کبیر ۔ مدارک ۔ معالم التنزیل
وغیرہ میں اس کی تصریح ہے اور یاد رہے کہ حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا نہ تو فاحشہ تھیں ،
نہ آپ سے زنا جیسا گناہ کبھی صادر ہوا حضرت زلیخا سے ارادہ جماع بیخودی عشق کی حالت
میں ہو گیا جمال یوسف علیہ السلام نے انہیں وارفتہ دیوانہ بنا دیا ۔ اس والہانہ حالت میں

یہ ارادہ کر بیٹھیں جب مصری عورتوں نے اس جمال سے بیخود ہو کر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے
تو اگر حضرت زلیخا نے اس حسن پر فریفتہ ہو کر دامن صبر چاک کر دیا تو کیا تعجب ہے پھر ان
خطاؤں سے توبہ کر لی ۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضرت زلیخا نے صرف حضرت یوسف علیہ
السلام سے ہی رغبت کی نہ کسی دوسرے سے رب تعالیٰ نے انہیں ہر طرح محفوظ رکھا
ہم انبیاء کی بیویوں کو زنا اور فحش سے محفوظ مانتے ہیں ۔ نہ کہ معصوم ۔ حضرت زلیخا نے
یہ خطا کر کے توبہ کر لی کہ عرض کیا ۔ اَلْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ
زلیخا نے اپنی خطا کا اقرار کیا اور اقرار جرم توبہ ہے ۔
اسی لیے رب تعالیٰ نے زلیخا کی خطا کا ذکر تو فرما دیا مگر اُن پر عتاب یا عذاب
کا ذکر نہ کیا تاکہ معلوم ہو کہ اُن کی خطا معاف ہو چکی ۔ اب ان کی خطاؤں کا بے ادبی
کے طور پر ذکر کرنا سخت برا ہے ان سے زنا یا فحش کبھی صادر نہیں ہوا نہ معلوم گستاخوں
کی کس شیطان نے عقل ماری کہ ان کا حملہ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کی عزت و آبرو
پر ہوتا ہے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا حضرت یوسف علیہ السلام کی اہل بیت ہیں انکی
توہین اس باکمال پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہے رب تعالیٰ عقل سلیم عطا کرے
اور بے ادبوں گستاخوں کو توبہ نصیب کرے آمین ۔
خیال رہے کہ رب تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کا رب ہے اور وہ حضرت
اس کے پیارے بے مثل بندے رب جس طرح چاہے انکی لغزشوں اور خطاؤں
کا ذکر فرمائے اور یہ حضرات جیسے چاہیں اپنے رب سے اپنی نیازمندی اور بندگی
کا اظہار کریں ہمیں کسی طرح حق نہیں کہ ان کی لغزشوں کو بیان کرتے پھریں یا گستاخیاں کر کے
اپنا نامہ اعمال سیاہ کر لیں ۔ رب تعالیٰ نے ہم کو انکی تعظیم و توقیر کا حکم دیا ۔ دیکھو
حضرت یوسف علیہ السلام چونکہ مصر میں بظاہر فروخت ہو گئے تھے اہل مصر سمجھے تھے
کہ عزیز مصر کے زر خرید ہیں ۔ رب تعالیٰ نے اس داغ کو ان کے دامن سے

مٹانے کے لئے سات سال کی عام قحط سالی بھیجی۔ پہلے سال میں سب نے آپ
کو روپیہ پیسہ دے کر غلہ خریدا دوسرے سال زیور و جواہر دے کر تیسرے سال
جانور اور چوپائے دے کر چوتھے سال اپنے غلام باندیاں دے کر پانچویں سال اپنے
مکانات و زمین دے کر چھٹے سال اپنی اولاد دے کر ساتویں سال مصر والوں نے اپنے
کو حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتھ فروخت کر دیا اور عرض کیا کہ ہم آپ کے لونڈی غلام
بنتے ہیں۔ ہمیں غلہ دو تب آپ نے ان پر احسان فرمایا مدارک۔ روح البیان وغیرہ
یہ کیوں ہوا، صرف اس لئے کہ جب سارے مصر والے آپ کے غلام بن گئے، تو اب انہیں
غلام کون کہے معلوم ہوا کہ ایک پیغمبر کی عظمت برقرار رکھنے کے لئے سارے جہان کو مصیبت میں ڈالا
جا سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک امام ہمیشہ نماز میں سورہ عبس پڑھتا
تھا آپ کو پتہ لگا تو اسے قتل کرا دیا دیکھو تفسیر روح سورہ عبس کی تفسیر امید کرتا
ہوں کہ یہ مسئلہ تو ضد و تعصب چھوڑ کر حق سمجھ کر قبول کر لیں گے ہمارا کام ہے بتا دینا یا رد
آگے کوئی مانے نہ مانے۔

اب آپ کا سوال ہے آپ نے لکھا ہے کہ اس سوال کا جواب ضرور عنایت
فرمائیں کہ آپ نے جب یہ سارے عقائد جن پر آپ کا دارومدار ہے علماء دیوبند
کی کتب سے ثابت کر دئیے تو پھر ان پر غصہ کس بات کا الخ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مجھے ان عقائد و حوالہ جات کی وجہ سے ان پر کوئی
غصہ ہرگز نہیں ہے۔ نہ ہو سکتا ہے مجھے تو آپ پر افسوس ہے کہ آپ اپنے اکابر
علماء دیوبند کا فیصلہ بھی نہیں مانتے اور دعویٰ دیوبندی ہونے کا ہے میں تو آپ
کی خدمت میں مخلصانہ عرض کرتا ہوں کہ خدارا یہ جتنے مسائل و عقائد میں نے اپنی کتاب انوارِ
محمدیؐ میں بریلوی دیوبندی اتحاد کے عنوان سے مرتب اور ثابت کئے ہیں ان کو
تسلیم کر لیں اور ان پر عمل کرنا شروع کر دیں تو کم از کم اختلافات ختم کرنے میں معاون ثابت

ہو سکیں کیونکہ زندگی کا کوئی پتہ نہیں آخر کار رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دینا ہے
اب وقت ہے کہ حق بات کو تسلیم کر کے اپنی عاقبت سنوار لیں خدا تعالیٰ سے
دعا ہے کہ آپ کو اپنے اکابر کا فیصلہ علمائے اہل سنت و جماعت کے حق میں قبول
کرنے کی توفیق بخشے آمین اور ایک مقام پر آپ نے لکھا ہے کہ کتاب انوارِ محمدی ص
۲۹ عنوان پڑھا نعرہ رسالت جب غیر سے آگے پڑھا تو اس عنوان کا نام و نشان
بھی نہ تھا الخ۔

جواباً گذارش ہے کہ بتا دوں یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول
اللہ یہ نعرہ رسالت نہیں تو اور کیا ہے کیا یہ صحیح مسلم شریف ص ۴۱۹ ج ۲ میں نہیں ہے۔
آپ دیانت داری سے اس حدیث پاک کو نقل کر کے اس کا ترجمہ خود ہی تحریر کر دیں
تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ اس کا کیا ترجمہ کرتے ہیں۔ باقی جو آپ نے لکھا ہے کہ آپ
خود حوالے دے چکے ہیں کہ ایسی ندائیں بر بنائے محبت و عشق ہمارے اکابر کا معمول
رہی ہیں تعجب کی بات ہے کہ ہم نعوذ باللہ کب کہتے ہیں کہ عشق و محبت کے بغیر ہی نعرہ رسالت
لگاؤ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ نعرہ رسالت اور ندائیں یا محمد یا رسول اللہ پکارنا یہ
عشق و محبت سے ہی چاہیے اور آپکے اکابر بقول شما یہ ندائیں دیتے اور پکارتے تھے
تو آپ بھی عشق و محبت سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلِک
واصحابک یا حبیب اللہ پڑھا کریں اور اپنے مقتدیوں کو بھی پڑھایا کریں۔
یہی تو بات آپ کو ہم کہتے ہیں کہ کم از کم آپ اپنے اکابر کی پیروی تو کریں۔

اور مولوی حسین احمد مدنی صاحب صدر و مفتی دار العلوم دیوبند کا ارشاد
بھی ملاحظ فرمالیں ملاحظ فرمائیے کتاب الشہاب الثاقب ص ۶۵ ناشر مینجر کتب خانہ
اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند مدنی صاحب فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے
بارہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور

اہلِ حرمین پر بخت نفریں اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اُڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں۔ اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور مدنی صاحب اسی کتاب مذکورہ کے صـ٦٦ پر لکھتے ہیں۔ وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ و سلام درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ مثلاً

یا اشرف الخلق مالی من الوذ بہ سوائک عند حلول الحادث العمم

ترجمہ: اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جسکی پناہ پکڑوں بجز تیرے بروقت نزول حوادث امید ہے اگر آپ اسکو بار بار پڑھیں گے لطف آئے گا اور آپکے مائہ ناز مفتی دیوبند مولوی حسین احمد مدنی کی یہ تحریر ہے اور وہابیہ کو خبیثہ لکھا ہے ایک جگہ نہیں بلکہ اسی کتاب میں اور بھی جگہ خبیث لکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(صـ٥٣ ۔ ٥٤ ۔ ٥١ ۔ الشہاب الثاقب)

اب فرمائیے مدنی صاحب نے درست ٹھیک لکھا ہے یا غلط کیا فتویٰ ہے تحریر کریں۔

نیز ایک گذارش یہ بھی ہے کہ ہم نے اپنی کتاب انوارِ محمدی میں اکابر علماء دیوبند کی کتب سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باذن اللہ مشکل کشاء ہیں۔ اور بطور وسیلہ ان کو مشکل کشاء سمجھنا جائز ہے۔ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مشکل کشاء لکھا ہے۔ کیا آپ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ، کو مشکل کشاء تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔

نیز یہ بھی لکھیں کہ آپ کے نزدیک اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی مسلک کے لوگ اور علماء کرام مسلمان ہیں یا نہیں اور حنفی بریلوی علماء کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

اُمید ہے جواب باصواب تحریر کر کے اپنا فریضہ ادا کریں گے۔

ابو الانوار محمد اقبال رضوی

٢١٠١١٠٩٠

نوٹ:

ہم نے مورخہ ٢١/١١/٩٠ کے صـ٢٨ پر اپنے مکتوب میں مولوی طفیل احمد گیلانی صاحب دیوبندی خطیب گوجرہ سے سوال کیا تھا کہ ہم نے اپنی کتاب انوارِ محمدیہ صـ٧٦ تا ٨٧ میں اکابر علماء دیوبند کی کتب سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ باذن اللہ مشکل کشاء ہیں ——— اور بطور وسیلہ ان کو مشکل کشاء سمجھنا جائز ہے اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مشکل کشاء لکھا ہے کیا آپ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشاء تسلیم کرتے ہیں یا نہیں نیز یہ بھی لکھیں کہ آپ کے نزدیک حنفی بریلوی مسلک کے لوگ اور علماء کرام مسلمان ہیں یا نہیں اور حنفی بریلوی علماء کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں امید ہے جواب باصواب تحریر کر کے اپنا فریضہ ادا کریں گے مندرجہ ذیل تحریر ہمارے اس سوال کا جواب ہے "میں آپ کے تحریر کردہ سب مسائل سے اتفاق کرتا ہوں سوائے نکاحِ زلیخا کے دوسرا ایک حوالہ فضائل درود شریف حضرت مولانا زکریا کا نہیں ملا ورنہ آپ کے حوالے غلط نہیں ہوتے آپ معلوم ہوتا ہے حوالوں کے بادشاہ ہیں میرے نزدیک بریلوی حنفی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشقِ رسول ہیں اور انکے پیچھے نماز کا ادا کرنا بالکل درست ہے۔"

سید طفیل احمد گیلانی 25/11/90

۲۵ - ۱۱ - ۹۰

عالی جناب خطیب صاحب سرکاری غلہ منڈی مسجد گوجرہ

السلام علیکم علیٰ من اتبع الہدیٰ

(۱) آپ نے دیسی کوا کا لفظ جھوٹ بولا، وہاں یہ لفظ نہیں، پہلے آپ یہ تحفہ قبول فرمائیں، فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اگر کسی دوسری کتاب میں ہو اس سے یہ آپ کا جھوٹ دُھل نہیں سکتا۔ اگر بالفرض اور لوگ جھوٹ بولتے ہیں، تو پھر آپ کے لئے جھوٹ جائز ہوگا، جواب دیں؟

(۲) آپ نے اپنی عجوبۂ روزگار کتاب "انوارِ محمدی" جو نام کے برعکس نام نہند زنگی کافور کا مصداق ہے۔ آپ نے تفسیر رُوح المعانی اور تفسیر عثمانی کا حوالہ دیتے ہوئے شرمناک خیانت کا مظاہرہ کیا ہے کہ نکاحِ زلیخا کی روایت نقل کردی۔ آگے اس کے بارے محدثین کا فیصلہ کہ ناقابلِ اعتبار ہے، چھوڑ گئے اور چھپا گئے جو اس کتاب میں اسی صفحہ پر موجود ہے۔ بتاؤ اگر دوسرے لوگ بالفرض خیانت کرتے ہیں، تو آپ کے لئے جائز ہو جائے گی۔ عقل کے ناخن لو، چور کی چوری بہرحال حرام ہے، چاہے اور سینکڑوں چوری کرنے لگ جائیں۔ اس کے جرم میں کوئی فرق نہیں آئے گا، تو آپ کا ارادہ ہے کہ میں دوسروں کی سچی جھوٹی خیانتوں اور چوریوں کا ڈھنڈورا پیٹ کر اپنی ان ناپاک خیانتوں پر پردہ ڈال لوں گا، ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ آپ پر فردِ جرم لگ کر رہے گی۔ باقیوں سے بعد میں نپٹا جائے گا۔ آپ کا کیس زیرِ بحث آچکا ہے۔ آپ ہماری تحقیقی عدالت میں پکڑے جاچکے ہیں۔ اب دو ہی راستے ہیں یا اپنی شرمناک خیانت سے معافی مانگو، اور روایت نکاح کو ناقابلِ اعتبار جانو یا پھر سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تیسرا راستہ ہی کوئی نہیں۔

(۳) دیسی کوّے کے ذکرِ خیر سے آپ کے منہ میں پھر پانی بھر آیا اور آپ کو سلانوالی کی دعوت رہ رہ کر یاد آرہی ہے۔ اگر آپ کے حصہ میں کوئی ٹانگ کوّے کی نہیں آئی، تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ آپ اپنی قسمت کو روئیں۔ صاف صاف بتلائیں کہ اس کے بارے میں حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا کیا فیصلہ ہے؟ اپنے دونوں جریدوں میں آپ نے اس بارے میں پہلوتہی برتی ہے۔ جان بچانے کی ناکام کوشش کی ہے

"صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں"

میرے امام عالی مقام کے مقابلے میں "فتاویٰ نذیریہ" کو سر پر اٹھائے پھرتے ہو، پھر سُنی کہلاتے ہو۔ اسی گروہِ خبیثہ میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے۔ حضرت امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف چل کر اس گروہِ خبیثہ کے ایجنٹ بن کر ہمارے سُنی بھائیوں کی نمازیں کیوں خراب کر رہے ہو۔ روٹی تو آپ کو پھر بھی ملے گی۔

(۴) شیعہ فرقہ کے بارے میں، مَیں نے ڈنکے کی چوٹ پر کہا کہ میں ان کو علی الاطلاق کافر نہیں کہتا۔ ان میں سے بعض کی تحریریں قابلِ گرفت ہیں۔ بعض کفر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ میں ان متشدد لوگوں کی راہ اختیار نہیں کرتا جو بلا استثناء کلیۃً بلا امتیاز کافر کافر شیعہ کافر کا راگ الاپ رہے ہیں اور ایک نعرہ بنا لیا ہے جس سے فضا خراب ہو رہی ہے اور شیعہ میں انتقامی جذبہ ابھار کر مزید صحابہ کے بارے میں گستاخیوں کا دروازہ کھول رہے ہیں، جیسے آپ نے ایک انجمن کا نام بھی لیا ہے۔ میرے نزدیک یہ تشدد ہے۔ مجھے اس نعرہ بازی سے اختلاف ہے جس کا ان لوگوں سے بارہا اظہار کر چکا ہوں، آپ کے سب حوالے اسی تشدد کی پیداوار ہیں۔

(۵) آپ نے مجھ سے لفظاً "شیرِ مادر سمجھ کر پی گئے" کا سیکھ لیا ہے، الٹا مجھی پر غلط سلط چسپاں کرنا شروع کر دیا ہے۔ الحمدللہ! میں نے آپ کی ایک ایک سطر کا مدلل اور دندان شکن جواب تحریر کر دیا ہے، مگر سمجھنے کا دماغ کہاں سے لاؤ گے؟

دماغ قبروں کے چڑھاووں نے کھالیا ہے۔ طعام المیت یمیت القلب کی وجہ سے قلب مردہ ہو چکے ہیں، کسی کی بات کیا خاک سمجھو گے۔ میری بات پر غور کرو — تمہارے سارے جواب کاٹ کر رکھ دیئے ہیں۔ حضرتِ اقدس پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا صرف نام نہیں لیا، مگر جواب لکھ دیا ہے کہ ذکرِ شہادت اور سبیل اور دودھ شربت اگر تشبّہ بروافض سے پاک ہوں تو بے حساب باعثِ برکت ہیں، مگر آپ فرق ہی نہیں سمجھ رہے۔ حضرت کا فرمان بالکل صحیح ہے، میری تصدیق ہے مگر آپ ہیں کہ مُرغ کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے جا رہے ہیں۔ خدا تجھے سمجھ کی دولت دے۔

ع ساتھ بچوں کے پڑا کھیلنا گویا ہم کو

مودودی اور عبدالوہاب نجدی کے بارے میں یا کسی اور دوسرے تیسرے بندے کے بارے میں مجھے کیا دردِ سر پڑی ہے کہ میں اُن کے بارے میں جج بن کر فیصلے صادر کروں اور ان کو جنّت و دوزخ کا ٹکٹ خرید کر دوں، یہ آپ کو ہی زیب دیتا ہے۔ جو سلسلۂ کلام آپ سے شروع ہے، اس سے یہ بحث خارج ہے۔ آپ غیر متعلقہ کلام کا سلسلہ درمیان میں لا کر راہِ فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو مودودی یا نجدی کا کیا درد اُٹھ کھڑا ہوا — ع "کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے" — پہلے پہلی مصیبت سے جان چھڑالو، نئی مصیبت بعد میں اپنے سر ڈال لینا۔ ہم تو آپ کو نیک مشورہ دیتے ہیں۔ دُعا جنازہ کی بھی خوب سُنائی، میں نے بات نقل نہیں کی۔ اس پر تبصرہ کیا تھا، اس میں خیانت کہاں سے آگئی، عقل سے کام لو۔ نقل اور تبصرہ میں فرق نہیں کر رہے، مسئلہ تو جنازہ کی دُعا کا ہے جس کا آپ بلا نکیر اعلان کر رہے ہیں کہ جنازہ کے بعد اسی طرح اسی جگہ کا، کوئی ثبوت نہیں تو میں کیا منطق بول رہا ہوں یہی میں نے کہا: باقی اللہ کی ساری زمین اور اللہ کا سارا وقت پڑا ہے جہاں چاہو جس وقت چاہو دعا مانگو، ہمارے اکابر نے کیوں منع کرنا تھا، مگر یاد رہے وہ جنازہ

کی دُعا نہ ہوگی، کیونکہ اس سے اس کی ہیئت کٹ گئی۔ مکتوب کو بڑھانے کے لیے وہی فہرست مصدقین کی لکھ ڈالی، مگر چہ سُود ؟ کیا کہنے ایسے چلتر کے، باقی رہا قبروں کے چڑھاوے، نذر و نیاز، فاتحہ و خیرات، تو یہ غرباء کا حصّہ ہے۔ خانصاحبو! پھر گورنمنٹ سروس شریفوں کو مناسب نہیں، مگر یہاں بھی آپ کو کوّا یاد آگیا، جانے خدا کیا لگاؤ ہے اور مفت میں ہم بدنام — باقی آپ رُوح المعانی تفسیر عثمانی کا حوالہ دے کر پچھتا رہے ہیں اور باقی حوالوں کی دُہائی دے رہے ہیں، مگر کیا فائدہ جب آپ کے دماغ سے سمجھ کا مادہ ہی پھسل گیا ہے، تو میں کیا کروں نقلِ روایت اور تنقیدِ روایت میں فرق نہیں سمجھتے، دلیل تنقیدِ روایت پر مبنی ہے نہ کہ محض نقلِ روایت پر۔ حضراتِ محدثین ابن ماجہ وطبرانی وغیرہ کتب میں سینکڑوں احادیث و روایات نقل ہیں، مگر ثقہ نہیں، لہٰذا حجت نہیں مگر نقل ضرور ہیں۔

خطیب شاہدرہ کی بھی خوب سُنائی گویا کہ آپ نے اپنی کارروائی سُنائی، وہی چسکا آپ کو پڑ گیا جو میرے مدِّ مقابل بھی آگئے، مگر یہ نہ سوچا کہ ؎

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست — شاید پلنگ خفتہ باشد

یہ موصوف بھی نقلِ روایت اور تصحیحِ روایت میں آپ کی طرح فرق ملحوظ نہ رکھ سکے جو بقول آپ کے لاجواب ہو گئے، جتنے حوالے دیتے ہو محض اپنے مکتوب کا حجم بڑھاتے ہو اور کچھ نہیں، یہ سب اکابرین ہمارے سر ماتھے پر، مگر نقلِ روایت کے مقام پر ہیں اور یہ کوئی عیب نہیں، کتنے متقدمین و محدّثین رحمہم اللہ تعالیٰ ضِعاف موضوع اور منقطع روایات کے ناقل ہیں، مگر پھر بھی ہمارے سر کے تاج ہیں، پھر آپ اتنی گراوٹ پر اُتر آئے کہ لوگوں کی حقیقی ماؤں کے نکاح بھی زیرِ بحث لے آئے۔ یہ گھٹیا انداز آپ کو ہی سزاوار ہے، ہم اتنا گر نہیں سکتے۔ میں نے اپنے مکتوب میں نکاح زلیخا کی روایت کو دو بڑی شخصیتوں کے حوالہ سے ناقابلِ اعتبار قرار دیا ہے، مگر زلیخا کی شان میں اور اُن کے

کردار اور اخلاق پر ہرگز ہرگز کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالا اور نہ ہی میری قلم سے نکلا۔
آپ مجھ پر افترا باندھ رہے ہیں اور سفید جھوٹ بول رہے ہیں اور ان کی شان میں
بے ادبی سے بچنے کا وعظ ارشاد فرما رہے ہیں۔ محشر میں دربارِ خداوندی دکھلا رہے ہیں،
اور حضرتِ اقدس مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب کا ایک شعر مجھ پر چسپاں کر رہے
ہیں۔ اس زیادتی پر تمہیں خدا ہی سمجھے العیاذ باللہ والحفیظ۔

باقی رہا بخاری شریف اور مسلم شریف کا حوالہ، شکر ہے آپ کے منہ میں بخاری و
مسلم شریف کا نام آیا، ورنہ مکتوبِ گرامی روزناموں، اخباروں اور رسالوں سے ہی بھرا
ہوتا تھا، جیسے آپ اخباری نامہ نگار رہے ہوں، مگر کمال کی بات یہ کہ آپ
ایسی بڑی مقدّس حدیث کی کتاب بخاری شریف اصح الکتب میں بھی اپنی جبلّی خیانت
سے باز نہ آئے، گویا کہ آپ نے بخاری شریف کو بھی معاف نہ کیا۔ آپ نے حوالہ دیا
صہ ۹۱ کا اور پورا زور لگا دیا کہ صرف اکیلی سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔
ایک ورق الٹا کر صفحہ ۹۳ پر صاف متن میں موجود ہے کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا)
کے ساتھ سیّدہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) بھی ہیں۔ اکیلی سیّدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نہیں
دُو نہیں اور دُو پر جمع کا اطلاق مافوق الواحد کے قانون کی رُو سے شائع ذائع ہے۔
دیکھا اپنی چوری کو مگر آپ کو اس سے کیا؟ جب بخاری شریف کے متن میں سیّدہ عائشہ
(رضی اللہ عنہا) اکیلی نہیں، تو اس کے مقابلہ میں چھوٹی موٹی کتاب کی کیا حیثیت ہے۔؟
باقی رہا صاحبہ کا معنیٰ بیوی، اور اس پر قرآن پاک کے چار عدد حوالے ہیں جن میں
دو جگہ کفار کی بیویاں مراد ہیں اور دو جگہ خلاف واقعہ بیوی مراد ہے جس کو حقیقت
سے کوئی تعلق نہیں، تو پہلی صورت تو ہو ہی نہیں سکتی، لازمی دوسری صورت ہوگی گویا کہ آنحضرت
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم یہ لفظ ارشاد فرما کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ زلیخا حضرت یوسف
(علیہ السلام) کی بیوی جو مشہور ہو گئی ہے، اس کو واقعہ سے کوئی تعلق نہیں، صرف شہرت

ہی شہرت ہے، حقیقت نہیں جیسے کہ آدھی سے زیادہ عیسائی، یہودی بُت پرست
دنیا نے خدا کی بیوی مان رکھی ہے، جس کو واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔ آنحضرت
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کس خوبی سے یہ مسئلہ صاف فرمایا۔ کاش! آپ کے دماغ
میں بھیجہ ہوتا نہ کچھ اور، ورنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم زوجہ کا یا امرأۃ کا لفظ
بھی ارشاد فرما سکتے تھے اور پھر بڑا زور لگایا ہے کہ صاحبہ کے معنیٰ فقط بیوی کے
ہی ہیں۔ دوسرے ہے ہی نہیں۔ کمال کر دیا ہے گرلز سکولوں میں ہماری بچّیاں پڑھتی
ہیں، تو ہم ان کے سلسلے میں درخواست لکھتے ہیں، تو مس صاحبہ کہتے ہیں، تو کیا
یہاں بیوی کے معنیٰ ہوتے ہیں۔ ہمشیرہ صاحبہ، خالہ صاحبہ، والدہ صاحبہ
عام زبان زدِ خلائق ہے تو کیا یہ بیوی کے معنیٰ ہیں؟

ع بریں عقل و دانش بباید گریست

آپ کے دو تین صفحے صاف ہو گئے، اب بیٹھ کر سر پیٹو۔ باقی صاحبہ کا
اطلاق کبھی بیوی پر بھی آجاتا ہے، یہ علیحدہ بات ہے، مگر آپ کے پیش کردہ حوالوں
سے بیوی کی حقیقت واضح ہو گئی۔ اگر آپ کے تحریر کردہ مسائل پر اکابرینِ دیوبند
کاربند ہیں اور پھر خدّام بھی باہر نہیں، انہی کے نقشِ قدم پر ہیں، تو آپ ان کے
متعلق صحیح سچے مسلمان اور متبعِ سُنّت عاشقِ رسول ہونے کا اعلان کریں — یہ
میں نے گزارش کی تھی، مگر آپ نے اس کے بارے میں چُپ سادھ لی۔ آخر کیا وجہ
ہے اتحاد ایسا ہوتا ہے، یہ آپ کے سر سہرا بندھا تھا، مگر آپ . . . . .
باقی آپ کا نعرۂ رسالت۔ تو یہاں بھی آپ فرق نہیں کر رہے۔ نعرۂ رسالت کے
الفاظ قطعاً حدیث میں نہیں ہیں۔ ندا کے الفاظ ہیں، جس کے ہم خلاف نہیں۔
آپ نے خود ہی ہماری صفائی اپنے حوالوں میں دے دی ہے۔ حضرت شیخ
رحمہ اللہ تعالیٰ کی ساری تحریر اس عاجز کے لئے سرمایہ ایمان ہے۔ انہی کی نگاہ،

کرم ہے جو ہم تھوڑا بہت دین کا رنگ رکھتے ہیں۔ اللہ کریم حضرت اُستاذی المکرّم حضرت شیخ کو بلند درجات نصیب فرمائے اور ناحیات ان کے فیوضِ باطنیہ سے مستفید فرمائے۔ میں آپ کے تحریر کردہ سب مسائل سے اتفاق کرتا ہوں، سوائے نکاح زلیخا کے ۔۔ دوسرا ایک حوالہ "فضائلِ درود" حضرت مولانا زکریا کا نہیں ملا، ورنہ آپ کے حوالے خطا نہیں ہوتے ۔۔ آپ معلوم ہوتا ہے حوالوں کے بادشاہ ہیں۔ میرے نزدیک بریلوی حنفی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشقِ رسول ہیں اور ان کے پیچھے نماز کا ادا کرنا بالکل درست ہے۔

سید طفیل احمد گیلانی

۹۰-۱۱-۲۵

یہ مکتوب مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۲۵/۱۱/۹ کا جواب ہے

جناب خطیب صاحب ! تھانہ والی مسجد گوجرہ

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ (۱) آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے دلیسی کوا کا لفظ جھوٹ بولا۔ وہاں یہ لفظ نہیں ہے۔ آپ یہ تحفہ قبول فرمائیں فلعنۃ اللہ علی الکذبین۔ اگر کسی دوسری کتاب میں ہو اس سے یہ آپ کا جھوٹ نہیں دُھل سکتا۔ جواباً گذارش ہے کہ ہم نے ص۵ پر مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کا ارشاد تحریر کر دیا تھا۔ ممکن ہے آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو ہم نے تذکرۃ الرشید ص۱۲۸ حصہ اوّل و ص۱۲۷ حصہ دوم سے گنگوہی صاحب کا ارشاد نقل کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے اگر وہاں دلیسی کوا کا ذکر نہ ہو تو پھر میں جھوٹا اور آپ سچے اگر دلیسی کوا کا ذکر ہے تو پھر آپ یہ تحفہ قبول فرمائیں فلعنۃ اللہ علی الکذبین اور یہ کتاب تذکرۃ الرشید مؤلفہ مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی (دیوبندی) ناشر حافظ محمد مقبول الٰہی صاحب مکتبہ عاشقیہ قیصر گنج روڈ، میرٹھ۔

(در محبوب المطابع دہلی طبع شد)

یہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی سوانح ہے اور یاد رہے اسی کتاب کے ص۱۲۷ حصہ دوم میں ہے مولوی ولایت حسین فرماتے ہیں کہ عرصہ بارہ تیرہ سال کا ہوا میں فقہی کتب بینی میں مشغول تھا دفعتہً چند روایات دیکھ کر میرے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ یہ دلیسی کوا جسکو عام آدمی حرام سمجھے ہوئے ہیں احناف کے نزدیک تو حلال ہے میں نے اپنے خیال کی تصدیق کو گنگوہ کی حاضری

معمول رکھا۔ چنانچہ جب حاضر آستانہ ہوا تو اتفاق سے مجلس شریف میں کوئی شخص کہنے لگے کہ کوّے غلّہ کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ میں نے کہا فقہ کی کتابوں میں تو اس کوّے کو حلال لکھا ہے۔ حضرت امام ربانی میری اس تقریر کو سن رہے تھے۔ مسکرائے اور فرمایا۔ ہاں کھانا شروع کردو کسی طرح تو کم ہوں۔

اب فرمائیے دیسی کوّے کا ذکر آیا ہے، یا نہیں۔ اب ملاحظہ فرمائیے تذکرۃ الرشید ص۱۷۸ حصہ اول۔

(س۳۲) شرع کا کیا حکم ہے کہ کوّا دیسی جو عموماً بستیوں میں پایا جاتا ہے حلال ہے یا حرام فقہاء نے بعض اقسام کوے کو حلال لکھا ہے اور بعض کو حرام اب یہ دریافت کرنا منظور ہے کہ یہ کوّا قسم حرام میں ہے۔ یا حلال میں؟ بینوا توجروا۔

ج۔ کتب فقہ میں تعین اقسام غراب میں الفاظ مختلف ہیں مگر جب یہ فیصلہ خود کتب فقہ میں مذکور ہے کہ مدار اس کی خوراک پر ہے پس یہ کوّا جو ان بستیوں میں پایا جاتا ہے اگر یہ عقعق نہ ہو تو بھی اس کی حلت میں شبہ نہیں ہے۔ اس لیئے کہ جب وہ بھی خلط کرتا ہے۔ اور نجاست وغلہ ودانہ سب کچھ کھاتا ہے تو اسکی حلت بھی مثل عقعق کے معلوم ہوگی خواہ اسکو عقعق کہا جاوے یا نہ کہا جاوے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

ہم نے سوال وجواب مکمل تحریر کردیا ہے اب فرمائیے دیسی کوّا حلال ہے یا حرام اگر حلال ہے تو پھر عمل کر کے دکھائیں اور جیسے ہم نے پہلے لکھا ہے اس کے مطابق عمل کر کے دکھائیں اور فتویٰ دیں اگر حرام ہے تو

بھی فتویٰ دیں۔ یہ ہم نے کسی دوسرے آدمی کا فتویٰ نقل نہیں کیا بلکہ گنگوہی صاحب کا ہی فتویٰ ہے۔

معلوم ہوا فتاویٰ رشیدیہ ص۴۹۲ میں گنگوہی صاحب نے جو فتویٰ زاغ معروفہ کے حلال ہونے کا اور کھانے والے کو ثواب کا لکھا ہے اسکی تشریح صاف طور پر تذکرہ الرشید ص۱۷۸ حصہ اول و ص۱۷۷ حصہ دوم میں کردی ہے۔

(۲) اس کا جواب ہم نے آپ کو تحریر کردیا ہے ملاحظہ فرمائیے ص۱۲ تا ۲۵ سورخہ ۱۱/۹۰ ۲۱ کی تحریر جو کہ آپ کے پاس موجود ہے اور اس کے ص۱۴ پر روح المعانی ص۵ پ۱۲ کا حوالہ ہم نے دیا ہے غالباً آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا ذرا توجہ فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ کیا آپ نے روح المعانی کے حوالہ میں خیانت نہیں کی کہ صرف محدثین تک ہی بات ختم کردی آگے جو علامہ روح المعانی لکھتے ہیں وہ بھی ملاحظہ کرلیں۔ ا۔ جو کہ ہم دوبارہ نقل کرتے ہیں۔

واخرج ابن جریر عن ابن اسحاق قال ذکر وان قطیفر ھلک فی تلک اللیالی وان الملک زوج یوسف امرأتہ راعیل فقال لھا حین ادخلت علیہ الیس الخ۔

اس کے بعد اسی مفسر صاحب علامہ روح المعانی علیہ الرحمۃ نے حکیم ترمذی کی روایت بیان کر کے روایات پر جرح وقدح کے بعد تسلیم کیا کہ وعلی فرض ثبوت التزوج فظاہر خبر الحکیم انما کان بعد تعینہ علیہ السلام لما عین لہ من امر الخزائن

اور راعیل حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کا اصلی نام تھا۔ دیکھو غیاث اللغات۔ امید کرتا ہوں کہ آپ ضد و تعصب چھوڑ کر نکاح زلیخا کو حق تسلیم کرلیں گے باقی رہا آپ کا یہ فرمانا کہ میں اُن کی یعنی حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی نہیں کرتا تو یہ بہت اچھی بات ہے ہم آپ کو زبردستی گستاخی

کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتے بلکہ مخلصانہ گذارش کرتے ہیں۔ کہ نکاح زلیخا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا انکار کر کے بے ادبی سے بچیں کیونکہ ہم نے باحوالہ کتب ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ علمائے دیوبند و غیر مقلدین و علمائے شیعہ و علمائے اہل سنت و جماعت بریلوی حنفی کا متفقہ فیصلہ ہے اگر کوئی نہ مانے تو اس کا کیا علاج ہے اس کے لئے تو ہم یہی عرض کریں گے کہ اللہ تعالےٰ اسکو بھی ہدایت دے اور یہ بھی تسلیم کرے۔ اب آپ خود ہی فرمائیں کہ اگر کسی شخص کو کوئی کہے کہ تیری ماں کا نکاح کہیں ثابت ہی نہیں میں نہیں مانتا تباؤ اس کو کیا کہیں گے کیا یہ گستاخی تو نہ ہوگی۔

اور آپ نے کسی محدث کا حوالہ نہیں دیا کہ جس نے اس روایت کو موضوع لکھا ہو کیا امام بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و علامہ ابن حجر عسقلانی و ابن حجر مکی و علامہ بدرالدین عینی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کس نے کس کتاب میں اس روایت کو موضوع لکھا ہے۔ مکمل حوالہ دیں۔ صرف آپ کے کسی دیوبندی مولوی کے لکھنے سے یہ روایت موضوع نہیں ہو سکتی نہ مودودی صاحب کے لکھنے سے۔ مزہ تو پھر ہے کہ ہم نے جو آپ کی خدمت میں دیوبندیوں کی کتابوں سے خیانتیں تحریر کی ہیں۔ ان کو غلط ثابت کرو۔ ان کے بارے میں کیوں فتویٰ نہیں دیتے۔ کیا شرعی فتویٰ اُن پر نہیں۔ اور الحمد للہ رب العالمین ہم نے دیسی کوّے کے الفاظ بھی تذکرۃ الرشید کے حوالہ سے ثابت کر دیئے ہیں اور نکاح زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ثابت کر دیا ہے۔ اب نہ ماننے کا کوئی علاج نہیں آپ کی تحقیقات نکاح زلیخا کے بارہ میں غلط ہیں آپ اپنے اکابر علمائے دیوبند کا ہی ردّ کر رہے ہیں جنکے حوالے ہم نے دیئے

ہیں کیا وہ آپ سے زیادہ محقق نہ تھے آپ نے ہمارے دلائل کا کوئی معقول جواب نہیں دیا ہے اور آخر کار آپ نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ میں آپ کے تحریر کردہ سب مسائل سے اتفاق کرتا ہوں سوائے نکاحِ زلیخا کے دوسرا ایک حوالہ فضائل درود شریف کا نہیں ملا ورنہ آپ کے حوالے غلط نہیں ہوتے آپ معلوم ہوتا ہے حوالوں کے بادشاہ ہیں میرے نزدیک بریلوی حنفی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشقِ رسول ہیں اور ان کے پیچھے نماز کا ادا کرنا بالکل درست ہے۔

(دستخط) سید طفیل احمد گیلانی مورخہ ۹۰/۱۱/۲۵

اب مندرجہ بالا آپ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ حنفی بریلوی اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات حق ہیں اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی حق ہے جو کہ ہم نے اپنی کتاب انوارِ محمدیہ کے صفحہ ۱۰۲ پر نقل کیا ہے۔

اب رہا فضائل درود شریف کا حوالہ آپ کو اگر نہ ملا ہو تو ہم دوبارہ مفصل نقل کرتے ہیں تاکہ آپ آسانی سے مکمل حوالہ پڑھ کر اپنی تسلی کر لیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ فضائل درود شریف صفحہ ۱۵۸ پر مولوی زکریا صاحب تحریر کرتے ہیں۔

صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بے باک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے میری مغفرت فرما دی میں نے پوچھا

یہ کس عمل سے ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل
کر رہا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُستاذ نے درود شریف پڑھا میں نے بھی اُن
کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا میری آواز سُن کر سب مجلس والوں نے درود
پڑھا حق تعالیٰ شانہ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی (قول بدیع)
نیز اسی کتاب فضائل درود شریف ص۱۵۹ پر لکھتے ہیں۔ نزہتہ المجالس میں بھی اسی قسم
کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت
گنہگار تھا میں اسکو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں کرتا تھا۔ جب وہ
مرگیا تو میں نے اسکو جنت میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر
کیسے پہنچ گیا اُس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو
شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور سے درود پڑھے اُس کے لئے جنت
واجب ہے۔ میں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی
پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی۔ اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا
تفصیل سے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صوفیا میں سے ایک بزرگ نے کہا
کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گنہگار ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا
اُس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی میں اُسکو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں
توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا جب وہ مرگیا تو میں نے اُس کو خواب میں بہت
اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا۔ بڑے اعزاز واکرام میں
تھا میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔

یارب صلے وسلم دائماً ابداً
علے حبیبک خیر الخلق کلھم

اُمید ہے اب آپ ان واقعات کو پڑھ کر مطمئن ہوجائیں گے نیز

جس کتاب فضائل درود شریف سے ہم نے یہ نقل کیا ہے اسکی اشاعت بار
سوم مارچ ۱۹۶۸ء مطبوعہ ایجوکیشن پریس۔

ناشر ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

اور مودودی صاحب اور ابن عبدالوہاب نجدی کے بارہ میں آپنے کوئی
جواب نہ دیا ہے۔ البتہ آپ کی مندرجہ تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن عبدالوہاب
کے بارہ میں جو فتویٰ الشہاب الثاقب ص۴۲ مطبوعہ دیوبند سے ہماری کتاب انوارِ
محمدی میں منقول ہے وہ آپ کے نزدیک بھی درست ہے لیکن مودودی صاحب
کے بارہ میں اور مولوی احمد علی صاحب لاہوری کی کتاب کے بارہ میں آپ نے کوئی
جواب نہ لکھا ہے جو کہ آپ کے ذمہ ہمارا قرض رہیگا اور جو آپ نے لکھا ہے کہ
دعا جنازہ کی بھی خوب سنائی میں نے بات نقل نہیں کی اس پر تبصرہ کیا تھا اس
میں خیانت کہاں سے آگئی جواباً گذارش ہے۔

کہ ہم نے بھی تو صرف تفسیر عثمانی اور روح المعانی کا حوالہ مع صفحات جلد لکھا تھا
عبارت تو ہم نے بھی نہ لکھی تھیں مگر آپ نے خیانت کا فتویٰ دے دیا خیانت
تو پھر ہوتی کہ اگر ہم عبارات نقل کرتے اور پھر تکمیل نہ کرتے بعض چھوڑ دیتے
جب ہم نے عبارت نقل نہیں کی صرف حوالہ دیا اور آپ آپ کے سوال کرنے
پر ہم نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے اور آپ نے تو دعا بعد جنازہ کے
بارہ میں عبارت بھی نقل کی تھی اور اس میں ردّ و بدل کر دیا گیا اگر یہ خیانت نہیں
تو پھر ہماری خیانت کیسے ثابت ہوسکتی ہے۔ آپ بھی عقل سے کام لو ہمارے
نقل اور تبصرہ میں فرق نہیں کر رہے اگر آپ کو تبصرہ کرنے کا حق حاصل ہے
تو ہم کو بھی حق حاصل ہے باقی آپ کے مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب نے بھی تو
لکھا ہے کہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ بادشاہ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا نیز اسی

زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہوا تو اسکی عورت زلیخا نے آپ سے شادی کر لی واللہ اعلم۔ محدثین اس پر اعتماد نہیں کرتے۔ اب ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ بعض علماء سے کون کون مراد ہیں آیا مفسرین اور وہ سب حضرات جن سے ہم نے نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا ثابت کیا ہے جس کے لیئے ہماری کتاب انوارِ محمدی حاضر ہے اور یہ فرمائیں اب ان علمائے کرام مفسرین عظام اور آپ کے اکابر مثلاً اشرف علی تھانوی صاحب وغیرہم پر بھی یہ فتویٰ لگا دوگے کہ انہوں نے خیانت کی ہے کیونکہ عثمانی صاحب کا حاشیہ تفسیر تو انہوں نے بعض نے پڑھا تھا اور سب حضرات کو محدثین کے بارہ میں علم تھا کہ ان کا کیا مؤقف ہے پھر دیدہ و دانستہ انہوں نے بلا کبر اس نکاحِ زلیخا رضی اللہ عنہا کو کیوں نقل کیا۔ اور عثمانی صاحب نے بھی نقل کرنے کے بعد واللہ اعلم لکھا ہے جو کہ ہر مفتی فتویٰ لکھنے کے بعد لکھتا ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ مفتی صاحب نے آپ اپنی سابقہ تحریر کا رد کر دیا ہے۔ جو کہ فتویٰ میں تحریر کر چکے ہیں بلکہ یہ تواضعاً لکھا جاتا ہے اور باقی رہا آپ کے عثمانی صاحب کا محدثین کے بارہ میں بیان وہ ہمارے لیئے بغیر حوالہ کے حجت نہیں بن سکتا اگر بالغرض حوالہ مل بھی جاوے پھر بھی نکاحِ زلیخا رضی اللہ عنہا کا انکار لازم نہیں آتا کیونکہ ایک محدث کی اپنی شرائط ہوتی ہیں مثلاً امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی شرائط کے مطابق احادیث پاک نقل کی ہیں تو کیا یہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ صرف وہی احادیث صحیح ہیں جو کہ امام بخاری نے نقل کی ہیں باقی احادیث قابلِ قبول ہی نہیں کیونکہ ان احادیث کو امام بخاری نے نقل نہیں کیا اسی طرح دیگر محدثین عظام کا اپنا اپنا مقام ہے اور پھر آخر میں ہم آپ کی خدمت میں اس نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا کے بارہ میں مودودی صاحب کے انکار کی وجہ سے

آپ جو مودودی صاحب کی حمایت کر رہے ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مودودی صاحب تو بقول مولوی احمد علی لاہوری صاحب ملاحظہ فرمائیے کتاب علمائے حق پرست کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب ص۵۹ مولوی احمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ تمام مفسرین اور محدثین کی توہین۔ قرآن اور سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ ان کے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں جو قرآن اور سنت کے مغز کو پا چکے ہوں ماخوذ از تنقیحات مودودی صاحب ص۱۲۳۔ ۱۸ ربیع الثانی ہے ۷ جون ۱۹۳۹ء کیا مودودی صاحب کے اس اعلان میں تمام مفسرین اور محدثین کی توہین نہیں ہو گئی کہ آپ سب کی تفاسیر اور احادیث کے مجموعے بے کار ہیں۔ ان کی ہمارے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

اب فرمائیے مولوی احمد علی صاحب نے درست لکھا ہے یا غلط اگر درست اور حق لکھا ہے تو پھر آپ مودودی صاحب کی حمایت اس نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا کے مسئلہ میں کیوں کر رہے ہیں۔ یا پھر مولوی احمد علی صاحب پر فتویٰ دو کہ انہوں نے مودودی صاحب کو اپنی کتاب میں مفسرین اور محدثین کی توہین کرنے والا لکھا ہے اب ایک حوالہ فیصلہ کن آپ کے دیوبندی حضرات کے مستند حوالہ سے تحریر کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ص۲۳ ۸ صفر ۱۴۰۰ھ میں ہمارے اسلاف کے عنوان سے لکھا ہے۔ مولانا سید امیر علی ملیح آبادی اور ان کی تفسیر مواہب الرحمٰن مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے چہیتے مرید عبدالماجد دریا آبادی۔ انہوں نے مواہب الرحمٰن کی پہلی اشاعت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

تفسیر مواہب الرحمٰن جسکی مثل و نظیر نہ اب تک ہوا ہے اور نہ غالباً آئندہ

ہوگا اور یہی دریا آبادی صاحب نے یہ بھی تبصرہ میں لکھا ہے عربی کی مشہور و متداول تفسیروں کا عطر اس میں آگیا۔ اب فرمایئے اس تفسیر سے بڑھ کر اور کونسا حوالہ آپ کو قبول ہوگا۔ تفسیر مواہب الرحمٰن ملاحظہ فرمائیں پھر اپنا عقیدہ نکاح زلیخا یوسف علیہ السلام کے بارہ میں لکھیں آپ کے سامنے ہم نے مخلصانہ طور پر دلائل رکھ دیئے ہیں۔ اور آگے اب آپ تسلیم کریں یا نہ کریں یہ آپ کی اپنی عقل کی بات ہے۔ بس وہیں تک دیکھ سکتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہو باقی رہا آپ کا یہ لکھنا کہ اکیلی عائشہ صدیقہ نہیں تھی حفصہ بھی تھی رضی اللہ عنہا بڑی حیرت ہے آپ، آپ کی حدیث دانی پر کہ حدیث پاک کی شرح آپ کی خواہشاتِ نفسانی کی معتبر ہے یا حضرت علامہ عسقلانی اور حضرت علامہ بدر الدین عینی رضی اللہ عنہما کی ان شارحینِ حدیث پاک کی ہم نے حدیث بخاری شریف کی شرح بالائے ہیں کی بلکہ فتح الباری وعمدۃ القاری کے حوالہ جات پیش کیئے ہیں۔ جس کا جواب آپ تا زندگی نہیں دے سکتے اور نہ ہی آپ کو یہ حق ہے کہ علامہ عسقلانی و علامہ عینی رضی اللہ عنہما کے خلاف حدیث کی اپنی من مانی شرح بیان کرنا شروع کردیں کیا حضرت علامہ عسقلانی یا علامہ عینی رضی اللہ عنہما کو معلوم نہ تھا کہ وہاں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں پھر انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام کیوں لکھا اور قالت کا فاعل صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور قَالَتْ واحدہ مؤنثہ غائبہ کا صیغہ ہے نہ کہ تثنیہ کا۔ اور ہم نے صحیح مسلم شریف کا حوالہ بھی دیا ہے کیونکہ وہ مستند معتبر نہیں ہے اور آپ نے جو لکھا ہے کہ سمجھنے کا دماغ کہاں سے لاؤگے دماغ قبروں کے چڑھاووں نے کھالیا ہے جوابا گذارش ہے اولیاء کرام کے مزاروں خانقاہوں کی روٹی کھانا تو حضرت شیخ الاسلام ذکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ ملاحظہ فرماویں لطائف المنن عربی مصری صـ۶۵ ج اول

از حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ۔ وقد کان شیخنا شیخ الاسلام زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ لا یاکل الا من خبز الخانقاہ سعید السعداء ولیقول انہا عمرت باشارۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ معلوم ہوا کہ خانقاہوں کا کھانا دتبرک) ہے اور رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی سنت ہے فرمایئے اب امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہٗ پر بھی ایسا ہی فتویٰ لگائیں گے خدا کا خوف کرو اب مزید نذور اولیاء کرام کے حوالوں کی ضرورت ہے تو ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیرات احمدیہ صـ۴۵ عربی (مطبوعہ) فی المطبع کریمی بمبئی۔ (از علامہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ) میں ہے۔

ومن ھھنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیہا وقت الذبح وان کانوا ینذرونہا لہ۔

ترجمہ: اور یہاں سے معلوم ہوا کہ جو گائے اولیاء کرام کے لیئے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے۔ وہ حلال طیب ہے کیونکہ اس پر وقت ذبح غیر خدا کا نام نہ لیا گیا خواہ وہ اس کی ان کے لیئے نذر کرتے ہیں۔ اب ہم صرف آپ کے لیئے نذور اولیاء کرام کے سلسلہ میں اختصار کے پیش نظر صرف کتب کے صفحات کے حوالوں پر ہی اکتفاء کریں گے آپ حوالے ملاحظہ کر کے تسلی کریں۔

اب ملاحظہ فرماتے جایئے حوالہ جات اور پھر لکھنا کہ آپ کی تسلی ہوئی ہے یا نہیں۔

طبقات الکبریٰ صـ۴۷/۲۲ صـ۱۲۲ صـ۲۰۳ ج اول
(عربی مصری از امام شعرانی علیہ الرحمۃ)

جمال الاولیاء صـ۱۳۳۔ ۱۷۳ (از مولوی اشرف علی تھانوی صاحب)

ارواحِ ثلثہ صـ۳۲ ۔ ۳۲ ۔ ۱۲۹ ۔ ۱۷۳ ۔ ۴۶۶

فتاویٰ عزیزیہ مطبع مجتبائی صـ۴۱ ۔ ۷۵

تذکرۃ الرشید حصہ اول صـ۱۹ وحصہ دوم صـ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۹

انفاس العارفین فارسی ۱۹۶ ۔ ۱۹۷ ۔ از شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ

صراط مستقیم اردو ترجمہ صـ۱۹۱ ۔

اِن حوالوں سے ہی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ختم شریف کا تبرک اور نذرِ اولیاء کرام جائز ہے اور اب آپ کے گھر کے حوالے ملاحظہ فرمائیے جن میں کیسی کیسی غذائیں آپ کے لئے آپ کے اکابر نے جائز و حلال کر دی ہیں ۔ ملاحظہ فرمائیے ۔

(۱۔) کوا کھانا جائز بلکہ جہاں کوئی نہ کھائے وہاں کھانا ثواب فتاویٰ الرشیدیہ کمل صـ۴۹۲ و تذکرۃ الرشید صـ۱۷۸ وحصہ دوم صـ۱۷۷ ۔

۲۔ ہندوؤں کا سودی روپیہ سے پیاؤ کا پانی پینا جائز فتاویٰ ارشیدیہ کمل صـ۴۹۸

(۳۔) ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں کھیلیں پوری کھانا بھیجیں تو کھا لو درست ہے فتاویٰ الرشیدیہ کمل صـ۴۸۶ ۔

(۴۔) وعظ کی اُجرت جائز صـ۴۴۴ فتاویٰ رشیدیہ کمل

(۵۔) چوہڑے چمار کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں ہے اگر پاک ہو فتاویٰ رشیدیہ صـ۱۳۰ حصہ دوم طبع دہلی ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تو اللہ والوں کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ کے پیارے اولیاء کرام کی خانقاہوں سے تبرک سمجھ کر کھاتے ہیں اور نفع حاصل کرتے ہیں ۔ اور اپنے دماغوں کو تر و تازہ کرتے ہیں اور آپ سمجھنے کا دماغ کہاں سے لاؤ گے دماغ تو کوے نے اور ہندوؤں کے سودی روپیہ سے پانی کی پیاؤ نے اور ہندوؤں کی ہولی دیوالی کی کھیلوں اور پوریوں نے اور وعظ کی اُجرت نے اور

چوہڑے چمار کی روٹی نے کھا لیا ۔ ہم تو یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے آمین ۔

باقی آپ نے لکھا ہے طعام المیت یمیت القلب یہ کونسی آیت یا حدیث ہے ذرا حوالہ تو لکھیئے بغیر حوالہ کے لکھ دیا کسی کی بات کیا خاک سمجھو گے ۔ میری تحریر اور حوالوں پر غور کرو تمہارے سارے اعتراضات کا صفایا کر دیا ہے سے

انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اُن کی

اور آپ نے صَاحِبَۃ " کی مثال بھی عجیب دی کہ مس صاحبہ وغیرہ یہ کونسی عربی کی کتاب حدیث کا حوالہ ہے یا تفسیر کا یا کسی محدث کا یا آپ کے گھر کا ہی تیار کردہ ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کہاں عربی حدیث کی بخاری و مسلم کے حوالہ جات اور علامہ عینی کی عربی بخاری کی عربی شرح اور علامہ عسقلانی کی فتح الباری شرح البخاری کی عربی عبارت اور قرآن پاک کی چار آیات اور کہاں یہ پنجابی اردو ہمارے پاکستانی زبان مس صاحبہ وغیرہ غیر معقول مثالیں اسکی مثال تو ایسی ہے جیسے کہ ایک لطیفہ ہی کافی ہے ۔

کہ ایک شخص نے کسی جلد ساز کو قرآن پاک جلد بندی کے لیئے دیا تو جب لینے آیا اور پوچھا کہ ہمارے قرآن پاک کی جلد بندی کر دی ہے یا نہیں تو جلد ساز نے کہا جناب آپ کے قرآن پاک کی جلد بندی بھی کر دی ہے اور ایک غلطی بھی درست کر دی ہے ۔ اس نے کہا کونسی غلطی تھی جلد ساز نے جواب دیا کہ جناب عالی سب لوگوں میں عوام الناس میں خر عیسیٰ مشہور ہے اور اس قرآن پاک میں خر موسیٰ لکھا تھا تو میں نے موسیٰ کی جگہ عیسیٰ لکھ دیا اور غلط کو صحیح کر دیا ہے تو قرآن پاک کے مالک نے کہا کہ بے وقوف تیری عقل ماری گئی ہے ۔ اپنی عقل کا علاج

گرادو یہ خرِ موسیٰ میں جو خر لفظ ہے یہ تو عربی کا ہے۔ اور خرِ عیسیٰ
میں خر لفظ فارسی کا ہے تم نے درست کو غلط کر دیا ہے توبہ کرو۔ اسی
طرح آپ نے یہ مثال دے دی ہے بالفرض اگر آپ کی مثال کو تسلیم بھی کر
لیا جائے تو بھی آپ کا دعویٰ غلط ہے۔ کیونکہ صاحب کا معنی یار۔ دوست
ساتھی۔ مالک بھی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے!

آپ کے گھر کی کتاب لغت بیان اللسان ص ۴۱۶ تو جو مناسب معنیٰ موقع
محل کے مطابق ہوں گے وہی لیے جائیں گے لیکن ہم نے جو قرآن پاک کی آیات
پیش کی ہیں اور جو بخاری ومسلم وفتح الباری وعینی کے حوالہ جات سے احادیث
پاک پیش کی ہیں وہاں صاحبۃ کا معنی بیوی ہے دوسرا اور اس کے علاوہ
ترجمہ غلط ہوگا۔ ورنہ عینی یا کرمانی یا عسقلانی کا کوئی معتبر حوالہ پیش کرو۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔

فقط والسلام علی من اتبع الہدیٰ

محمد اقبال رضوی

مورخہ ۹۰۔۱۲۔۱۰

۹۰-۱۲-۵

عالی جناب خطیب صاحب سرکاری مسجد غلہ منڈی، گوجرہ

(۱) ہدیہ سلام کے بعد واضح ہو، جب آدمی ایک مرتبہ جھوٹ بول لیتا ہے تو اس کو
چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ آپ نے فتاویٰ رشیدیہ کے حوالہ سے
لکھا تھا کہ دیسی کوّا کا لفظ ہے اور یہ سفید جھوٹ تھا۔ "فتاویٰ رشیدیہ" میں ہرگز یہ لفظ
موجود نہیں۔ جب میں نے پکڑا، تو آپ نے اس جھوٹ کو چھپانے کے لئے دوسرا جھوٹ
بولا کہ میں نے تذکرۃ الرشید کا حوالہ دیا تھا، حالانکہ آپ کے اس خط میں تذکرۃ الرشید
کا قطعاً ذکر نہیں، تو یک نہ شد دو شد بجائے ایک دو عدد جھوٹ ثابت ہوگئے تو پھر
تحفہ بھی ڈبل ہونا چاہیئے۔ ویسے یہ لعنت کا سلسلہ جس کی آپ ابتدا کر چکے ہیں اہل علم
کو زیب نہیں دیتا۔ میرا مشورہ ہے کہ اس کو ترک کر دیا جائے، تو بہتر ہے ورنہ ہم بھی
آپ کی سطح پر آنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ ع

ہم تو ڈوبے ہیں صنم، تم کو بھی لے ڈوبیں گے

والا مصداق ہوگا۔

(۲) روح المعانی کا حوالہ نقل کرتے ہیں، مگر اس کے ساتھ ہی صاحب روح المعانی
کا فیصلہ ترک کر دیتے ہیں۔ آخر خیانت کس پرندے کا نام ہے، وہ فیصلہ یہ ہے اوپر
نکاح واقعہ نقل کرنے کے بعد فیصلہ صادر فرماتے ہیں: وھذا مما لا اصل لہ
وخبر تزوجیا ایضاً مما لا یعول علیہ المحدثین۔ پھر
اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے بے کار دو صفحے بھر دیئے۔ میں نے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ کا
حوالہ دیا ہے۔ اس روایت نکاح کے غیر معتبر ہونے پر۔ کیا علامہ موصوف بھی دیوبندی ہیں؟
ہوش کے ناخن لو، حضرت عثمانی کا حوالہ صرف آپ کی خیانت کو ثابت کرنے کے لئے
دیا تھا نہ کہ بطور دلیل، کیونکہ موصوف دیوبندی ہیں اور آپ کو دیوبندیوں سے الرجی ہو جاتی ہے۔

(۳) کوا کی طرح آپ کے سر پر مودودی بھی خوب سوار ہے، میں نے کب مودودی کو پیش کیا ہے۔ آخر جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ آپ پھر وہی چکر دینا چاہتے ہیں اور لوگوں کی خیانتیں اور چوریاں، سچ جھوٹ گھڑ کر اپنی شرمناک خیانت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے کچی گولیاں نہیں کھائی ہوئیں، آپ کی جان نہیں چھوڑوں گا" کان کھول کر سُن لیں۔ آپ دیسی کوّے کا لفظ فتاوٰی رشیدیہ سے ثابت نہ کر سکے اور نہ ہی نکاحِ زلیخا معتبر روایت سے ثابت کر سکے اور نہ قیامت تک ثابت کر سکو گے، انشاء اللہ تعالیٰ حضرت علامہ آلوسی رحمہ اللہ کے قدموں میں اگر توبہ کر لو تو بچ جاؤ گے ورنہ . . . . . .

آپ نے نقل روایت کو دلیلِ روایت سمجھ لیا ہے۔ میرے پاس اس کا کیا علاج؟ ان تمام ناقلین کا وہی درجہ ہے جو علامہ طبرانی اور دار قطنی، ابن ماجہ محدثین کرام کا ہے، جس طرح وہ ضعاف موضوع منقطع غیر معتبر روایات کے ناقل ہیں، پھر بھی ہمارے لئے قابلِ احترام ہیں۔ باقی رہا انوارِ محمدی صـ۱۰۲ پر مولانا احمد رضا خاں صاحب کا عقیدہ اور فتوٰی تو مجھے اس سے کلّی اتفاق ہے کہ اگر واقعی بعض علماء دیوبند ایسے ہیں، جیسے احمد رضا خاں نے سمجھا، تو وہ یقیناً کافر ہیں۔ یہ فتوی بعینہٖ مولانا غلام اللہ خاں راولپنڈی اور اس کی پارٹی نے دیا کہ بعض علماء بریلی رضا خانی پکے مشرک اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جب ان کے نزدیک وہ ایسے کافر اور مشرک ثابت ہیں، تو اگر وہ انہیں پھر بھی کافر و مشرک دائرۂ اسلام سے خارج نہ کہتے، تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ آپ نے اگر مگر کو اگر ماننا ہے، تو دونوں کو مانو اور علم کی بات یہ ہے کہ تحقیق کی جائے کہ واقعی بعض علماء دیوبند ایسے ہی ہیں جیسے احمد رضا خاں صاحب نے سمجھا اور واقعی بعض علماء بریلی رضا خانی ایسے ہی ہیں، جیسے غلام اللہ خاں نے سمجھا۔ ہو سکتا ہے ان دونوں خانصاحبوں کو سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہو، کیونکہ دونوں بزرگ معصوم تو نہیں جو غلطی کا امکان نہ ہو۔

ایسی غیر یقینی بنیاد پر بڑے بڑے اکابر دیوبندیہ اور بریلویہ کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ احمد رضا خاں اور غلام اللہ خاں، دونوں خانصاحبوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے، جیسے یہ دونوں بزرگ خود اللہ تعالیٰ کے حوالے ہو چکے ہیں۔ ہمیں اپنی تحقیق سے بھی کام لینا چاہیے۔ انہی کے خیال کو حرفِ آخر نہیں سمجھنا چاہیے، ورنہ کوئی بھی دونوں طرف سے مُسلمان نہیں رہے گا۔ دونوں طرف سے غیر کی نظر میں صفایا ہو جائے گا۔ دونوں حضرات کی تحقیق کی تفصیل ہمارے سامنے ہے۔ اگر شوق ہو تو بتلائیے بندہ حاضر ہے۔

عبارت نقل نہیں کی، صرف حوالہ دیا ہے۔ سُبحان اللہ! فرق کیا پڑا؟ حوالہ میں خیانت کی، پورا حوالہ نقل نہیں کیا، کچھ حصہ چھپا گئے۔ هَلْ هٰذَا اِلَّا خِيَانَةٌ عَظِيْمَةٌ علامہ آلوسی رحمہ اللہ سے بڑھ کر اور کیا حوالہ ہوگا؟ بتلائیے کیا جواب ہے؟ چلو علامہ عثمانی سے تو آپ کو الرجی ہے، مگر ان سے بھی گئے، حد ہو گئی اور بیکار ایک صفحہ بھر دیا۔ آگے پھر جھوٹ بولا کہ میں مودودی کی حمایت کر رہا ہوں، سفید جھوٹ ہے۔ مودودی کے بارے میں میرا نظریہ پورا علاقہ جانتا ہے۔ آپ مودودی صاحب کا بہانہ لے کر اصل موضوع سے ہٹ نہیں سکتے، خاطر جمع رکھیں۔ روایت نکاح (زلیخا) کو غیر معتبر کہنا حضرت علامہ آلوسی رحمہ اللہ کی وجہ سے ہے نہ کہ مجبوری کی وجہ سے، کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ آخر آپ کو کیا بیماری ہے؟ مجھے جھوٹا الزام حمایتِ مودودی کا دے رہے ہیں۔ تفسیر مواہب الرحمٰن کا کوئی نیا حوالہ نہیں دیتے۔ یہ حوالہ آپ کی "انوارِ محمدیہ" کتاب کی فہرست میں موجود ہے، جس کا مجموعی جواب ہم دے چکے ہیں۔ دیدہ باید میں نے اصل بخاری شریف کا متن متین پیش کیا ہے کہ سوال کنندہ صرف مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اکیلی نہیں ساتھ . . . کی سائلہ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں، آپ کو شروح پیش کر رہے ہیں۔ اصح الکتب

بخاری و مُسلم ہے یا اُن کی شروح کچھ عقل سے کام لو۔ مسلم شریف نے یہ روایت نقل نہیں کی۔ عدم نقل، عدم روایت کی دلیل تو نہیں، جبکہ بخاری شریف میں موجود ہے۔ حوالہ اگر نظر نہیں پڑتا، تو میرے پاس تشریف لے آئیں، ہم آپ کی خدمت میں کتاب کھول کر رکھ دیں گے اور پھر چائے پلائیں گے۔ بتلایئے دعوت کرنا سُنّت ہے، آپ یہ ثواب حاصل کریں یا پھر آپ بخاری شریف کا انکار کر کے تیسرے روپ میں جلوہ گر ہونا چاہتے ہیں، یعنی . . . . . . جیسے آپ پہلے دو عدد روپ دھار چکے ہیں، دوہرانے کی ضرورت نہیں۔

اب جو پڑا آپ کو نذر و نیاز کا دورہ اور منہ بھر آیا پانی سے بے کار دو صفحے بھر دیئے۔ بندہ خدا میں نے کب بزرگوں کی نذر و نیاز کو ناجائز کہا، جو آپ نے اتنی تکلیف اٹھائی، صرف آپ کے بارے میں اتنا عرض کیا تھا کہ آپ خوب اس بارے میں خوب ذوق شوق رکھتے ہیں اور ماشاءاللہ آپ کا اوڑھنا بچھونا ہی نذر و نیاز ہے۔ بقول آپ کے دماغ ہی اسی مال سے تر بتر ہیں تو حضور مجھے کیا تکلیف ؟ خوب کھائیں، صحت بنائیں، پیٹ بڑھائیں اوپر سے شور مچائیں وہابی ہے وہابی ہے۔ اگر ہمیں یہ تبرک نہیں ملتا تو ہماری قسمت، آپ ہر ہم کیوں ناراض ہوں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ہم گنہ گاروں کو تو محنت کی دال روٹی ہی میسر ہے۔

وَاِذَا جَاءَ الْخَمِیْسُ یُدْعٰی جُنْدُبٌ

آپ کو پھر کوا یاد آگیا — یاد آپ کو آیا، دماغ ہمارے تر بتلانے شروع کر دیئے، کوئی انصاف کی بات ہے چلو اردو محاورہ نہ سہی، قرآنی محاورہ ہی مان لو۔ آپ کے چار عدد حوالوں میں دو جگہ زوجہ غیر واقعہ ہے۔ دو جگہ زوجہ کا فرہ ہے، تو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان کے مطابق دوسرے معنی زیب نہیں دیتے۔ بہر حال پہلے معنی مراد ہو سکتے ہیں کہ زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ مشہور ہو گئی نقول میں آگئی،

مگر ہے غیر واقعہ، جس کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، جیسے قرآن نے اشارہ سمجھا دیا کہ یہود و نصاریٰ نے اللہ کریم کی زوجہ مانا اور اس کو شہرت دی، مگر ہے خلاف حقیقت بالکل باطل جھوٹ — قربان جائیں قرآن کریم کے اشاروں کے، آئی عقل میں بات، باقی لطیفہ کیا سنائیں گے، آپ تو خود ہمارے مجسّم لطیفہ ہیں، دام ظلکم العالی۔

جواب بے صواب سے ذرا جلدی نواز دیا کریں، ہم بے قرار رہتے ہیں —
چشم براہ آنکھوں کا سلام قبول فرمائیں۔

طفیل احمد گیلانی
خطیب شہر، گوجرہ

۹۰ - ۱۲ - ۵

یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۴/۱۲/۹۰ کا جواب ہے

جناب خطیب صاحب تھانہ والی مسجد گوجرہ

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ جواباً گذارش ہے کہ ہم نے آپ کو فتاویٰ رشیدیہ کا حوالہ تو زاغ معروفہ کا دیا تھا جو کہ ہمارے ۲۱۔۸۔۹۰ کے مکتوب میں موجود ہے اُس کے بعد آپ نے اسکی وضاحت کرتے ہوئے لکھا تھا اچھائی والا اصلائی والا اور اس کے بعد ہم نے آپ سے مکتوب ۸/۱۱/۹۰ کے صہ ۲ پر سوال کیا تھا کہ جو معنی درمختار کے حوالہ سے آپ نے لکھا ہے (وحل غراب الزرع الذی یاکل الحب) کیونکہ صاحب فتاویٰ رشیدیہ نے زاغ معروفہ کا لفظ بولا ہے جس کے ایک یہ بھی معنی ہیں ۔ اچھائی والا اصلائی والا تو پھر وہی کوّا مراد ہوگا ۔ جو صرف دانہ کھاتا ہو نجاست نہ کھاتا ہو جس کے حلال ہونے میں فقہاء حنفیہ کا پورا اتفاق ہے یہ تحریر جو آپ نے درمختار کے حوالہ سے لکھ کر ارسال کی تھی اس پر تو ہم نے بھی یہی لکھا تھا کہ اس میں تو اختلاف ہی نہیں ۔ ہمارا سوال دیسی کوّا جو کہ مشہور ہے اس بارہ میں ہے ۔ آیا یہ حلال ہے یا حرام اب آپ صاف صاف دو ٹوک لکھیں کہ یہ حلال ہے یا حرام اور آپ کی آسانی کے لئے فقیر نے تذکرۃ الرشید صہ ۱۷۲ دوسرا حصہ مطبوعہ دہلی کا حوالہ تحریر کر دیا ہے جس میں دیسی کوّا حلال لکھا ہے اسی کو عام آدمی حرام سمجھتے ہیں یہ ہمارا سوال مورخہ ۸/۱۱/۹۰ کے مکتوب صہ ۲ پر موجود ہے ۔ اور ہم نے تذکرۃ الرشید کے حوالہ سے دیسی کوّا کے بارہ میں سوال کیا ہے ۔ اور اس کے بعد ہم نے مورخہ ۲۱/۱۱/۹۰ کے مکتوب صہ ۵ پر پھر تذکرۃ الرشید حصہ اوّل صہ ۱۷۲ اور صہ ۱۷۲ حصہ دوم کا حوالہ تحریر کیا ہے جو دیسی کوّے کے بارے میں ہے جسمیں گنگوہی صاحب فرماتے ہیں ہاں کھانا شروع کردو

کسی طرح تو کم ہوں اس کے بعد پھر ہم نے مورخہ ۱/۱۲/۹۰ کے مکتوب صہ ۱-۲ پر تذکرۃ الرشید صہ ۱۷۲ حصہ اوّل ، حصہ دوم کا حوالہ دیا ہے ۔ جو کہ مفصل سوال و جواب کی صورت تذکرۃ الرشید کے حوالہ سے نقل کر کے پھر آپ سے سوال کیا ہے کہ اب فرمائیں کہ دیسی کوّا حلال ہے یا حرام مگر آپ نے یہ سفید جھوٹ بولا ہے کہ آپ کے اس خط میں تذکرۃ الرشید کا قطعاً ذکر نہیں ۔ اگر میرے مندرجہ بالا تواریخ کے مکتوبات میں تذکرۃ الرشید کا ذکر نہ ہو تو ہم آپ کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام پیش کرنے کو تیار ہیں ۔ ملاحظہ فرمائیے ہمارے مکتوبات ، مکتوب صہ ۲ ۸/۱۱/۹۰ اور مکتوب صہ ۵ ۲۱/۱۱/۹۰ اور مکتوب صہ ۱-۲ مورخہ ۱/۱۲/۹۰ ۔ اب آپ توجہ فرما کر ملاحظہ کر کے لکھیں کہ ہم نے بار بار تذکرۃ الرشید کا حوالہ دیا ہے یا نہیں ۔ جھوٹ خود بولتے ہو ۔ اور طعنہ ہمیں دیتے ہو خدا کا خوف کرو ۔ باقی رہا روح المعانی کا حوالہ اس کا بھی آپ نے جواب نہ دیا جو کہ ہم نے آپ کو مکتوب صہ ۱۳ مورخہ ۲۱/۱۱/۹۰ پر دیا ہے اور پھر دوبارہ ہم نے اس کے بعد مکتوب صہ ۳ مورخہ ۱/۱۲/۹۰ پر بھی روح المعانی کا حوالہ تحریر کر کے آپ کو توجہ دلائی لیکن آپ نہ سمجھیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ اب آپ نے اپنے مکتوب میں ۱۴/۱۲/۹۰ حالانکہ ۴/۱۲/۹۰ چاہیے تھا کیونکہ آج مورخہ ۵/۱۲/۹۰ کو شام کو آپ کا مکتوب ہم کو ایک لڑکے کے ذریعہ ملا ہے ۔

ممکن ہے یہ بھول کر لکھا گیا ہو اس پر ہم زیادہ تبصرہ نہیں کرتے ایسا ممکن ہے بہرحال ہم نے آپ کو صرف یاد دہانی کرائی ہے اور اب آپ سے ہم پھر تذکرۃ الرشید کے حوالہ کے بارہ میں سوال کرتے ہیں کہ آیا دیسی کوّا آپکے نزدیک حلال ہے یا حرام دو ٹوک جواب کیوں نہیں دیتے جو فتویٰ ہے صاف لکھو ۔ اور ہم نے آپ سے یہ سوال بھی کیا تھا کہ کس محدث نے اس روایت نکاحِ زلیخا رضی اللہ عنہا کو موضوع لکھا ہے اس کا مکمل حوالہ دیں آپ نے کسی معتبر محدث کا حوالہ پیش نہیں کیا ۔ اور پھر آپ نے

جو لکھا ہے کہ کوّا کی طرح آپ کے سر پر مودودی بھی خوب سوار ہے، میں نے کب مودودی کو پیش کیا ہے جواباً گذارش ہے کہ ہم نے اپنی کتاب انوار محمدی صفحہ ۹۴ پر مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن کے حوالہ کا رد کیا ہے اور آپ نے ملاحظہ نہ کیا ہو تو ملاحظہ فرمالیں ہم نے نکاح زلیخا رضی اللہ تعالٰی عنہا بفضلہ تعالٰی مفسرین کی معتبر عربی تفاسیر اور فارسی اور اردو پنجابی تفاسیر سے اور کتب لغات کے حوالہ سے ثابت کیا ہے اور اس مسئلہ پر علمائے دیوبند و علمائے بریلی و علمائے غیر مقلدین و علماء شیعہ کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں سب نے بلا تردید نقل کیا ہے کسی نے اسکو موضوع نہیں لکھا روح المعانی کا جواب ہم تحریر کر چکے ہیں۔ آپ اگر اب بھی نہ مانیں گے تو ہم آپ کو مجبور نہیں کر سکتے۔ عند اللہ جواب دہ آپ ہونگے اور مودودی صاحب اور کوّا ولیسی آپ کے سر پر سوار ہیں کہ نہ تو آپ مودودی صاحب کے بارہ میں کوئی فیصلہ کن جواب لکھتے ہیں اور نہ ہی ولیسی کوّا کے بارہ میں اس لئے آپ کی یہ خاموشی کیوں ہے۔ حق بات لکھنے سے ڈرتے کیوں ہیں۔ اب مفتی شہر کہلانا ترک کر دیں اور آپ نے جو لکھا ہے کہ میں نے کچی گولیاں نہیں کھائی ہوئیں آپ کی جان چھوڑوں گا کان کھول کر سن لیں جواباً گذارش ہے کہ آپ نے جب جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں عرصہ ہوا حضرت قبلہ محدث پاکستان حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عبارات کفریہ دیوبندیہ پر بات کی تھی تو آپ کو اس وقت کوئی جواب نہ آیا تھا اور آخر کار آپ نے حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور انہوں نے آپ سے مصافحہ نہ کیا تھا بلکہ فرمایا تھا کہ آپ ہمارے سوالات کے جوابات دیں یا توبہ کریں جس کے بعد آپ حیران اور لاجواب ہو کر واپس لوٹے تھے اس وقت بھی آپ نے توبہ نہ کی تھی اور نہ ہی جواب دے سکے تھے اس وقت ہم وہاں موجود تھے اور آپ کو یہ بات پہلے بھی بتائی جا چکی ہے آپ ضد کے تو پکے ہیں نہ ماننے

کا علاج تو کسی کے پاس نہیں ہے اب آپ نے بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کی تائید میں جو مولوی مرتضٰی حسن دیوبندی نے لکھا ہے تائید کر دی ہے اور آپ نے اس کے بعد مولوی غلام اللہ خاں صاحب کا فتویٰ جو نقل کیا ہے اس میں خیانت کی ہے ملاحظہ فرمائیے اصل عبارت نوٹ ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں (بریلویوں کو) کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے کوکب ایمانی علمی اولاد الزوانی۔ کوکب الیمانین علی الجعلان والخزالطین توضیح المراد من تخبط فی الاستعداد۔ کالا کافر۔ ان سب کتابوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے

(جواہر القرآن ص ۲۰۰ بار سوم) مرتبہ مولوی غلام اللہ خاں)

یہ تو تھا فتویٰ اب آپ بتائیں آپکے نزدیک مولوی غلام اللہ خاں صاحب کا فتویٰ درست ہے۔ یا غلط۔ اس فتویٰ میں اگر مگر کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ آپ نے اپنی طرف سے لکھے ہیں۔ اور اگر یہ فتویٰ درست ہے تو ان کے فتویٰ سے تو کوئی دنیا میں مسلمان نہ رہے گا کیونکہ آپ بھی تحریر کر چکے ہیں کہ حنفی بریلوی علماء ایک صحیح مسلمان اور عاشق رسول ہیں الخ اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے تو فرمایا تھا کہ اگر مجھے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔

(حیات امداد ص ۳۸) از پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی (دیوبندی)

انوار قاسمی ص ۳۸۹ جلد اوّل)

اور پھر ہم نے دیوبندیوں کی کتب سے خیانتیں ثابت کی ہیں جن کا آپ جواب نہ دے سکے اور نہ ہی اُن خائن مولویوں پر کوئی فتویٰ دیا اور نہ ہی آپ ہمارا اعتراض غلط ثابت کر سکے۔ باقی رہا آپ کا یہ لکھنا کہ اصح الکتب بخاری و مسلم ہے یا ان کی شروح تو میں جواباً عرض کروں گا کہ آپ اگر بخاری و مسلم میں مجھے یہ دکھا دیں کہ حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا

کا نکاح یوسف علیہ السلام نہیں ہوا اور یہ اثبات نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا کی روایت موضوع ہے تو میں آپکے گھر بھی آنے کو تیار ہوں بلکہ اگر آپ متنِ حدیث بخاری و مسلم سے مجھے یہ دکھا دیں تو میں آپ کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام بھی پیش کر دوں گا۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔

یہ تو آپ نے وہ بات کی ہے جیسے کہ منکرین حدیث کہا کرتے ہیں کہ حدیث مقدم ہے یا قرآن پاک قرآن کو چھوڑ کر تم حدیث کیوں مانتے ہو آپ جو ان کو جواب دیتے ہیں وہی آپ کو ہم عرض کریں گے۔ عالم ہونا کوئی کمال نہیں ابوجہل نے کہا تھا کہ قال ابوجہل واللہ انی لاعلم ان محمداً صادق الخ کہ اللہ کی قسم بے شک میں جانتا ہوں۔

بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سچے ہیں (طبقات الکبری للشعرانی ج ۲ ص ۶۵ از سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

عربی مصری تو ایسے علم کا کیا فائدہ حبیب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور شانِ پاک کو نہ مانے۔ کسی نے سچ کہا۔

علم پڑھنے سے نہیں بنتا ولی۔ جب تک دل میں نہ ہو حُبِّ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور آپ آپ علامہ بدرالدین عینی اور علامہ عسقلانی رضی اللہ عنہما کی شروحِ بخاری کا انکار کر کے اپنے آپ کو ان سے بڑا محقق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ خدا تعالیٰ سے ڈرو اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد سماعت فرمائیں جو کہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ص ۱۸-۲۱ جولائی ۱۹۶۳ء میں ہے آپ فرماتے ہیں کہ سلف صالحین کے طریقہ پر چلو۔ ان کے خلاف نہ چلو کیونکہ وہ تم سے زیادہ نیک اور زیادہ علم والے تھے اور آپ نے جو تفسیر مواہب الرحمٰن کے بارہ میں لکھا ہے کہ ہم نے پہلے ہی آپ کی کتاب انوارِ محمدیہ میں حوالہ پڑھا ہے اس کا جواب

ہماری کتاب کا جواب آپ نے نہیں دیا اگر آپ تفسیر مواہب الرحمٰن کو مانتے ہیں تو لکھ دو کہ صاحب تفسیر مواہب الرحمٰن نے بھی موضوع روایت بلا نکیر نقل کر دی ہے اگر ایسا نہیں تو پھر تسلیم کر لو دو رنگی چھوڑ دو پکے سُنّی حنفی بن جاؤ۔ اور مسلک اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کو حق تسلیم کر لو اور دو بیڑیوں میں سوار نہ ہوں۔ ہمکو آپ سے کوئی ذاتی اختلاف ہرگز نہیں دینی شرعی اختلاف ہے اور آپ نے پہلے ۱۱/۹۰ ۷ کے مکتوب میں مجھے جو لکھا ہے اس میں السلام علی من اتبع الھدیٰ کیوں لکھا تھا اور اس کے بعد بھی اگر آپ مجھے صحیح مسلمان جانتے ہیں تو آپ نے کم از کم السلام علیکم کیوں نہ لکھا ہم نے بھی پھر ویسا ہی جواب دیا اب آپ نے پھر روپ بدلا ہے ہدیہ سلام لکھا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے اور آپ نے جو لکھا ہے کہ آپ نے دو صفحے بھر دیئے بندہ خدا ہم نے کب بزرگوں کو نذر و نیاز کو ناجائز کہا جو آپ نے اتنی تکلیف اٹھائی جواباً عارض ہوں کہ الحمد للہ آپ نے نذر و نیاز اولیاء کرام کو بھی جائز تسلیم کر لیا اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے (آمین)

باقی رہا آپ نے جو ہماری پیش کردہ چار آیاتِ قرآنی کے بارہ میں تبصرہ کیا ہے یہ بے فائدہ ہے کیونکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ان چاروں آیات میں صاحبة کا لفظ بیوی کے معنی میں ہے آپ قرآن پاک کی کسی ایک معتبر عربی تفسیر کا حوالہ لکھیں کہ فلاں مفسّر نے ان آیات میں صاحبة سے مراد بیوی نہیں لی بلکہ اور عورتیں خالہ وغیرہ مراد ہیں۔

ابوالانوار محمد اقبال رضوی غفرلہ

۹۰-۱۲-۶

۹۰-۱۲-۱۱

عالی جناب خطیب صاحب سرکاری مسجد غلّہ منڈی، گوجرہ

السّلام علیٰ من اتّبع الہدیٰ — میرے سلام مسنون لکھنے پر آپ ناراض ہیں اور اس کو آپ رُوپ تبدیل کرنے کے مترادف قرار دیتے ہیں، حالانکہ یہ ذہن کی تبدیلی ہوتی ہے، جو انسان میں کسی کے قریب آنے پر واقع ہوتی ہے، مگر آپ کو پسند نہیں، ہم آئندہ احتیاط رکھیں گے۔ خاطر جمع رکھیں، آپ کا کوّے کے بارے میں دوٹوک صاف صاف فتویٰ صادر کرنے کا تقاضا اب شدّت اختیار کر گیا ہے —

آپ کو شدید خواہش ہے کہ اس مسئلہ کا دوٹوک فیصلہ کیا جائے، بسر و چشم قبول، مگر مصیبت یہ ہے کہ آپ مجھے مشورہ دے رہے ہیں کہ میں مفتی کہلانا چھوڑ دوں، حالانکہ میرا کوئی قصور نہیں اور نہ ہی مجھ سے خلافِ فقہ حنفی کوئی فتویٰ صادر ہوا ہے، جہاں تک میری دانست ہے، مگر پھر بھی مَیں آپ کے اس نیک مشورہ کا پاس کرتا ہوا بجائے اپنے علماء بریلویہ کا فتویٰ جو آپ کی خواہش کے مطابق بالکل دوٹوک اور صاف صاف فتویٰ ہوگا، پیشِ خدمت کر دیتا ہوں، ذرا سر اُٹھائیں اور آنکھیں اُونچی کریں۔

بریلوی علماء کا فتویٰ ہے کہ کوّا جو مُردار بھی کھاتا ہو، سارے شہر کی غلاظت بھی چٹ کر جاتا ہو اور کسی بچے کے ہاتھ روٹی کا ٹکڑا دیکھ کر اُچک بھی لے جاتا ہو جس کوّے کو عربی میں عقعق کہتے ہیں، ایسا کوّا بریلویوں کے نزدیک حلال ہے، اور یہ مسئلہ مفتیٰ بہ ہے اور عقعق کوّے کے یہی معنیٰ ایک بریلوی عالم کی لکھی کتاب مقبول عربی بول چال کلاں ص۱۳۹، مرتبہ مولوی عبدالقیوم میں لکھے ہوئے ہیں۔

دوسرا حوالہ بریلویوں کے بہت بڑے مناظر مولانا نظام الدین ملتانی فرماتے ہیں: کوّا چار قسم کا ہوتا ہے۔ آخری قسم جس کو عربی میں عقعق کہتے ہیں، وہ امام صاحب کے نزدیک حلال ہے اور صاحبین کے نزدیک مکروہ تحریمی اوّل قول مفتیٰ بہ ہے —

جامع الفتوٰی المعروفہ انوارِ شریعت ص۲۰۳ ج ۲ اور اس فتویٰ سے عقعق کے معنی بھی واضح ہو گئے کہ وہ مُردار خور بھی ہوتا ہے، جیسے دیسی شہری کوّا۔ یہ کتاب مذکور جامع الفتاوٰی سولہ حصّوں میں ہے اور اس میں جمیع اکابر علماء بریلوی کے چیدہ چیدہ فتاوٰی درج ہیں۔ مثلاً مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی، مولانا حامد رضا خاں صاحب، مولانا نعیم الدّین مرادآبادی، مولانا نظام الدّین ملتانی اور آپ کے استادِ مکرّم شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب فیصل آباد، ان سب کے چیدہ چیدہ فتاوٰی درج ہیں اور یہ دو جلدوں میں ہے اور ہر ایک جلد میں آٹھ آٹھ حصّے ہیں۔ سُنّی دارالاشاعت فیصل آباد۔ تیسرا حوالہ خود اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے فیصلہ سے بھی ثابت ہے کہ مُردار خور کوّا جو دیسی شہری کہلاتا ہے حلال ہے، جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے کیونکہ خاں صاحب فرماتے ہیں، ”اور فقیر کا معمول ہے کہ کسی مسئلہ میں بخاص مجبوری کے قولِ امام سے عدول گوارا نہیں کرتا، جس کی تفصیل میرے رسالہ ”اجلی الاعلام بانّ الفتوٰی مطلقاً علیٰ قول الامام“ میں ہے، اِذَا قَالَ الْاِمَامُ فَصَدِّقُوْهُ فَاِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَ الْاِمَامُ ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی یا شیبانی (ملفوظات ص۱۴۲ ج۱)

اب جب امام صاحب رضی اللہ عنہ کا قول مفتیٰ تجویز کے حلال ہونے کا ہے تو احمد رضا خاں صاحب کے اس فیصلے کے مطابق فتویٰ یہی ہونا چاہیئے کہ مُردار خور کوّا حلال ہے، ورنہ احمد رضا خاں صاحب کے متعلق جھوٹ بولنے کا الزام العیاذ باللہ عائد ہوگا۔ چوتھا حوالہ بریلویوں کے مفتئ اعظم مولانا احمد یار خاں صاحب کا فتویٰ کہ مردار خور کوّا جو دانا بھی کھاتا ہو، حرام ہے۔ (فتاوٰی نعیمیہ ص۲۲)

بریلویوں کے مجدّد اعلیٰ حضرت کا فتویٰ بریلویوں کے حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں کا فتویٰ، بریلویوں کے مناظر مولوی نظام الدین ملتانی کا فتویٰ کہ مُردار خور کوّا حلال ہے

اور اگر دانا بھی مل جائے تو وہ بھی کھالے، اتنے بڑے بڑے اکابرینِ بریلویہ کے فتاویٰ
ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں ۔ اُمید ہے کہ اب اس ناچیز کے فتویٰ کی
ضرورت نہ ہوگی ۔ اگر پھر بھی تقاضا ہے کہ میں بھی فتویٰ صادر کروں تو حکم سر آنکھوں
پر، مگر فتویٰ کی فیس کسی معتبر آدمی کے ہاتھ مبلغ یک ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت
بھیج کر معاملہ پکا کرلیں ۔ اتفاق سے آپ کا گرامی نامہ اب کے آتے ہی نامعلوم
کہاں کھو گیا ہے ۔ صرف ایک مرتبہ سرسری نظر سے گزرا تھا جو کچھ ذہن میں رہا،
سو اب عرض کر دیا ہے ۔ ہاں ایک اور بات یاد آگئی آپ نے لکھا تھا کہ اگر مگر والی
بات نہیں، مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے لکھا ہے "ایسے عقائدِ باطلہ،
تو حضور! ایسے اور اگر میں کیا فرق ہے، دونوں کے ایک ہی معنی ہیں ۔

میری گزارش اتنی ہے ان دونوں خانصاحبوں کی تحقیق کو حرفِ آخر نہ سمجھا
جائے، کچھ خود بھی تحقیق کر لینی چاہیئے ۔ آخر کفر اسلام کی بات ہے ۔ اگر آپ بضد ہیں
کہ بس فیصلہ ہو گیا ہے، تو پھر آپ کس اتحاد کی دعوت دے رہے ہیں ۔ "انوارِ محمدی" میں
اتحاد کا باب کس غرض سے باندھا؟ کیا آپ کافروں سے اتحاد کرنا چاہتے ہیں؟ پھر تو
ہم ایک دوسرے کی نظر میں کافر ٹھہرے ۔ تیسرے نے تو ہمیں کافر کہنا ہی ہے،
بتاؤ کون بچا؟ اس لئے میری مخلصانہ رائے ہے کہ خاص اس مسئلہ میں ہم اپنے خانصاحبوں
کو خدا کے حوالے کریں، خود تاویل وغیرہ کے ذریعے ایک دوسرے کے قریب آنے
کی کوشش کریں، ورنہ اس کا معاملہ بھی خدا کے حوالے کریں ۔ یہ ہے اصل کام
جو اتحاد کا ہو سکتا ہے، صرف لکھی کتاب میں اتحاد کا باب باندھنے سے کام نہیں چلتا
دوسرے آپ نے مجھے بارہا کہا ہے کہ ایک بیڑی میں پاؤں رکھو، ایک طرف
کے ہو کر رہو تو گویا کہ آپ مجھے اپنا تعصب کا انداز مرحمت فرمانا چاہتے ہیں ۔ میں
الحمدللہ اہل سنت حنفی ہوں، مگر آپ کی طرح متعصب متشدد نہیں ہوں ۔ مجھ میں

رواداری ہے، مخالف کی بات سننے کا حوصلہ ہے اور مخالف کی ہر بات پر
ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا عادی ہوں ۔ میں جنت کا ٹھیکیدار نہیں ہوں،
جیسے آپ نے ٹھیکہ لے رکھا ہے ۔ میرے نزدیک تطبیق و تاویل ۔ کا
باب کھلا ہے، سو میں سے ایک احتمال ایمان کا موجود ہے ..... وہ
میرے نزدیک قابلِ ترجیح ہے ..... اور یہی اصول اعلیٰ حضرت
(فاضل بریلوی) کا بھی ان کی کتابوں "ملفوظات" و "احکام شریعت" وغیرہ
میں پایا جاتا ہے ۔

سید طفیل احمد گیلانی

۱۱-۱۲-۹۰

یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب 11/12/90 کا جواب ہے

جناب خطیب صاحب تھانہ والی مسجد گوجرہ :۔

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

جواباً گذارش ہے کہ ہم آپ سے کسی قسم کی ذاتی ناراضگی یا دشمنی نہیں رکھتے صرف ہم نے یہ بات اس لیے لکھی تھی کہ آپ اگر کسی کو کافر نہیں کہتے تو آپ نے مجھے شروع سے اسلام علی من اتبع الھدیٰ کیوں لکھا۔ یہ دورنگی چال نہیں تو اور کیا ہے۔

البتہ آپ اب اپنی یہ غلطی تسلیم کر لیں کہ میں نے غلطی سے ایسا لکھا تھا اب آئندہ ہدیہ سلام مسنون لکھوں گا پھر تو بات صاف ہو جاتی ہے اور ہمارا اعتراض اس بارہ میں ہرگز نہ ہوگا اور ہم سلام مسنون سے ناراضگی ہرگز نہ کریں گے۔ باقی آپ نے لکھا تھا کہ تذکرۃ الرشید کا آپ کے مکتوب میں قطعاً ذکر نہیں ہے جس میں دلیسی کوّا حلال لکھا ہے تو ہم نے آپ کو اپنے سابقہ تواریخ کے تینوں مکتوبات سے ثابت کر دیا تھا کہ تذکرۃ الرشید کا حوالہ موجود ہے آپ کو ہم نے اس حوالہ کو دکھانے پر یہ لکھا تھا کہ اگر ہمارے مندرجہ سابقہ تواریخ کے مکتوبات میں تذکرۃ الرشید کا حوالہ نہ ہو تو ہم آپ کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام پیش کرنے کو تیار ہیں اور آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا ہے۔

پہلے آپ یہ لکھیں کہ ہم کو یہ حوالہ تذکرۃ الرشید کا مل گیا ہے وہاں دلیسی کوّے کا ذکر موجود ہے اگر حوالہ غلط ہے تو پھر بھی لکھیے تاکہ ہم آپ کو انعام پیش کریں جب کہ آپ ہمارا حوالہ تذکرۃ الرشید کا غلط ثابت کر دیں گے اس بارہ میں آپ سے سوال تھا

آپ نے کوئی اس کا جواب نہ دیا ہے اور دوسرا حوالہ ہم نے نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا کے اثبات میں روح المعانی کا ہی دیا تھا اس کا آپ نے کوئی جواب نہ دیا ہے پھر آپ نے اپنے مکتوب 13/12/90 میں 14/12/90 لکھا تھا یہ تاریخ کی غلطی آپ کو یاد کرا دی تھی آپ کو توجہ دلائی گئی تھی اس کا جواب بھی آپ نے نہ لکھا ہے۔ اور ہم نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ دلیسی کوّا حلال ہے یا حرام آپ کا کیا فتویٰ ہے اگر حلال ہے پھر آپ عمل کریں کیوں کہ آپ کے گنگوہی صاحب نے زاغ معروفہ فتاویٰ الرشیدیہ میں کھانا ثواب لکھا ہے۔ جس کا بیان ہم نے اپنے سابقہ مکتوب میں تذکرہ رشید کے حوالہ سے زاغ معروفہ کی تشریح گنگوہی صاحب کی زبانی دیسی کوّا ثابت کر دکھائی ہے۔ اور آپ سے ہم نے پھر یہ سوال مکتوب نمبر ۳ مورخہ 6/12/90 میں کیا ہے کہ نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا کی روایت کو کس محدث نے کس کتاب میں موضوع لکھا ہے اس کا جواب بھی آپ نے نہ دیا ہے۔ اور ہم نے آپ سے مودودی صاحب کے بارہ میں فتویٰ طلب کیا تھا۔

اس کا بھی آپ نے جواب نہ دیا تھا اس پر ہم نے آپ کو کہا تھا کہ آپ مفتی شہر کہلانا چھوڑ دیں یا فتویٰ دیں آپ نے اپنے مکتوب 11/12/90 میں لکھا ہے کہ آپ کی فیس ایک ہزار روپیہ کسی معتبر آدمی کے ہاتھ بھیج کر معاملہ پکا کر لیں تعجب ہے آپ فتویٰ فروشی کا کاروبار کرتے ہیں ہمارے ہاں تو جامعہ رضویہ، مظہر اسلام فیصل آباد میں اور الحمد للہ ہم خود بھی کبھی فتویٰ تحریر کرنے پر کوئی پیسہ فیس وصول نہیں کرتے اور باقی رہا آپ کا انوار شریعت فتاویٰ نعیمیہ و ملفوظات کا حوالہ دینا کہ ان کتب میں دلیسی کوّا حلال لکھا ہے یہ بالکل غلط ہے زاغ معروفہ دلیسی کوّا اور ہے اور عقعق اور ہے اختلاف صرف دانہ چگنے والے اور عقعق میں نہیں بلکہ اختلاف ہمارے شہروں میں پائے جانے والے زاغ معروفہ میں ہے جو دانہ دنکا اور مردار بھی کھاتا ہے

اور بچوں کے ہاتھ سے روٹی بھی جھپٹ کر لے جاتا ہے اور چڑیا اور فاختہ وغیرہ
کے بچوں کو بنجوں سے شکار کر کے بھی کھاتا ہے اسی زاغ معروفہ کا کھانا فتاوی
رشیدیہ میں کار ثواب قرار دیا گیا ہے اور زاغ معروفہ کی تشریح ہم تذکرۃ الرشید
کے حوالہ سے تحریر کر چکے ہیں وہ دیسی کوا ہے اور انوار شریعت نے بدیں الفاظ اس
کے متعلق فتویٰ دیا ہے کہ جو کوا مردار ہی کھاتا ہے وہ حرام ہے اور جو کوا پنجہ سے
شکار کرتا ہے وہ بھی حرام ہے۔

انوار شریعت ص۲۰۲ ج ۲

اور آپ نے اس سے ماقبل عبارت نہیں لکھی انوار شریعت ص۲۰۲ ج ۲
پر ہے اور جو جانور اڑنے والوں میں سے نزدیک امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بلا خلاف
حلال ہیں۔ وہ یہ ہیں ابابیل۔ بطخ۔ بالکل۔ بگلا۔ بیٹر۔ تیتر۔ چکور۔ کلیک چکاوک
چڑیا۔ چکوری، چکوا۔ شتر مرغ۔ فاختہ۔ قمری۔ کنڈیچہ۔ کبوتر۔ کلنگ۔ ٹٹڑی۔ لکلک
مرغی۔ ممولا۔ مور۔ مینا۔ ہدہد یہ سب جانور امام صاحب علیہ الرحمۃ کے نزدیک حلال
ہیں۔ اور طوطا۔ طوطی حلال ہیں۔ ان جانوروں میں دیسی کوا کا ذکر نہیں ہے۔ معلوم
ہوا یہ حرام ہے احلال نہیں ہے۔ اور جبکہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ کوا فاسق
ہے یعنی حرام ہے۔ جیسے کہ ہم نے مشکوۃ و ابن ماجہ کے حوالہ جات سابقہ مکتوب
میں تحریر کر دیئے تھے اور یہ مسئلہ حضرت علامہ سید مولانا محمد شہسوار علی صاحب رحمۃ
اللہ علیہ نے بھی اپنی زندگی حیات ظاہرہ میں ہی تحریر کر دیا تھا اور آپ کو اس وقت جواب
تک نہ آیا تھا کیا ان کا فتویٰ آپ کے نزدیک درست نہ تھا اور آپ آپ شاہ صاحب
علیہ الرحمۃ کا فتویٰ (کوا حرام ہے) کا پمفلٹ شائع کردہ شمس الدین صراف صرافہ بازار
گوجرہ ملاحظہ کر لیں کافی ہے امید ہے آپ نے ضرور پڑھا ہوگا۔ اور اگر آپ کے
پاس نہ ہو تو فقیر ارسال کر دینے کو تیار ہے اور اگر آپ دیسی کوا حلال جانتے ہیں تو پھر عمل

بھی کریں خوب کھائیں پکائیں ہم آپ کو منع نہیں کرتے لیکن آپ صاف فتویٰ نہ پہلے
دیتے تھے نہ اب دیتے ہیں ہمارے کسی مستند عالم سنی حنفی بریلوی نے کسی کتاب میں
بھی دیسی کوا حلال نہیں لکھا اگر لکھا ہوا آپ دکھا دیں تو ہم اس کی تردید کریں گے آپ کی
طرح خاموشی اختیار نہ کریں گے اور انوار شریعت ص۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳ مکمل سوال وجواب
نقل کیوں نہ کیا آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ دیسی کوا حلال نہیں ہے۔ اور آپ اب حدیث
پاک بھی ملاحظہ فرمالیں۔ ابن ماجہ شریف ص۲۴۱ باب الغراب میں ہے۔ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الحية فاسقة والعقرب فاسق والفارة فاسق والغراب
فقيل للقاسم أيوكل الغراب قال من ياكله بعد قول
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسقا۔

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ سانپ فاسق ہے بچھو فاسق ہے۔ چوہا فاسق ہے کوا فاسق
ہے تو حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم سے سوال کیا گیا کہ کیا
کوا کھانا جائز ہے تو آپ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے
کو فاسق فرمایا تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس ارشاد پاک کے بعد کون کھا سکتا
ہے اسی باب میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے واللہ ما ھو من
الطیبات۔ اللہ کی قسم کوا حلال چیزوں سے نہیں ہے۔ او رمن یاکل الغراب
اور کوا کون کھا سکتا ہے۔ وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاسقاً جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فاسق قرار دیا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ فاسق حرام ہے اسے ہرگز نہ کھایا جاوے۔

اور مشکوٰۃ شریف ص۲۳۶ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جو کہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے اسمیں بھی کوا فاسق لکھا ہے۔ اب آپ کوئی ایک حدیث پاک پیش کریں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ کوا دیسی حلال ہے۔ فان لم تفعلو ولن تفعلوا

اور اب ہم آپکے لیے فیصلہ کن حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کے نزدیک بھی معتبر ہے کیونکہ آپ فقہ حنفی پر عامل ہونے کے مدعی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے فتویٰ ہندیہ ترجمہ فتاویٰ عالمگیریہ مترجم آپ کے علامہ مولانا سید امیر علی صاحب مؤلف تفسیر مواہب الرحمن و عین الھدایہ وغیرہ مطبع نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوا۔

فتاویٰ ہندیہ ص۴۴ ج ہشتم۔

ہیں ہے ظہیریہ میں ہے ابراہیم سے مروی ہے کہ ائمہ رحمہم اللہ پرندوں میں سے ہر ذی مخلب کو اور جو نجس و مردار خوار ہیں مکروہ جانتے تھے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ جو پرند نجس و مردار خوار ہے جیسے دیسی کالا کوا اور جنگلی کوا اسکو طبیعت پاکیزہ و پلید و خبیث جانتی تھی۔ ہاں جو کوا کہ جنگل میں کھیتی اور دانہ چن چن کر کھاتا ہے وہ مباح و پاک ہے۔

فرمائیے اب کیا خیال ہے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ اب تو ہم نے فتاویٰ عالمگیری کا ترجمہ بھی آپ کے مستند مولوی امیر علی صاحب کا ہی پیش کر دیا ہے اور صاف لکھا ہے دیسی کالا کوا اگر اب بھی آپ کی تسلی نہ ہو تو پھر آپ ہم کو ہمارے کسی مستند سُنّی حنفی بریلوی کا فتویٰ دکھائیں جس نے صاف لکھا ہو کہ دیسی کالا کوا حلال ہے۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا۔

دراصل آپ گنگوہی صاحب کے فتویٰ کی تردید کرنا نہیں چاہتے اگر آپ خلوص سے اور ضد و تعصب کو چھوڑ کر غور فرمائیں گے تو آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ گنگوہی صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ و تذکرۃ الرشید میں زاغ معروفہ یعنی دیسی کوا

کے بارہ میں فتویٰ غلط دیا ہے اب ہم نے آپ کو آپکے گھر کا حوالہ دے دیا ہے اور جو آپ نے انوار شریعت وغیرہ کے حوالے دیئے ہیں ان میں کسی میں بھی دیسی کوا کا حلال ہونا نہیں لکھا اگر آپ کسی مولوی کا لکھا دکھا بھی دیں تو ہم بلا خوف اس کا رد کریں گے چاہے وہ بریلوی حنفی ہو یا کوئی اور ہم آپ کی طرح بلاوجہ ناجائز طور پر کسی کی حمایت نہیں کرتے نہ کریں گے اور اب رہا اتحاد کی دعوت دینا تو ہم آپ کو مخلصانہ مشورہ دیں گے کہ آپ نے جب یہ خود تسلیم کر لیا ہے کہ میرے نزدیک بریلوی حنفی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشق رسول ہیں اور ان کے پیچھے نماز کا ادا کرنا بالکل درست ہے۔

(دستخط سید طفیل احمد گیلانی)

مورخہ ۹۰/۱۱/۲۵

تو اب آپ دیوبندی مسلک چھوڑ کر حنفی بریلوی ایک صحیح مسلمان اور عاشق رسول بن جائیں تو ہمارا تمہارا اختلاف ختم ہو سکتا ہے اور آپ امام ہوں ہم آپ کے مقتدی بننے کو تیار ہیں۔

اگر آپ اب بھی ہماری پیش کش کو قبول نہ کریں گے تو معلوم ہوگا اور ثابت ہو جائے گا کہ آپ خود متشدد اور متعصب ہیں اب ہم نے آپ کو اپنی تحریر پر عمل کرنے کو کہا ہے

(الفضل ما شہدت بہ الاعداء) مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ایک سوال یہ ہے کہ اگر دو آدمی امامت کے لیے تیار ہوں تو جس کے پیچھے سب لوگ نماز پڑھنا جائز سمجھیں وہی امامت کے لیے موزوں ہے یا کہ جس کے پیچھے کچھ نماز پڑھنا جائز کہیں اور کچھ ناجائز بلکہ پڑھنے کو تیار ہی نہ ہوں تو فرمائیے اب امامت

کا مستحق کون ہوگا لہٰذا انصاف کا مقتضیٰ یہی ہے کہ آپ اب دیوبندیت چھوڑ کر ایک حنفی بریلوی صحیح مسلمان اور عاشقِ رسول بن جائیں جیسا کہ آپ نے خود ہی لکھا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کا مکتوب گم ہو گیا ہے۔ اگر نہ ملا ہو تو ہم دوبارہ آپ کو ۹۰/۱۲/۶ کا مکتوب ارسال کر دیں گے۔ آپ مطلع کریں۔

ابوالانوار محمد اقبال رضوی غفرلہ

۱۳/۱۲/۹۰

نوٹ: یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۹۰/۱۲/۱۱ کا جواب ہے جو کہ ارسال کر دیا گیا ہے۔

---

۲۲ - ۱۲ - ۹۰

عالی جناب خطیب صاحب سرکاری غلہ منڈی، گوجرہ

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ——— میں نے کب کہا ہے کہ میں کسی کو کافر نہیں کہتا، دنیا تو کفار سے بھری پڑی ہے۔ کوئی تثلیث پرست ہے کوئی قبر پرست ہے، کوئی نذر غیر اللہ کا رسیا ہے، کوئی تعظیم کے عنوان سے صریح شرک میں غرق ہے، جس میں لات وعزیٰ کے پرستار بھی مات کھا گئے۔ سابقہ جس کھیپ پر بریلویت سے واسطہ پڑتا رہا، ان کی نسبت آپ کو اقل قلیل کچھ مہذب پایا، تو سلام مسنون کی سبقت لسانی سرزد ہو گئی، مگر آپ نے سلام مسنون لکھنے پر ناک بھوں چڑھایا، کبھی رُوپ بدلنے، کبھی دورنگی اختیار کرنے کا طعن دے چھوڑا، آئندہ سبقت لسانی نہ ہوگی، خاطر جمع رکھیں۔ باقی رہا فتاویٰ رشیدیہ، تذکرۃ الرشید کا دیسی کوا، تو حضور کتاب مذکور کا حوالہ عین درست ہے۔ میرا اعتراض پہلی کتاب پر تھا۔ آپ اپنا انعام اپنے پاس رکھیں، اب رہا دیسی شہری کوا جس کا آپ کو سودا سوار ہے اور میں حیران ہوں کہ آپ نے کس ڈھٹائی سے فتاویٰ نعیمیہ اور جامع الفتاویٰ، انوارِ شریعت اور ملفوظات حصہ دوم حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کے حوالوں کو غلط قرار دے دیا۔

دیسی شہری کوا کی تعریف کیا ہے؟ دیسی کوا جس کا آپ کو ہیضہ ہو رہا ہے۔ یہ اردو لفظ ہے عربی کتب فتاویٰ میں کیسے دکھاؤں؟ عربی میں عقعق کا لفظ آتا ہے، جس کی تشریح بھی وہاں موجود ہے۔ میں نے تو آپ کے بریلوی عالم کی لکھی ہوئی کتاب عربی بول چال سے عقعق کے معنیٰ شہری کوا کے لکھے ہوئے دکھا دیئے ہیں، تو میرے فاضل مخاطب اس کے بعد میں آپ کی کیسے تسلی کراؤں؟ "میں نہ مانوں" کا میرے پاس کوئی علاج نہیں۔

عقعق اور دیسی کوّے کا فرق بتلاؤ۔ اگر فقہاء کرام کی تشریحوں میں ان میں کوئی فرق نہیں، تو بتلاؤ کہ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک عقعق حلال ہے یا نہیں؟ اگر حلال ہے اور پھر اسی پر فتویٰ ہے اور یہی قول علی الاصح ہے تو پھر حضرت مولانا احمد رضا خاں اپنے دعوی کے مطابق امام صاحب کے مقلد اور پیروکار ہیں نہ کہ امام ابی یوسف یا محمد شیبانی کے، جیسے کہ اپنے الفاظ ہیں، "ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی یا شیبانی" تو پھر احمد رضا خاں اپنے اس دعوے میں سچے ہیں اور دیسی کوّے کو حلال جانتے ہیں یا پھر اپنے دعوے میں کاذب اور جھوٹے ہیں العیاذ باللہ! کچھ تو اپنی عاقبت کی فکر رکھتے ہوئے فیصلہ دو، جو آپ نے حلال جانوروں کی فہرست دکھائی ہے، جس کوّے کا ذکر نہیں، تو عدم ذکر عدم شئی کو مستلزم نہیں ہوتا، کچھ تو عقل سے کام لو اور پھر جرأت و بیباکی کی انتہا کردی کہ میں بریلوی عالم کو بھی رد کردوں گا اگر اس نے کوّا دیسی حلال کہا تو پھر اپنے مجدد اور اپنے حنفی اور اپنے استاد مکرم اور اپنے مناظر اور اپنے ماہر لغات عربیہ صاحب عربی بول چال کو آپ رد کردیں گے، تو پھر آپ کیا ہوں گے ——؟ ہم چوں ما دیگرے نیست" کا مصداق ہو کر بے پیرے بے مرشد کے ہوں گے، تو پھر ہمارے نزدیک بھی اتنی بڑی گستاخی کے بعد آپ قابل خطاب نہ رہیں گے اور آپ نے (اپنے مولانا شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یاد تازہ کردی جس کی حقیقت یہ تھی کہ ایک بریلوی میرے پاس کوّا کے بارے میں مسئلہ پوچھنے آیا۔ میں نے اُس کے مسلک کی وجہ سے مولانا موصوف کی طرف بھیج دیا کہ آپ کے لئے مسلک کے لحاظ سے (مولانا) موصوف کا فتویٰ زیادہ قابل یقین و اعتبار ہوگا بہ نسبت میرے فتویٰ کے۔ چونکہ میں تمہارے مسلک کا نہیں — اتنی بات تھی، مگر مولانا موصوف نے اپنی بریلویت کا رنگ دکھایا اور مجھے خوب صلواتیں سنائیں۔ خیر تو کچھ حرج کی

بات نہیں کہ مجھے بُرا بھلا کہا گیا۔ خدا کا شکر ہے میں نے تو بُرا بھلا نہ کہا، بلکہ تعریفی الفاظ اُن کی شان میں لکھے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جب وہ فتوی چھپ کر بازار میں آیا تو اُس کا نام "کوّا حرام" رکھا اور اندر امام صاحب رضی اللہ عنہ کا قول کوّا حلال ہونے کا تحریر کردیا۔ تو میں نے جمعہ کے خطبے میں اتنا کہا کہ مولانا شہسوار کا فتویٰ شائع ہوچکا ہے۔ باہر کوّا حرام اور اندر کوّا حلال۔ بس خطبہ دینا تھا تو اگلے روز وہ فتویٰ غائب تھا۔ معلوم ہوا کہ دوکانداروں سے فتوی واپس لے لیا گیا۔ بہرحال پھر اس فتوے کا نام و نشان نظر نہ آیا۔ اِکّا دُکّا کسی کے پاس رہ گیا ہو تو دوسری بات ہے، جیسے آپ کے اور میرے پاس۔

سُن لی آپ نے سرگزشت شاہسوار کے فتویٰ کی۔ اس ساری تفصیل کا جناب توکلی صاحب سیکرٹری مسجد نور کو علم ہے، ان سے تصدیق کرلی جائے وہ آپ کا اپنا آدمی ہے۔

"جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" کا فقرہ آپ نے سیکھ لیا ہے۔ ہماری برکت سے آپ کی معلومات وسیع ہورہی ہیں، خدا کے بندے ہمارے یا آپ کے مولوی صاحبان کے ترجمہ آپ کس کے مقابلے میں پیش کررہے ہیں امام صاحب رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں، مجدد صاحب کے مقابلہ میں، کچھ تو خدا کا خوف کرو۔

یہ حضرات عقعق کوّے کو حلال فرما رہے ہیں، جس کا ترجمہ دیسی کوّا شہری کوّا ہے، جو خلط کرتا ہے، مُردار بھی کھاتا ہے، دانہ ڈنکا بھی، دونوں کھاتا ہے، اس کے علاوہ دیسی کوّا کے اور کیا معنی ہیں۔ ہمارا وقت کیوں ضائع کرتے ہو، سیدھا راستہ ہے، حنفی کہلانا چھوڑ دو اور سیدھے غیر مقلد بن جاؤ۔

مشکوٰۃ و ابن ماجہ شریف کی روایت پیش کرتے ہو تو صاف کہو کہ امام صاحب حدیث کے خلاف فتویٰ دے گئے، دیکھیں پھر آپ کو غیر مقلد کس طرح سر پر اٹھاتے ہیں

ہمارے ہاں تطبیق ہوگی، احادیث اپنی جگہ صحیح اور امام صاحب کا فتویٰ اپنی جگہ صحیح۔ آپ شاید فنِ تطبیق نہیں جانتے۔ آج صبح آپ کا مکتوبِ سابقہ وہاں مسجد میں پڑا ہوا موصول ہوا، بہت بہت شکریہ! ہم آپ کی دریا دلی کی داد دیتے ہیں۔

اسی کے جواب میں جواباً عریضہ لیٹ ہوگیا ہے، کیونکہ کئی گوشے جواب طلب باقی رہ گئے تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی یاد آپ نے تازہ کردی۔ بڑے شوق سے حاضر ہوا تھا۔ عین اُس وقت جب غالباً بخاری شریف کا سبق ہو رہا تھا، تو اب معلوم ہوا کہ خیر سے آپ بھی براجمان تھے۔ ایسے موقع پر اپنے شکوک و شبہات پیش کرنا اور رہنمائی حاصل کرنا میری پُرانی عادت ہے۔ میں ایسے موقع کو غنیمت سمجھتا ہوں، بزرگ ہوتے بھی اسی لئے ہیں کہ ہم جیسوں کی رہنمائی فرمائیں اور آپ سمجھتے رہے ہیں کہ میں مناظرہ مباحثہ کرنے کے لئے آیا تھا۔ الامان والحفیظ!

بزرگوں کے سامنے چُپ رہنا اور اُن کے ارشادات کو سُننا، یہ کوئی عیب کی بات نہیں، ہمارے ہاں ادب کا یہ طریقہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے آپ کی لغت میں ادب نام کا کوئی لفظ نہیں جو مجھے طعن دے رہے ہو۔ آپ کی پیش کردہ چاروں قرآنی آیات سے میں نے ثابت کیا تھا کہ قرآن حکیم کے لفظ صاحبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اختیار فرمایا تاکہ اہلِ تحقیق سمجھ لیں کہ نکاحِ زلیخا کی حقیقت روایتی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں جیسے یہود و نصاریٰ نے خدا کے لئے صاحبہ کا دعویٰ کر رکھا ہے جس کی ایسی ہی حقیقت ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ آپ نے بے فائدہ تبصرہ کر دیا، غلط ہے، بے فائدہ کہاں؟ اس سے تو آپ کے ہاتھوں، آپ کے اس جھوٹے دعوے کے تارپود بکھر کر رہ گئے ہیں۔ یہ تھوڑا فائدہ ہے؟

آپ اور کسی محدّث کا حوالہ مجھ سے طلب فرما رہے ہیں۔ کیا آپ کے لئے متاخرین کے مایہ ناز راس المفسرین والمحدثین حضرت علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ، قابلِ اعتبار نہیں؟ اور اُن کا فیصلہ آپ کو قابلِ قبول نہیں؟ جو میں نے اپنے مکتوب میں تحریر کر دیا ہے حضرت علامہ آلوسی کے بارے میں اعلان کرو کہ مجھے قبول نہیں، میرے ہاں یہ قابلِ اعتبار نہیں، تو پھر ہم اور دوسرے کسی دوسرے محدّث کا نام پیش کر دیں گے، گھبرانے کی بات نہیں۔ آپ نے اپنی خیانت پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کی سچی جھوٹی خیانتوں کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا، ایسے آپ بچ نہیں سکتے۔ پہلے آپ، بعد میں وہ اس ترتیب سے چلیں گے خاطر جمع رکھیں۔ مودودی صاحب کی بحث چھوڑ کر بھی آپ اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں، مگر ایسا نہ ہوگا، میں غیر متعلقہ بحث میں نہ پڑوں گا۔

بریلویت جو نرّی یوریت ہے، آپ نے مشورہ دیا ہے کہ میں اسے اختیار کرلوں، گویا کہ آپ مجھے مشورہ دے رہے ہیں کہ میں سنّتِ پاک کی روشنی اور فقہ ابی حنیفہ کی نورانیت سے نکل کر بدعت و ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں ماروں۔ کیا کہنے آپ کی ہمدردی کے، جن کو میں نے سراہا ہے اور قابلِ اقتدا گردانا ہے، وہ حنفی بریلوی ہیں نہ کہ رضاخانی بریلوی۔ حنفی بریلوی دُنیا سے اُٹھ گئے، اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اِلّا ماشاء اللہ! حضرتِ اقدس پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف اور راس الصوفیا۔ پیرِ طریقت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری اور حافظ صاحب علی پور شریف اور صاحبزادہ سیّد فیض الحسن شاہ خطیبِ امت آلو مہار شریف رحمہم اللہ تعالیٰ ایسی ہی چند اور ہستیاں تھیں۔ آپ یا آپ کے بڑے چھوٹے حنفی ہیں استغفر اللہ! نام کے حنفی ہو، اندر سے غیر مقلّدوں سے بھی زیادہ فقہ حنفی

کے خلاف عمل پیرا ہو، جس کی ایک نہیں بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ امامت کی بھی خوب سُنائی۔ حضور! ——— آپ ہی ہمارے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہ سمجھیں۔ ہمارے بریلوی بھائی تو ماشاءاللہ خوب شامل ہوتے ہیں، کبھی جمعہ میں چوری دُور سے کھڑے ہو کر نظارہ کر لینا، سڑک بریلوی بھائیوں سے بھری ہوتی ہے۔ دیوبندی تو گنتی کے ہیں اور غالباً کئی دیوبندی آپ کے پیچھے بھی نماز ادا کرتے ہیں، صرف لڑائی آپ کی اور ہماری ہے۔ اللہ کریم ہمیں ہدایت بخشے۔ ہم تو خوش ہو رہے تھے کہ ہمارے مخاطب خطیب صاحب جو سیٹھ معلوم ہوتے ہیں، فتوٰی کی فیس ہزار روپیہ جلدی پہنچا دیں گے اور خوب چائے کا چار دن کا دور چلے گا، مگر افسوس ہماری خوشی دل ہی میں رہ گئی۔ اُلٹا آپ نے ہمیں فتوٰی فروش کا طعن دے دیا۔ آپ کو مناسب نہیں تھا کیونکہ آپ امامت فروش ہیں، اذان فروش ہیں، کہیں درس فروش ہیں اور معقول معاوضے لے لیے علیحدہ الاؤنس الگ اور ترقیاں جُداء، تو حضور! ہم نے فتوی کی تھوڑی سی فیس مانگ لی، تو ہم مجرم ٹھہرے۔ اس سے زیادہ انصاف کا خون اور کیا ہو گا؟ والی اللہ المشتکی۔

سید طفیل احمد گیلانی

۹۰ - ۱۲ - ۲۲

یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۹۰/۱۲/۲۲ کا جواب ہے

جناب خطیب صاحب تھانہ والی مسجد گوجرہ

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ،

آپ نے لکھا ہے کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں کسی کو کافر نہیں کہتا۔ دنیا تو کفار سے بھری پڑی ہے کوئی تثلیث پرست ہے کوئی قبر پرست ہے کوئی نذر غیر اللہ کا رسیا کوئی تعظیم کے عنوان سے صریح شرک میں غرق جس سے لات و عزیٰ کے پرستار بھی مات کھا گئے۔

جواباً گذارش ہے کہ قبر پرست سے مُراد کون ہے صاف لکھیں اور نذر غیر اللہ کا رسیا کون ہے اس کا نام لکھیں اور تعظیم کے عنوان سے صریح شرک میں غرق کون ہے ان کے بارہ میں صاف صاف لکھیں کہ یہ کون لوگ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ علماء ہیں یا جاہل ہیں۔ اور پہلے تو آپ نے تذکرۃ الرشید کے حوالہ سے انکار کر دیا تھا کہ آپنے جو حوالہ ہی نہیں دیا ہے۔

پھر ہم نے آپ کو اپنے سابقہ تین مکتوبات کے حوالجات دیئے الحمد للہ اب آپ نے یہ تسلیم کر لیا کہ ہمارا تذکرۃ الرشید کا حوالہ موجود درست ہے اور دیسی کوّا کا بھی ذکر ہے اب آپنے دیسی کوّا حلال ہونے کا گنگوہی صاحب کا فتوٰی درست تسلیم کر لیا اب ہم آپ کو عقعق اور دیسی کوے کا فرق بتاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے منتخب اللغات اور غیاث اللغات صـ ۳۳۲ - ۲۴۷ میں لکھا ہے کہ عقعق ایک وحشی پرندہ ہے اور وحشی کے معنیٰ جنگلی کے ہیں دیسی کے نہیں تو عقعق کو دیسی کوّا کہنا درست کس طرح ہو سکتا ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ عقعق کے بابت کیا حکم ہے تو آپ نے اسے حلال بتایا ہے

[illegible]

[illegible] فتاویٰ عالمگیری صـ۲۹۰ ج ۵۔

دیسی کوا چونکہ نجاست کو کسی شے کے ساتھ نہیں ملاتا بلکہ خالص نجاست کو بغیر کسی شے کے ساتھ ملانے کے کھاتا ہے لہٰذا وہ عقعق نہیں بلکہ اس کا نام غراب البقع ہے جو کہ نجاستیں بھی کھاتا ہے خبیث بھی ہے۔ (کہ سلیم الطبع شخص اس سے نفرت کرتا ہے) اور موذی بھی۔ بنابریں کنز الدقائق میں غراب البقع کو حرام لکھا ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں جہاں عقعق کو حلال کہا ہے۔ وہاں چند سطر بعد غراب البقع کو خبیث الطبع لکھا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری صـ۲۹۰ ج ۵۔

قرآن پاک نے آیت کریمہ یحرم علیہم الخبائث پارہ عـ۹ ع۹ میں ہر خبیث شے کو حرام قرار دیا ہے۔ نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے غراب البقع کو فواسق میں شمار کر کے حل وحرم میں اس کے قتل کی اجازت بخشی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ترجمہ: پانچ جانور فاسق ہیں۔ حل اور حرم ہر جگہ قتل کیے جائیں

۱. سانپ ۲ غراب البقع (دیسی کوا)
۳ چوہا ۴ کاٹنے والا کتا
۵. چیل۔

ابن ماجہ صـ۲۳۰، مشکوٰۃ صـ۲۳۶

جب حدیث پاک میں ذکر کردہ باقی چار جانور بسبب فاسق ہونے کے حرام ہیں تو دیسی کوا بھی حرام ہی ہے کیونکہ یہ بھی فاسق یعنی نافرمان ہے۔ خبیث ہے موذی ہے نجاست خور ہے۔ کوے کے فاسق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام

نے اسے پانی دیکھنے کے لیے بھیجا تو اس نے نافرمانی کی اور آپ کی اطاعت پر مردار خوری کو ترجیح دی۔ حیاۃ الحیوان صـ۱۷۴ ج ۲

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ترجمہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کو فاسق فرمایا تو اسے کون کھا سکتا ہے۔ واللہ ما ھو من الطیبات خدا کی قسم وہ طیبات سے نہیں (ابن ماجہ صـ۲۴۱) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے کوے کی بابت سوال ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ من یاکل بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوے کو فاسق کہہ دیا تو اب اس کا کھانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے (ابن ماجہ صـ۲۴۱)

حضرت ام المومنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ترجمہ) مجھے اس شخص سے تعجب ہے جو کوا کھاتا ہے حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم تک کو اس کے قتل کی اجازت بخشی اور اس کا نام فاسق رکھا۔ خدا کی قسم وہ طیبات سے نہیں (حیاۃ الحیوان صـ۱۷۲) ج ۲۔

ایک شخص بارگاہ اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا آپ نے اس کا نام پوچھا اس نے اپنا نام غراب بتایا۔ یعنی کوا تو آپ نے نام بدلا اور فرمایا انت مسلم اب سے تیرا نام غراب نہیں مسلم ہے علامہ دمیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں لانہ خبیث الفعل خبیث المطعم کوے کی چونکہ حرکتیں بھی خبیث ہوتی ہیں اور خوراک بھی خبیث ہوتی ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غراب نام کو پسند نہ فرمایا۔

حیوٰۃ الحیوان صـ۱۷۵ ج ۲

اور مسلم کو پسند کیا کیونکہ مسلمان کے کام بھی اچھے ہوتے ہیں اور خوراک بھی پاک ہوتی ہے۔ عقعق جنگلی پرندہ ہے اور غراب البقع دیسی کوا وہ حلال ہے یہ حرام۔ وہ فاسق

نہیں یہ فاسق ہے۔ اسی لئے ہدایہ شریف میں لکھا کہ محرم بحالتِ احرام عقعق کو نہیں مار سکتا (ہدایہ اولین ص۲۸۲) اگر عقعق دیسی کوے کا نام ہوتا تو صاحب ہدایہ علیہ الرحمۃ اس موذی کے مارنے سے ہرگز نہ روکتے۔

علماء کرام نے ابقع کی تفسیر بایں الفاظ بیان کی۔ الذی فیہ سواد و بیاض ابقع وہ ہے جس کا کچھ حصہ کالا ہو اور کچھ سفید۔ مشکوٰۃ شریف بین السطور ص۲۳۶ مثلہ فی اشعۃ اللمعات ص۳۷۷ ج ۲: بقع الغراب وغیرہ بقعًا اختلف لونہ فھو ابقع کوے وغیرہ کا رنگ مختلف ہو تو اسے ابقع کہتے ہیں (المصباح المنیر ص۸۰ ج ۱)

یقال للغراب ابقع اذا کان فیہ بیاض وھو اخبث ما یکون من الغربان کوے کا کچھ حصہ سفید ہو تو اُسے ابقع کہتے ہیں۔ ایسا کوا بڑا خبیث ہوتا ہے۔

لسان العرب ص۱۷ ج ۸

الابقع ما خالط بیاضہ لون آخر وفیہ الحدیث جس کے سفید رنگ کے ساتھ دوسرا رنگ ملا ہو اس کو ابقع کہتے ہیں حدیث خمس فواسق میں اس کو ذکر کیا گیا ہے (النہایہ لابن الاثیر ص۱۴۵ ج۔ اول

چونکہ کرگس کا رنگ خالص کالا ہوتا ہے اور دیسی کوّے کا رنگ خالص کالا نہیں ہوتا بلکہ اس کی گردن کا رنگ بہ نسبت پر و بازو کے سفید ہوتا ہے اس لئے غراب ابقع سے صرف دیسی کوا مراد ہے کرگس مراد نہیں یعنی عند الاحناف کرگس اور دیسی کوا اگرچہ دونوں حرام ہیں مگر کرگس کی وجہ حرمت اور ہے اور دیسی کوّے کی وجہ حرمت وہ ہے جو بیان ہوئی۔ الغرض عقعق کو دیسی کوا سے تعبیر کرنا پھر اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اسے حلال قرار دینا جہالت و فریب کاری ہے۔ دیسی کوا غراب ابقع ہے جو اہل سنت و جماعت احناف کے نزدیک حرام ہے البتہ دیوبندی مسلک میں دیسی کوا کھانا نہ صرف جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔ تذکرۃ الرشید ص۱۲۸، حصہ اول ص۱۷۷ حصہ دوم معاذ

(فتاویٰ رشیدیہ ص۴۹۳) جسکی تفصیل ہم اپنے سابقہ مکتوبات میں تحریر کر چکے ہیں۔ اب بھی اگر آپ کی عقل میں نہ آئے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ نہ ماننے کا علاج تو ہمارے پاس کوئی نہیں ہے۔ اور پھر آپ نے حضرت علامہ سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے بارے میں جو لکھا ہے کہ جب فتویٰ چھپ کر بازار میں آیا تو اس کا نام کوا حرام رکھا اور اندر امام صاحب رضی اللہ عنہ کا قول کوا حلال ہونے کا تحریر کر دیا تو میں نے جمعہ کے خطبہ میں اتنا کہا کہ مولانا شہسوار کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے باہر کوا حرام اور اندر کوا حلال بس خطبہ دینا تھا تو اگلے روز وہ فتویٰ غائب تھا معلوم ہوا کہ دکانداروں سے فتویٰ واپس لے لیا گیا۔

بہرحال پھر اس فتویٰ کا نام و نشاں نظر نہ آیا۔ اکا، دکا کسی کے پاس رہ گیا ہو تو دوسری بات ہے جیسے آپکے اور میرے پاس۔ سن لی آپ نے سرگزشت شاہسوار کے فتویٰ کی۔ ساری تفصیل کا جناب توکلی صاحب سیکرٹری مسجد نور کو علم ہے ان سے تصدیق کر لی جائے وہ آپ کا اپنا آدمی ہے۔ اب جواب ملاحظہ فرمائیے۔

ہم جناب توکلی صاحب سے تو پھر تصدیق کرتے اگر ہمارے پاس محترم جناب حضرت مولانا سید شہسوار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ موجود نہ ہوتا اور توکلی صاحب ہمارے آدمی نہیں وہ آپ کے آدمی ہیں ہمارے لئے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہی کافی ہے اور اب فیصلہ کوا حرام ہے یہ بھی حضرت محترم سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ پر ہی رکھیں کسی غیر جانبدار شخص کو ثالث تسلیم کر لیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ جناب سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کہ کوا حرام ہے سے کچھ ہی زاغ معروفہ حرام ثابت کریں گے اور جو آپ نے لکھا ہے کہ اندر کوا حلال ہے تو شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے وجہ مغالطہ لکھا ہے اور درمختار کے حوالہ

سے لکھا ہے جیسے کہ آپ نے اپنے مکتوب میں ۹۰/۱۱/۷ کو جو مجھے ارسال کیا
تھا اس میں درمختار کا حوالہ تحریر کر کے لکھا ہے وحل غراب الزرع الذی
یاکل الحب۔ یہی حوالہ جناب مولانا سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتویٰ میں
نقل کر دیا ہے اور ہم نے بھی آپ کو یہ حوالہ نقل کر کے اپنے مکتوب ۹۰/۱۱/۸
کے ص۲ پر لکھا ہے کہ اس سے مراد تو وہی کوا ہے جو کہ دانہ کھاتا ہو نجاست نہ کھاتا
ہو یہ کھیتی کا کوا ہے اسمیں تو اختلاف ہی نہیں ہے آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی
صاحب نے تو فتاویٰ رشیدیہ میں زاغ معروفہ لکھا اور تذکرۃ الرشید میں دیسی
کوا کھانے کا صاف ارشاد فرما دیا اب آپ حضرات مولانا شہسوار علی علیہ الرحمۃ
کے فتویٰ کے اندر دیسی کوا حلال ثابت کر دیں دکھا دیں یہ الفاظ دیسی کوا کے صاف
لکھے ہوں تو ہم آپ کو انعام بھی دیں گے اور آپ سے معذرت بھی کریں گے ورنہ
آپ کو شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے خلاف ان کے وصال کے بعد بہتان لگانے کی سزا دنیا
میں نہ ہو تو قیامت کے دن تو ضرور بھگتنی پڑے گی۔ اور ہم اب یہی کہیں گے کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکٰذبین
ہمارا آپ کو یہ فیصلہ کن چیلنج ہے اگر قبول ہے تو کسی غیر جانبدار شخص کو ثالث تسلیم کر لیں
اور فیصلہ کر لیں یا اپنی غلطی تسلیم کر لیں ہم یہ فیصلے صرف شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے فتویٰ
پر رکھیں گے اور تم آپ نے ان کے فتویٰ میں دیسی کوے کے حلال ہونے کے بارہ
میں صاف صاف الفاظ دکھانا ہوں گے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ ہوگی۔ اور
آپ نے لکھا ہے کہ مولوی صاحبان کا ترجمہ آپ کس کے مقابلہ میں پیش کر رہے
ہیں یاد رکھیں یہ تو آپ کی تسلی کے لیے تحریر کیا تھا کہ آپ اپنے اکابر کا ترجمہ
ہی تسلیم کر لیں۔ اب تو ہم نے مفصل اسی مکتوب میں عقعق اور دیسی کوے کا
فرق بتا دیا ہے اور باحوالہ کتب لکھا ہے اگر آپ ضد و تعصب ترک کر کے
ملاحظہ کریں گے تو امید ہے آپ کو تسلی ہو جائیگی ورنہ نہ ماننے کا علاج ہمارے

پاس نہیں ہے۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ غیر مقلدین کی آپ حمایت کرتے
ہیں یہ تو آپ نے بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ اور ہم آپ کو بتا دینا چاہتے
ہیں کہ یہ خادم اہلسنت وجماعت بفضلہ تعالیٰ حضرت سیدنا امام اعظم
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احترام آپ سے زیادہ کرتا ہے اور
۱۹۵۹ء میں حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں غیر مقلدین نے سیدنا امام اعظم
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے اعتراض
کیا اور مناظرہ کا چیلنج دیا اور کہا کہ حنفی امام ابو حنیفہؒ کے مقلدین سب دوزخی
ہیں مرجیہ فرقہ میں داخل ہیں تو اس وقت کسی دیوبندی نے جرأت نہ کی صرف
وہاں اس خادم اہلسنت وجماعت نے اُن کا چیلنج قبول کیا تھا اور حاجی
غلام محمد بھنڈر غیر مقلد کے مکان میں مناظرہ طے پایا تھا اور وہاں دیوبندی
بریلوی غیر مقلد سب لوگ موجود تھے۔ اور یہ واقعہ
۵۹/۱۰/۲۵ کا ہے دیوبندیوں نے بھی اس وقت مجھے کہا کہ آپ ان
کا جواب دیں ہمارا کوئی مولوی ان کو جواب نہیں دے رہا۔ غیر مقلدوں نے حافظ محمد
اسمعیل ولد مولوی محمد ابراہیم غیر مقلد کو مناظرہ کے لیے پیش کیا بفضلہ تعالیٰ مولوی اسمعیل
مذکور مناظرہ سے بھاگ نکلا اور اپنا عقیدہ و مذہب لکھنے سے راہِ فرار اختیار کی تو حاجی
غلام محمد بھنڈر غیر مقلد جو کہ ثالث بھی تھا اس نے مجھے کہا کہ مولانا آپ مناظرہ ملتوی
کر دیں اجتماع زیادہ ہو گیا ہے فساد کا خطرہ ہے میں نے مناظرہ ملتوی کرنے سے
انکار کر دیا اس نے کہا میں خود بحیثیت ثالث ہونے کے مناظرہ ملتوی کرتا ہوں اور حافظ
محمد اسمعیل صاحب کتابیں لے کر چلے گئے تو پھر انکی کتاب تحریف شدہ ہمارے پاس
تھی ہم نے واپس نہ دی اور کہا جب مناظرہ کرو گے تو یہ کتاب واپس دیں گے

لیکن چند ماہ گزرنے کے بعد معذرت کر کے دو آدمی کتاب لے گئے کہ یہ کسی کی
کتاب تھی آپ واپس کر دیں پھر واپس کی اس کے بعد تو آج تک کسی نے وہاں سیدنا
امام اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف کبھی احناف کو چیلنج نہ کیا ہے۔ حافظ آباد کے
لوگ زندہ گواہ موجود ہیں۔ حاجی فیروزدین انصاری اور چودھری فتح محمد صاحب
خدا جانے یہ اب حیات ہیں یا نہیں علاوہ ازیں محلہ حبیب گنج سابقہ گوردوارہ محلہ
کے لوگ اب بھی موجود ہیں اور اس وقت بھی بفضلہ تعالیٰ سیدنا امام اعظم رضی
اللہ عنہ کے خلاف اگر کوئی گستاخی کرے تو ہم جواب دینے کے لئے ہمہ وقت تیار
ہیں۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ آپ احادیث پاک اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے
قول میں تطبیق نہیں جانتے یہ تو آپ کی اپنی بدگمانی ہے بفضلہ تعالےٰ ہم حضرت
سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ کو احادیث پاک کے مطابق
مانتے ہیں ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث پاک کے خلاف ہرگز
نہ تھے لیکن اگر کوئی نہ سمجھے تو پھر اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا
اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات کو بھی وہی سمجھتا ہے جس کے دل میں
آپ کی محبت اور عشق رسول پاک ہو (علیہ الصلوۃ والسلام)

اور آپ نے ایک طرف تو اپنے مکتوب ص۱ ۹۰/۱۱/۲۵ میں غیر مقلدوں کو
گروہ خبیثہ لکھا ہے اور دوسری طرف جب گوجرہ میں مولوی محمد یعقوب غیر
مقلد فوت ہو گیا تو اسکو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انکی دینی خدمات کو سراہا
ہے ملاحظہ فرمائیے

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹۰/۲/۲۰ بروز جمعرات یہ کیا دو
رنگی چال نہیں ہے تو کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہ دیوبندی نہ بریلوی نہ غیر

مقلد نہ حنفی خدا جانے کیا ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس شعر پر عمل کرنا
بہتر سمجھا ہے۔

کہ کعبہ کا حج بھی ہو اور گنگا کا ہو اشنان بھی
تاکہ راضی رحمان رہے اور خوش رہے شیطان بھی

کیا صلح کلی یہ سرکار امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ کا یا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا آپ گیلانی کہلاتے ہیں لکھتے ہیں لیکن
حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی کے خلاف گستاخوں سے رواداری کا دم بھرتے ہیں اور
جواباً ہم بھی یہی کہیں گے کہ آپ حنفی ہونے کا دعویٰ ترک کر کے پکے غیر مقلد بن جائیں یا
مودودی یا رافضی سنیوں کو دھوکا نہ دو ایک کشتی پر سوار ہونا چاہیئے۔

پھر آپ نے لکھا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے خدا کے لئے صاحبہ کا دعویٰ کر رکھا ہے
جس کی ایسی ہی حیثیت ہے۔ کہاں سیدنا یوسف علیہ السلام کی بیوی۔ حضرت زلیخا رضی
اللہ عنہا اور کہاں یہود و نصاریٰ کے گستاخانہ عقیدہ کی بابت ایسی پہ لعنت۔ خدا کا خوف
کرو کم از کم آپ اپنے اکابر کا ہی احترام کرتے آپ کے مولوی قاضی زین العابدین
سجاد میرٹھی (فاضل دیوبند) نے بیان اللسان عربی اردو ڈکشنری مع لغات قرآن
لکھی ہے جس کا مقدمہ بقول قاضی صاحب اثر خامہ لسان الامامت حضرت مولانا
قاری محمد طیب صاحب نے لکھا ہے اور قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم
دیوبند اس کے مقدمہ میں ص۱۱ پر اس کتاب اور مولف کے بارہ میں لکھتے ہیں حق
تعالےٰ شانہ ان کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے کتاب کو نافع اور مفید بنائے اور اہل
ذوق کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے مولف کی اس علمی خدمت کے صلہ میں
دنیا اور آخرت کے بلند مراتب عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد طیب غفرلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

اب اسی کتاب کا صفحہ ۳۴۳ ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے۔ زلیخا حضرت یوسف علی نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی کا نام۔ اب بتائیں قاری صاحب محمد طیب سے مہتمم
دارالعلوم دیوبند اور قاضی زین العابدین صاحب فاضل دیوبند سے آپ زیادہ محقق ہیں
یا وہ اور آپ نے مودودی کی تائید کرتے ہوئے نکاح زلیخا رضی اللہ عنہا سے انکار
کیا ہے۔

اور پھر کہتے ہو گے کہ میں حنفی ہوں کیا تمہارے اکابر علمائے دیوبند جنہوں نے
نکاح زلیخا لکھا ہے اور حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی بیوی لکھا ہے یہ حنفی تھے یا نہیں۔ یہ حنفیت سے خارج ہو کر کیا
ہوئے آپ ان پر کیا فتوی لگاؤ گے حق تو یہ تھا کہ آپ بغیر چوں وچرا کے نکاح
زلیخا رضی اللہ عنہا کو حق تسلیم کر لیتے۔ کہ ہمارے تمہارے اکابر کا متفقہ فیصلہ
ہے پھر کیوں انکار کریں معلوم ہوتا ہے آپ کو مودودی صاحب سے بڑی عقیدت
ہے۔ ان کے خلاف ہرگز نہیں لکھنا چاہتے ورنہ ان کے بارہ میں اپنی پوزیشن صاف
صاف لکھیں حق بات کو کیوں چھپاتے ہو اور۔ روح المعانی کے حوالہ کا
جواب تو ہم نے آپ کو اپنے سابقہ مکتوب میں روح المعانی کے حوالہ سے ہی دے
دیا ہے اور ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ تحریر کر چکے ہیں ملاحظہ ہو مکتوب ص ۱۳ مورخہ
۲۱/۱۱/۹۰ اور مکتوب ص ۳ مورخہ ۱/۱۲/۹۰ جس کا جواب آپ نے آج تک نہیں دیا ہے

اور کیا آپ اپنے آپ کو مجتہد تو نہیں سمجھتے کہ اکثریت کا علماء دیوبند و علماء بریلوی
حنفی اور غیر مقلدین و شیعہ تک کا جو متفقہ فیصلہ کتابوں میں موجود ہے اس سے
خلاف چلتے ہیں اور سیدھے سادھے سنیوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ میں حنفی دیوبندی
سنی ہوں حالانکہ آپ اپنے اکابر کا فیصلہ بھی نہیں مانتے خدا تعالے سے ڈرو
آخر مرنا ہے وہاں کیا جواب دو گے ہماری تو یہی دعا ہے کہ اللہ تعالے تمہیں ہدایت دے

ضد و تعصب چھوڑ دیں اور حق بات کو تسلیم کر لیں اور پھر آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ کے
نزدیک حنفی بریلوی مسلک کے لوگ اور علماء کرام مسلمان ہیں یا نہیں اور حنفی بریلوی
علماء کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں امید ہے جواب باصواب تحریر کر کے اپنا فریضہ
ادا کریں گے۔ یہ سوال تھا جو کہ ہم نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۱/۱۱/۹۰ کے ص ۲۸ پر تحریر
کر کے آپ کو ارسال کیا تھا جس کے جواب میں آپ نے تحریر کیا کہ میرے نزدیک
بریلوی حنفی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشق رسول ہیں اور ان کے پیچھے نماز
کا ادا کرنا بالکل درست ہے۔

(دستخط سید طفیل احمد گیلانی مورخہ ۲۵/۱۱/۹۰)

اب آپ یہ تحریر ارسال کر کے پھر اس کے خلاف بیجا من گھڑت تاویلیں کرتے
ہیں جن کو میں نے سراہا ہے اور قابل اقتدار گردانا ہے وہ حنفی بریلوی ہیں نہ کہ
رضا خانی بریلوی حنفی بریلوی دنیا سے اٹھ گئے اللہ کو پیارے ہو گئے الا ماشاء اللہ
وہ حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف اور راس الصوفیہ پیر طریقت میاں
شیر محمد صاحب شرقپوری اور حافظ صاحب علی پور شریف اور صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ
خطیب امت آلومہار شریف رحمہم اللہ تعالیٰ ایسی ہی چند اور ہستیاں تھیں

جواباً گذارش ہے کہ آپ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب
نے تو فرمایا کہ اگر مجھے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقعہ
ملتا تو میں پڑھ لیتا۔

(بروایت مولوی بہاء الحق قاسمی)

(حیات امداد ص ۳۸ از انوار الحسن شیرکوٹی دیوبندی)

(انوار قاسمی ص ۳۸۹ جلد اول)

اب فرمایئے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب پر کیا فتوی ہے۔ اگر حضرت مولانا

احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ مشرک یا بدعتی تھے (معاذ اللہ) تو پھر ان
کو امام بنانے کی خواہش کا اظہار کیوں کیا کیا تمہارے مجدد اشرف علی تھانوی آپ
سے کم علم تھے کچھ تو عقل سے کام لو اب تم لاکھ حیلے بہانے تلاش کرو تمہاری تحریر
نے فیصلہ کر دیا کہ حنفی بریلوی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشق رسول ہیں اور
ان کے پیچھے نماز کا ادا کرنا بالکل درست ہے۔

ہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش۔
من انداز قدت را مے شناسم

تعجب کی بات ہے کہ آپ سے سوال جو حضرات بزرگان دین جو انتقال فرما
گئے ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارہ میں تھا یا کہ جو حیات
ظاہرہ میں ہیں ان کے پیچھے کچھ تو انصاف کی بات کرتے اور یا لکھتے کہ میرے ماننے
والے میرے خلاف ہو گئے ہیں۔ لہٰذا میں اب اس تحریر سے توبہ کر کے پھر دیوبندی
بنتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں پھر بھی کچھ بات بنتی ایک طرف تو آپ اتحاد کی دعوت دیتے
ہیں دوسری طرف اس کے برعکس۔

اور آپ نے جو لکھا ہے کہ آپ اذان فروش ہیں امامت فروش وغیرہ یہ تو آپ
نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ بفضلہ تعالیٰ میرا تبلیغی پروگرام فی سبیل اللہ ہوتا ہے موذن
تو اور ہیں میں تو فی سبیل اللہ اذان کار ثواب سمجھ کر پڑھتا ہوں باقی رہا امامت و
خطابت کا وظیفہ تو علماء متاخرین نے وقت کی پابندی کی وجہ سے جواز کا فتویٰ
دیا ہے جس پر آپ کے دیوبندی اور غیر مقلدین سب ہی عمل کرتے ہیں اور ماہانہ تنخواہیں
وصول کرتے ہیں اور میں نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب سے خطابت
شروع کی ہے وعظ و تبلیغ کے لیے دوسرے اضلاع میں بھی جانا پڑا تو کسی سے
کبھی فیس کا تعین نہیں کیا بلکہ اپنی جیب سے خرچ کر کے فی سبیل اللہ تبلیغ کرتا ہوں نہ

مطالبہ کیا ہے۔ بلکہ اپنی جیب سے خرچ کر کے فی سبیل اللہ تبلیغ کرتا ہوں۔
اور مرزائیوں سے عیسائیوں سے اور دیگر بد مذاہب سے مناظرہ کے لیے
بھی جاتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر جگہ کامیابی ہوئی ہے۔ اور تقریباً
۱۹ عیسائی اور مرزائی ایک سو ۲ شیعہ رافضی میرے سے توبہ کر کے سنی حنفی
بریلوی مسلک اختیار کر چکے ہیں جن کی تحریریں بھی موجود ہیں فیصل آباد شہر میں چک ۲۴
لسیف آباد میں عیسائیوں سے مناظرہ ہوا ۱۹۶۵ء کا واقع ہے جس کے غیر مقلدین اور
سنی حنفی سب گواہ ہیں اور دو دن رافضی سے گفتگو ہوئی اس نے توبہ کی اور ہیڈ ماسٹر
ریٹائرڈ چوہدری محمد علی خان صاحب سکنہ دھاڑیوال ضلع گوجرانوالہ نے دو جمعۃ المبارک
میری تقریر سن کر رافضی مذہب سے توبہ کی جس کے اہل دھاڑیوال اب بھی گواہ ہیں۔ علاوہ
ازیں دیگر بد مذہبوں کی تو سینکڑوں تک تعداد ہے۔ جو کہ سنی بریلوی حنفی بن گئے میری
تو دلی خواہش یہی ہے کہ ضد و تعصب کو چھوڑ کر جہاں تک ہو سکے اختلافات ختم کرنے
کی کوشش کی جائے اور سب خطباء و علماء مرزائیت اور گستاخوں اور بے ادبوں
کے خلاف متحد ہو کر دین اسلام کی تبلیغ کریں اور رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
معجزات و کمالات اور فضائل بیان کریں اور شان صحابہ کرام اہل بیت عظام و شان اولیاء
کرام بیان کریں تاکہ غیر مسلم بھی سن کر دین اسلام قبول کریں نہ کہ اس کے بجائے شان رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں تنقیص کی جائے (معاذ اللہ)

مثلاً یہ کہ ہمارے نبی علیہ السلام کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے اور ہمارا نبی
تو اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا کو بھی نہیں بچا سکتا۔ اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کس چیز
کا مالک و مختار نہیں ہے اور غلام رسول نام رکھنا بھی حرام ہے وغیرہ وغیرہ (معاذ اللہ)
اس قسم کی باتیں سن کر غیر مسلم کیسے اسلام قبول کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ادب
کی توفیق دے۔ (آمین)

۷. از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از لطف رب

باقی رہا چائے کا سوال بفضلہ تعالیٰ ہم نے تو اعلان کیا ہے درس پاک میں بھی
علاوہ ازیں ہمارے احباب جانتے ہیں کہ ہر جمعۃ المبارک کو جو حضرات احباب ہمارے
پاس نماز جمعۃ المبارک کے بعد بیٹھتے ہیں ان کو میں اپنی جیب سے چائے پلاتا ہوں اور یہ
میرے استاذی المکرم حضرت قبلہ محدث پاکستان حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار
رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری رہے گا اور احباب
کے تعاون سے کتاب انوارِ محمدی صرف فی سبیل اللہ تقسیم کی ہے فروخت نہیں کی ہے اور ایک
بات آپ کی معلومات میں اضافہ کے لیئے تحریر کرتا ہوں جو کہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ
گوجرانوالہ کے ص ۱۵، ۵ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ میں ہے۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۵ ر اگست ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں سرراہے
کے مزاحیہ کالم میں لکھا ہے کہ پرندوں کے بارے میں شاعر حضرات کی جدت
آفرینی نے بڑے بڑے معرے تفریح پسند لوگوں کی ضیافت طبع کے لیئے کہے
ہیں مثلاً ایک مشہور مصرعہ یہ ہے ؎

آغا تقی کے باغ میں کوا حلال ہے اور اس پر ایک چلے تن شاعر کی یہ پھبتی
بھی محاورے تک پہنچ گئی ہے کہ ؎

اک مسخرہ یہ کہتا ہے کوا حلال ہے

قارئین کرام! مزاحیہ کالم میں عامیانہ شعر و شاعری کے ضمن میں اک مسخرہ کا اپنے
مسخرہ پن میں کوے کو حلال قرار دینے کا تذکرہ تو آپ نے پڑھ لیا مگر آپ کو یہ معلوم
کر کے حیرت ہوگی کہ جس کوے کو ایک مسخرہ نے محض مسخرہ پن میں حلال قرار دیا تھا
اکابر علماء دیوبند نے اس کوے کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ باقاعدہ فتویٰ کی رو سے

حلال اور اس کا کھانا کارِ ثواب قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ دیوبندی وہابی مکتب فکر
کا فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۹۶ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی۔

سو شہید کا ثواب۔ یہی نہیں بلکہ دیوبندی شیخ القرآن مولوی غلام خان کے
دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی سے بتاریخ ۷ ذی قعد ۱۳۹۶ھ ایک فتویٰ جاری
کیا گیا جس میں فتاویٰ رشیدیہ میں کوے کھانے کے ثواب کی وضاحت کرتے ہوئے
لکھا ہے کہ کوا کھانے والے کو سو شہید کا ثواب ملے گا اس لیئے کہ لوگ کوا کھانے کو
حرام جانتے ہیں۔

لہذا ان کے بالمقابل کوے کو حلال ظاہر کرنے کے لیئے کھانا بحکم حدیث مردہ سنت
کو زندہ کرنے کے حکم میں ہے جس کا ثواب سو شہید ہے۔ بحکم حدیث مردہ سنت کو
زندہ کرنے کے حکم میں ہے جس کا ثواب سو شہید ہے۔ ملخصاً۔

عملی مظاہرہ۔ علاوہ ازیں روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ اگست
۱۹۷۶ء کی رپورٹ کے مطابق دیوبندی جمعیت علماء اسلام سلانوالی کے متعدد علماء کرام نے
کوے کے گوشت کو حلال قرار دیا اور اپنے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے کووں کے
گوشت سے اپنے مہمانوں کی تواضع کی اور کوے کے گوشت کی ایک دعوت میں
اس سے لطف اندوز ہوئے (بلفظہ)

نامعلوم دیگر مقامات کے دیوبندی علماء کیوں خاموش بیٹھے ہیں۔ اور وہ
سلانوالی کے دیوبندی مولویوں کی طرح کووں کے گوشت کی دعوتیں لیکر بمصداق
ہم خرما و ہم ثواب سو شہید کے ثواب سے کیوں محروم ہیں! اور گوشت کی سخت مہنگائی
کے باوجود اس سے پہلے کوے کے مفت کے گوشت اور مفت کے ثواب سے
کیوں غافل رہے ہیں (بلفظہ)

یہ تو ہم نے رضائے مصطفےٰ ماہنامہ گوجرانوالہ سے نقل کر دیا ہے اب گذارش

ہے کہ آج تک گوجرہ میں کسی نے بھی کوے کا گوشت نہیں کھایا ہوگا لہذا اگر آپ کے نزدیک بھی دیسی کوا کھانا ثواب ہے تو آپ بھی اس پر عملی مظاہرہ کر کے دکھادیں تاکہ سب کو معلوم ہو جاوے کہ آپ باعمل شخص ہیں۔ یا اب اقرار کریں کہ دیسی کوا حرام ہے ہم کیوں کھائیں جن لوگوں نے ایسا کیا ہے غلط کیا ہے اور ایک طرف آپ بریلویوں کو بدعت وضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں کھتے ہیں اور دوسری طرف حضرت مولانا قبلہ سیدی وسندی ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اور حضرت علامہ مولانا پیر سید شہسوار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں شیر محمد صاحب اور حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب اور حضرت سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف کو رحمہم اللہ تعالیٰ بھی لکھتے ہیں اور ان حضرات کے خلاف بھی ہیں۔ کیا یہ سب لوگ یہ سب حضرات بدعت کے مرتکب تو نہ تھے آپ کے نزدیک ان کے اقوال وافعال سب حجت ہیں یا نہیں؟

امید ہے کہ آپ جواب دیں گے اور مودودی صاحب کے بارہ میں مولوی احمد علی صاحب دیوبندی کا فتویٰ انکی کتاب حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب آیا درست ہے۔ یا غلط۔ اس کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے جواب دیں۔

ابو انوار محمد اقبال رضوی غفرلہ۔

۲۹/۱۲/۹۰

۶-۱-۹۱

بخدمت جناب خطیب صاحب سرکاری غلہ منڈی، گوجرہ

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ——— مجھے آپ قبر پرستوں، شرک میں غرق عمامہ پوشوں کی نشان دہی کرانا چاہتے ہیں۔ نظرِ بد دُور آپ جو میدانِ مناظرہ کے کاغذی پہلوان ہوئے اور مناظرہ عیسائیوں، مرزائیوں، شیعوں اور بد مذہبوں سے رچاتے رہے۔ ذرا بد مذہبوں کی نشان دہی کرائیں اور صاف صاف لکھیں کہ بدمذہبوں سے لوگ اور کونسا فرقہ مراد ہے۔ پھر ہم بھی تکلیف گوارا کرلیں گے۔ یہ علماء ہیں یا جہلاء کا فقرہ بول کر آپ یہ ساری خرافات بے چارے غریب جاہلوں کے سر ڈالنا چاہتے ہیں، جبہ و دستار میں ملبوس عمامہ پوشوں کی اگر ان بے چاروں کو سرپرستی حاصل نہ ہوتی، تو ان بیچاروں کو کہاں جرأت پڑتی۔ ان موصوفوں کی خاموشی ہی ان کے لئے رضا کا حکم رکھتی ہے۔ دیکھئے ہم کتنے انصاف پسند ہیں۔ تذکرۃ الرشید کا جب حوالہ صحیح پایا، تو میں نے فوراً تسلیم کرلیا۔

آپ کا دیسی کوا زندہ باد، اب آپ چلے ہیں دیسی کوا اور عقعق کا فرق بتانے فقہاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عبارتوں میں، تو عقعق کی تشریح ملتی ہے کہ جو خلط کرتا ہو، اس لحاظ سے دیسی کوا اور عقعق شئے واحد ہیں، کیونکہ آپکے دیسی کوا کا بھی اس سے زیادہ کوئی قصور نہیں کہ وہ بیچارہ خلط بین الحلال والمیت حلال کے ساتھ مردار اور نجاست کو ملا لیتا ہے اور یہی تعریف عقعق کی ہے جس کو سراج الامۃ امام الائمۃ سیدنا امام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ واشگاف الفاظ میں حلال فرما رہے ہیں: اب کس کو ماں نے جنا ہے جو امام صاحب کے حلال کئے ہوئے کو حرام بتلائے اور امام عالی مقام کا پکا گستاخ اور بے ادب و نافرمان اپنے آپ کو ٹھہرائے۔

قابلِ صد ستائش اور لائقِ صد احترام ہیں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب
بریلوی، جنہوں نے ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کر دیا کہ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
قول سے ہرگز باہر نہیں جاتا۔ میں حنفی ہوں یوسفی یا شیبانی نہیں ہوں، تو وہ اس
دعویٰ اور اعلان کے بعد آپ کوے کو جو خلط کرتا ہو، کیسے حرام قرار دے سکتے ہیں؟
باقی رہا آپ کی لغوی تشریح عقعق کہ وہ جنگلی کوا ہے۔ دیسی نہیں۔ تو آپ نے
جنگل کو انگلینڈ سمجھ رکھا ہے کہ دیسی کوا وہاں داخل نہیں ہو سکے گا۔ بیچارے کو
ویزا لینا پڑے گا؟ اللہ کے بندے دو پر مارے گا، جنگل میں چلا جائے گا۔ دو
پر مارے گا، شہر میں داخل ہو جائے گا۔

لغات کی تشریح بیان کر کے تم نے کونسا تیر مارا ہے۔ اصل جو تمہارے
دلوں میں روگ ہے اور کینہ، بغض و عناد حضرت گنگوہی کے بارے میں بھرا ہوا ہے۔
اُن کی دشمنی میں یہ شور برپا کیا ہوا ہے کہ ہائے دیسی کوا حلال قرار دیا ہے عوام الناس
بیچارے اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ وہ حقیقت کو پا لیں، حالانکہ یہ غوغہ آرائی ہے۔
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے، بیچارے گنگوہی کا تو نام بدنام ہے۔
ہزاروں گنگوہی حضرت امام پر قربان ہیں۔ میں نے ڈنکے کی چوٹ سے کہا تھا کہ
حنفی بریلوی مسلمان، عاشقِ رسول ہیں، ان کے پیچھے نماز درست ہے اور اب بھی
کہتا ہوں۔ نمازیوں کے مخالف ہو جانے کا طعن، یہ تمہارا کمینہ پن ہے۔ خاندانی
لوگ مخالفوں کو ایسے گھٹیا طعنے نہیں دیا کرتے، مگر تم حنفی کہاں ہو؟ تم تو حقیقت کے
دشمن ہو، تمہیں حنفی کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔ امام صاحب کا قول رد کر دو اور پھر
حنفی رہو ع   ایں خیال است محال است و جنوں

باقی رہا مولانا شہسوار علی مرحوم کی بات، جس کو آپ طول دے رہے ہیں اور ثالثی
مقرر کر رہے ہیں، تمہیں کیا بیماری ہے کہ ان کے رسالہ کا نام کوا حرام ہے یا نہیں؟

اندر کوئی قسم کوا حلال کی بیان کی گئی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ہماری چٹکی لینا کہ باہر کوا
حرام، اندر کوا حلال درست ہو گیا یا نہیں؟ کس بات کی ثالثی چاہتے ہو، خود ہی ثالث
بن جاؤ۔ باقی رہا کوا کی اقسام تو یہ بحث اب آپ سے چل نکلی ہے۔ حضرت مولانا مرحوم
سے ایسی کوئی بحث نہ تھی، اسے آپ بہتان کس منہ سے کہہ رہے ہیں۔ گویا کہ بہتان کا
بہتان خود لگا رہے ہیں، لہٰذا دُنیوی یا اُخروی سزا کے لئے خود ہی تیار رہیئے،
انشاءاللہ!

غیر مقلدیت کے طعن پر آپ کو بڑا غصہ آیا اور اس کو بہت بڑا جھوٹ قرار دیا۔
پھر اپنی جھوٹی سچی صفائی میں مناظروں کی ایک فہرست تھوپ دی معلوم ہوتا ہے
آپ کو اپنے منہ میاں مٹھو بننے کا بڑا شوق ہے۔ ایسی ڈینگیں عوام کالانعام کے
آگے تو چل سکتی ہیں۔ ہمارے آگے نہیں، ان کو کیا وقعت، تم کتنے پانیوں میں ہو۔
ہم خوب جان چکے ہیں۔ میں نے اپنے شیخ حضرت اقدس مدنی قدس سرہ العزیز
کی اتباع میں وہابیہ کو گروہِ خبیثہ لکھا تھا اور وہابیہ اور غیر مقلدوں دو الگ الگ
گروہ ہیں۔ آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ ویسے یار لوگوں نے ہمیں بھی وہابی مشہور
کر رکھا ہے، گو ہم غیر مقلدین کے سخت خلاف ہیں۔

مگر اس کے باوجود کسی کی کوئی علمی عملی خوبی کو سراہنا کوئی عیب کی بات نہیں،
تنگ ظرفیاں آپ لوگوں کے ہی حصہ میں آئی ہوتی ہیں۔ خیر خط و کتابت کے سلسلہ
میں آپ ہمیں خوب سمجھ گئے! اور خوب شعر ہمارے اوپر چسپاں کرنے شروع کر دیئے۔
ہم خوش ہیں کہ آپ نے ہمیں ٹھیک سمجھ لیا۔ ہماری زاہد خشک، متعصب ملاؤں سے
جان چھوٹ گئی۔ چاہے وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایسی تنگ کشتی آپ کو
مبارک ہو، ہم تو سفینۂ عرب جہاز کے سوار ہیں۔ نکاحِ زلیخا کا مسئلہ فقہ حنفی کا
مسئلہ نہیں یہ تو تاریخ اور صحیح روایات کا مسئلہ ہے، اس سے اختلاف کرنے کوئی حنفیت سے

خارج نہیں ہو سکتا، ویسے ہی کاغذ سیاہ کرنے کا کوئی شوق ہے؟

بات بات میں آپ مودودی صاحب کو کیوں لاتے ہیں۔ یہ کیا آپ کو بھوت سوار ہے؟ معلوم ہوتا ہے کسی مودودی نے کوئی آپ کی خدمت کی ہے، جواب آپ میرا سہارا تلاش کر رہے ہیں۔ آپ اس داؤ میں ہیں کہ میں مودودی کی طرف متوجہ ہو جاؤں اور آپ کی جان چھوٹ جائے ۔۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا، تم اب پھنسے ہوئے ہو قیامت تک نہیں نکل سکتے سوائے توبہ کرنے اور ہاتھ جوڑنے کے اور کس ڈھٹائی سے لکھتے ہو کہ میں نے رُوح المعانی کے حوالہ کا جواب دے دیا ہے۔ رُوح المعانی کا حوالہ:

وَهٰذَا مما لا اصل له وخبر تزوجيا ايضاً مما لا يعول عليه المحدثين

یہ ہے حوالہ رُوح المعانی کا لاؤ، اس کا جواب تم اپنی دو ورقی کا نام لیتے ہو، دنیا کے تختے پر اس کا جواب نہیں۔ تمہارے ان دو ورقوں کی کیا حیثیت ہے ۔؟

حضرت علامہ موصوف محدثین صیغہ جمع لا رہے ہیں کہ اس نکاح کی کوئی اصل نہیں۔ یہ روایت قابلِ اعتماد نہیں، لاؤ تم کوئی ایک محدث، جس نے روایتِ نکاح کی توثیق فرمائی ہو، محض نقل کر دینا دلیل نہیں، بر بناءِ شہرت نقل کرتے چلے جانا اور بات ہے توثیق اور، تمہارے دماغ میں یہ فرق نہیں آتا، یا جان بوجھ کر کرتوت دکھا رہے ہو، ایک حوالہ دکھاؤ، ورنہ کاغذ سیاہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں، توثیق پیش کرو، ورنہ ہمارا وقت ضائع کرنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔

میں نے جن اکابر کو سراہا ہے، ان سے ہزار اختلاف کے باوجود میں اُن کے علم و فضل کا مُعتقد ہوں اور اُن کو سچا مسلمان سمجھتا ہوں، اُن کی اکثر باتیں قرآن و حدیث اور فقہ کے مطابق، مگر چونکہ یہ حضرت پیغمبر یا نبی تو نہیں تھے کہ معصوم ہوں۔ اُن کے پایہ کے دیگر اکابر کی نظر میں اُن کے بعض اقوال قابلِ اختلاف ہوئے اور اکابر کی پیروی میں ہم چھوٹوں کو بھی اختلاف کا حق ہے، مگر ہزار ادب و احترام کے ساتھ جس کا تمہاری

لُغت میں نام و نشان نظر نہیں آتا۔ تمہارے پاس سوائے عناد اور بُغض و کینے کے کچھ نہیں آخر میں پھر تم نے مودودی کا رونا رویا ہے، یاد رکھو مودودی کا سہارا لے کر تم بھاگ نہیں سکتے۔

حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کی طرف جو روایت منسوب ہے، وہ صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اگر مجھے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا، تو میں پڑھ لیتا، میں نے بھی انہی کے لئے گنجائش چھوڑی تھی کہ ایسے ہی دو چار اور ہستیاں۔ تو حضرت خان صاحب بریلوی سے ہزار اختلاف سہی، مگر اُن کے علم و فضل کا میں دل سے معتقد ہوں، وہ علم کا پہاڑ ہیں وقت کی پابندی کی وجہ سے خطابت، امامت، اذان فروشی اگر جائز ہے، تو پھر فتویٰ نویسی کیوں منع ہے؟ یہ بغیر وقت کے ... ہی ہو جاتی ہے۔ آپ نے جس دلی خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ اختلافات ختم کرنے کی کوشش کی جائے اور سب خطباء و علماء مرزائیت اور گستاخوں اور بے ادبوں کے خلاف متحد ہو کر دین کی خدمت کریں اور آگے کچھ نمونے بے ادبیوں اور گستاخیوں کے پیش کئے ہیں ۔۔ مجھے آپ کی دلی خواہش بہت پسند آئی۔ خدا کرے آپ اس کو عملی جامہ پہنائیں، صرف زبانی جمع خرچ نہ رہے اور دو چار نمونے اس فہرست میں اور شامل کریں۔ کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چارپائی کے پیچھے کتے کا پلا بیٹھا ہوا تھا، جس کی وجہ سے جبرائیل علیہ السلام اندر داخل نہیں ہو رہے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارا مکان ڈھونڈتے رہے، مگر کتے کا پلا پلنگ کے نیچے تھا گویا کہ آپ کو پلنگ کے نیچے کا علم نہیں، دیوار تو بڑی چیز ہے۔ ایسے ہی کوئی کہے کہ نبی پاک کی حالت تو ایک شکاری کی طرح ہے۔ العیاذ باللہ، اور کوئی کہے کہ نبی تو کافروں کی جنس سے ہیں، سرِ دست انہی پر کفایت کرتا ہوں ۔۔ یہ ایک لمبی فہرست ہے، بوقت ضرورت سامنے آئے گی۔

سید طفیل احمد گیلانی

۶-۱-۹۱

یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۱/۶/۹۱ کا جواب ہے

بخدمت جناب خطیب صاحب تھانہ والی مسجد گوجرہ منڈی ۔

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ؛ آپ کا ۹۱/۱/۶ کا مکتوب ملا ہے جس میں آپ نے ہمارے مکتوب مورخہ ۹۰/۱۲/۲۹ کے جواب میں ہمارے سوال کا جواب دینے کی بجائے خود اپنی طرف سے سوال کیا ہے ۔ حالانکہ چاہئیے تو یہ تھا کہ آپ ہمارے سوال کا جواب دیتے بعد میں سوال کرتے ہم بار بار سوال کرتے ہیں آپ اس کا جواب بھی نہیں دیتے آپ نے لکھا ہے آپ میدان مناظرہ تھے کاغذی پہلوان ہوگئے یہ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ جو شخص بھی آپ کی اور میری سوال وجواب کی بحث پڑھے گا وہ خود ہی فیصلہ کرلے گا کہ آپ کاغذی پہلوان ہیں یا ہم بفضلہ تعالیٰ ہمارے پاس تو مخالفین اہل سنت وجماعت کی تحریریں موجود ہیں اور زندہ شہادتیں بھی ہیں جو ہم بوقت ضرورت پیش کرنے کو تیار ہیں ۔ پہلے آپ ہمارے سوالات کے جوابات دو ۔ پھر ہم آپ کے ہر سوال کا جواب دینے کو تیار ہیں تاہم صرف ایک حوالہ آپ کو پیش کرتا ہوں جو کہ بدمذہبوں کی نشان دہی کے لئے کافی ہے ۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فتح الباری شرح بخاری ص ۱۵۸ جلد ۲ طبع بیروت میں لکھتے ہیں (المبتدع) ای من اعتقد شیأ مما یخالف اہل السنۃ والجماعۃ)

یعنی بدعتی (بدمذہب) وہ شخص ہے جو کہ اہل سنت والجماعت کے کسی عقیدہ کی مخالفت کرتا ہے ۔ مفصل جواب آپ جب ہمارے سوالات کا جواب دیں گے تحریر کر دیا جائے گا ۔ اب آپ نے تذکرۃ الرشید کا حوالہ درست تسلیم کر لیا ہے کہ دیسی

کوا کھانا جائز ہے اور گنگوہی صاحب نے ارشاد فرمایا ہے بلکہ فتاوی رشیدیہ میں تو زاغ معروفہ کھانا ثواب لکھا ہے ۔ اب ہم آپ سے پھر وہی سوال کرتے ہیں جو ہم پہلے کر چکے ہیں جس کا جواب آپ نے ابھی تک نہ دیا ہے ۔ وہ یہ کہ جب آپ کے نزدیک دیسی کوا کھانا ثواب ہے جیسا کہ ہم سابقہ اپنے مکتوب ص ۱۵ تا ۱۷ مورخہ ۹۰/۱۲/۲۹ میں ثابت کر چکے ہیں کہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے نزدیک جس جگہ کوا کھانے والے کو لوگ برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو ثواب ہوگا اور ماہنامہ رضائے مصطفےٰ نے تو ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے حوالے سے کوا کھانے کے ثواب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ کوا کھانے والے کو سو شہید کا ثواب ملے گا ۔ اس لئے کہ لوگ کوا کھانے کو حرام جانتے ہیں اب گذارش ہے کہ گوجرہ میں تو کوئی کوا نہیں کھاتا اور لوگ کھانے والے کو برا جانتے ہیں آپ جبکہ اس کوا کھانے کو ثواب جانتے ہیں تو آپ بھی جمعۃ المبارک میں خطبۂ جمعہ میں اعلان کریں کہ سب دیوبندی حضرات کوا کھانا شروع کر دیں کیونکہ بکرے کا گوشت بھی مہنگا ہے آپ سلانوالی کی طرح اپنے مسلک کے مولویوں کی دعوت بھی کریں خوب کھائیں پکائیں ہم ہرگز منع نہ کریں گے کیونکہ آپ کے نزدیک یہ ثواب سو شہید کا ثواب ہے ۔

لہذا آپ اپنے اکابر کے فتوی پر عمل کر کے تو دکھا دیں تاکہ گوجرہ والوں کو معلوم ہو جائے کہ مولوی طفیل احمد صاحب واقعی دیسی کوا کھانا ثواب جانتے ہیں ورنہ ہم یہی کہیں گے کہ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔

اور ہم نے آپ کو دیسی کوا اور عقعق کا فرق بھی بتا دیا ہے ملاحظہ فرمائیے ہمارا مکتوب مورخہ ۹۰/۱۲/۲۹ ۔ اب آپ کی خدمت میں ہم یہ سوال پیش کرتے

ہیں کہ آپ لکھیں کہ القبع اور دلیسی کو سے ہیں کیا فرق ہے اور القبع حلال ہے یا حرام
اور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلیسی کو ہرگز حلال نہیں فرمایا
یہ آپ کی اپنی اختراع واقرا ہے ہم بفضلہ تعالیٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے مقلد ہیں اور ہم آپ سے بہت زیادہ ان کا احترام کرتے ہیں اور آپ نے
یہ بھی لکھا ہے کہ قابلِ قدر ستائش اور لائق صد احترام ہیں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا
خاں صاحب بریلوی ؒ جواباً گذارش ہے کہ آپ پھر ان کے مسلک کو قبول کر لیں
اور جو ان کا فتویٰ حسام الحرمین میں موجود ہے اسکی تصدیق کر دیں تاکہ اختلاف کا مکمل
طور پر خاتمہ ہو جائے اور اتحاد قائم کریں اور پھر آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے
ڈنکے کی چوٹ سے کہا تھا کہ حنفی بریلوی مسلمان عاشقِ رسول ہیں انکے پیچھے نماز درست
ہے اور اب بھی کہتا ہوں جواباً گذارش ہے کہ آپ اس عبارت میں وہ الفاظ چھوڑ
گئے ہو آپ نے پہلے اپنے مکتوب ۹۰/۱۱/۲۵ میں لکھے تھے جو کہ یہ ہیں میرے
نزدیک بریلوی حنفی علماء کرام ایک صحیح مسلمان اور عاشقِ رسول ہیں اور ان کے
پیچھے نماز کا ادا کرنا بالکل درست ہے اور آپ کی اس تحریر کے بعد ہم نے آپ کو
اتحاد کی دعوت دی تھی کہ اب آپ مکمل طور پر حنفی بریلوی مسلک اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا
بریلوی ؒ اختیار کر لیں۔ اب پھر ہم نے آپ کو اپنے اسی مکتوب میں مندرجہ بالا دعوت
دی ہے خدا تعالیٰ آپ کو ہدایت دے ہم تو یہی دعا کرتے ہیں آپ نے پھر لکھا ہے
کہ آپ نے مجھے نمازیوں کے مخالف ہو جانے کا طعنہ دیا ہے یہ طعنہ نہیں دیا بلکہ
آپ کی دورنگی کا یہ جواب تھا آپ لکھتے ہیں تم حنفی کہاں ہو تم تو حنفیت کے
دشمن ہو تمہیں حنفی کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہیئے امام صاحب کا قول رد کر کے پھر حنفی
رہو۔ اب جواباً گذارش ہے کہ آپ خود ہی حنفی نہیں ہو بلکہ دیوبندی نہ بریلوی نہ
غیر مقلد نہ وہابی خدا جانے کیا ہو تم تو حنفیت کے دشمن ہو تمہیں حنفی کہلاتے ہوئے

شرم آنی چاہیئے۔ امام صاحب کا قول تم سمجھتے ہی نہیں ضد و تعصب اور غصہ میں
اگر آپ یہ باتیں لکھتے ہیں اور نہ آپ علماء دیوبند کی بات مانتے ہیں نہ ہماری جو
کہ ہم نے آپ کی کتب سے ہی نکاحِ زلیخا رضی اللہ عنہا ثابت کر دیا ہے لیکن
آپ ضد اور تعصب پر قائم ہیں ہم نے تو احسن طریقہ سے گذارش کی تھی بلکہ یہاں تک
لکھا تھا کہ اگر آپ مسلک اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی اختیار کر لیں تو ہم آپ
کو امام ماننے کو بھی تیار ہیں بس آپ نے اب خود اپنا ضدی اور متعصب ہونا
ثابت کر دیا ہے۔ اہل علم حضرات ناراضگی نہیں کرتے بلکہ دلائل سے بات کرتے
ہیں اور اگر کوئی مخالف بھی معقول بات کرلے تو تسلیم کرتے ہیں اور شکریہ ادا
کرتے ہیں۔ علماء اکیڈمی اوقاف لاہور پروفیسر مولوی حافظ نور الحسن خانصاحب دیوبندی
تھے تفسیر قرآن پاک پڑھاتے تھے ان کے ساتھ دورانِ اسباق حدیث پاک
حدیث روایت جابر رضی اللہ عنہ جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی
نشر الطیب میں نقل کی ہے کے بارہ میں من نورہٖ پر گفتگو ہو گئی پروفیسر صاحب مِن
تبعیضیہ کے معنی کے لحاظ سے بریلوی حنفی مسلک کے خلاف تھے لیکن جب
ہم نے بتایا اور کہا کہ یہ ہرگز کسی مستند بریلوی حنفی عالم نے نہیں لکھا نہ یہ ہمارا اعتقاد ہے
بلکہ یہ مِن ابتدائیہ یا بیانیہ ہے۔ اور جو مفہوم مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے
اس حدیث کا بیان کیا ہے وہی ہمارا اعتقاد ہے اور پروفیسر صاحب نے مزید وضاحت
طلب کی تو میں نے مفصل گذارش کی جس کے بعد پروفیسر صاحب بے حد خوش
ہوئے اور فرمانے لگے آج آپ نے میرے شبہ کا ازالہ کر دیا اور اس واقعہ کے
ہمارے ساتھی علماء بھی شاہد ہیں بہر حال میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم فراخدلی سے
اختلافی مسائل حل کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ اپنے اکابر کا فیصلہ بھی نہیں مانتے
اور دعویٰ حنفی و دیوبندی کا رکھتے ہیں تم حنفی و دیوبندی کہاں ہو تم تو حنفیت دیوبندی

کے دشمن ہو تمہیں حنفی دیوبندی کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہئیے علماء دیوبند کا قول دربارہ نکاح زلیخا رضی اللہ عنھا رد کرو اور پھر بدعم خویش دیوبندی حنفی رہو این خیال است محال است وجنوں یہ تو آپ کے تحریر کردہ الفاظ کا جواب ہے ورنہ ہم بھی یہ نہ لکھتے اور آپ نے جو لکھا ہے کہ سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم پر بہتان کس سے کہہ رہے ہیں جواباً گذارش ہے کہ شاہ صاحب سید شہسوار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو وصال پا گئے اب آپ نے ان کے بارہ میں یہ تاثر دیا ہے۔ کہ ان کا فتویٰ باہر کو حرام اندر حلال ہے یہ تم نے عوام الناس کو دھوکا دیا ہے۔

جب کہ شاہ صاحب مرحوم نے اپنے فتویٰ صـ۹ تا ۱۱ میں مغالطہ لکھ کر غراب الزارع کو حلال لکھا ہے۔

ملاحظہ ہو بحوالہ درمختار وحل غراب الزرع الذی یاکل الحب یعنی کھیت کا کوا حلال ہے جو دانہ کھاتا ہے (یعنی نجاست خور نہیں آبادی میں نہیں آتا۔ صغیر الجثہ بشکل فاختہ ہے۔

(غایۃ الاوطار)

اس کے بعد شاہ صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کوا کھانے والے دیوبندی علماء حضرات نے اس مقام پر غلطی کھا کر زاغ معروفہ حرام کو حلال قرار دے دیا اور رسالوں کتابوں میں حلت وجواز کے فتویٰ شائع فرما دئیے جب علماء عظام وعوام اہل السلام کی طرف سے سرزنش وتردید بلیغ کے مورد ہوئے تو مشکل میں پڑ گئے کہ نہ تو کتابیں جلا سکیں اور نہ ہی یہ غلط مضمون وفتویٰ واپس لے سکیں کہ نظر عوام میں انکی مولویت پر دھبہ لگتا ہے لہذا اپنے غلط فتویٰ پر جم گئے اور مصر رہے اور کوا کھانے کو کار ثواب لکھتے تھے چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صـ۴۹۳ پر اس سوال کے جواب میں کہ زاغ معروفہ (کوا سیاہ جو ہمارے ملک میں مشہور ومعروف ہے) کو جس جگہ اکثر

لوگ حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

تو جواب میں فرماتے ہیں ثواب ہوگا فقط۔ بظاہر یہی وجہ مغالطہ ہے کہ ان حضرات نے حرام کوا کو حلال قرار دے دیا (بلفظہٖ) یہ عبارت ہم نے جناب محترم حضرت مولانا سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ سے نقل کر دی ہے جس سے فتاویٰ رشیدیہ کے زاغ معروفہ کا فتویٰ غلط ہونا اظہر من الشمس ثابت ہے یا نہیں انصاف سے کہو تمہارا زاغ معروفہ حرام لکھا ہے یا نہیں یہ ہے فتویٰ سید شہسوار علی مرحوم کا۔

اب فرمائیے آپ نے سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ پر کوا حلال ہونے کا فتویٰ جھوٹ باندھا یا نہیں۔ غراب الزرع کے بارہ میں تو اختلاف ہی نہیں لہذا ثابت ہوا کہ زاغ معروفہ (دیسی کوا) حرام ہے فاسق ہے۔ حضرت مولانا سید شہسوار علی رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں بھی اپنے فتویٰ میں نہیں لکھا کہ زاغ معروفہ دیسی کوا حلال ہے آپ اگر یہ دکھا دیں ہم آپ کو ایک ہزار روپیہ نقد پیش کریں گے

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

اب اس بارہ میں ہم مزید ایک حوالہ پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو لغات کشوری صـ۴۹۷ میں ہے۔ عقعق ایک پرندہ ہے سیاہ رنگ کا اور تیز اڑنے والا منتخب میں لکھا ہے کہ یہ جنگلی کوا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے علماء دیوبند تقریباً دس علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب المنجد اردو کے صـ۶۷۰ میں ہے۔ العقعق۔ کوے کی صورت کا ایک پرند۔ اب بھی آپ کی عقل میں یہ عقعق کا مفہوم نہ آئے تو پھر خدا ہی ہدایت دے نہ ماننے کا علاج تو کسی کے پاس نہیں ہے۔ ہمارا کام تو بتا دینا ہے آگے مانو نہ مانو۔ اور میزان الکبریٰ للشعرانی صـ۵۷ ج ۲ بھی ملاحظہ کریں

امید ہے اگر آپ غصہ سے دور رہ کر خلوص سے غور فرمائیں گے تو یہ تسلیم کر لیں گے کہ دیسی کوا زاغ معروفہ حرام ہے حلال نہیں ہے ورنہ عمل کر کے دکھاؤ اور خوب کھاؤ باقی رہا آپ کا لکھنا کہ آپ نے مناظرہ کی فہرست مرتب کر کے چھاپ دی معلوم ہوتا ہے آپ کو اپنے منہ میاں مٹھو بننے کا بڑا شوق ہے۔ جواباً گذارش ہے کہ ہم اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بنتے بلکہ تمہارے دیوبندی مولویوں کی ہمارے پاس تحریریں موجود ہیں اور زندہ لوگ مسلمان گواہ ہیں۔

بلکہ آپ کے دیوبندی بھی بھرڑی شاہ عبدالرحمان ضلع گوجرانوالہ میں چھوٹی بھرڑی میں مولوی غلام محمد دیوبندی سے مناظرہ ہوا تھا جس کے بعد دیوبندیوں نے کہا تھا کہ ہم آپ کو اس مناظرہ میں کامیاب تسلیم کرتے ہیں اور آپ ہماری مسجد میں تقریر کریں اور ہماری طرف سے دعوت ہے لیکن اس روز شبکو بنڈی بھٹیاں پہلے سے تاریخ جلسہ رکھی ہوئی تھی اس لئے میں نے معذرت کی اس بات کے اب بھی لوگ زندہ گواہ ہیں یہ ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے ہیڈ ماسٹر نور محمد صاحب بنواں بانگٹ ہمراہ تھے اور دوسرے لوگوں کی باتیں تو الگ رہیں اب تو آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑ گیا ہے بلکہ آپ نے خود تحریر کیا ہے آپ تو حوالوں کے بادشاہ ہیں آپ خود بھی تسلیم کر چکے ہیں مزید انشاء اللہ تعالیٰ تسلیم کر لیں گے ہم کو تو تعجب ہے کہ آپ کو اپنے اکابر کا بھی علم نہیں کہ وہ اپنی کتب میں یا ملفوظات میں کیا کیا تحریر کر گئے فرما گئے آپ ان کے بھی خلاف ہیں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے شیخ حضرت اقدس مدنی قدس سرہ العزیز رحمۃ اللہ کی اتباع میں وہابیہ کو گروہِ خبیثہ لکھا تھا اور وہابیہ اور غیر مقلدین دو الگ الگ گروہ ہیں آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ ویسے یار لوگوں نے ہمیں بھی وہابی مشہور کر رکھا ہے ہم غیر مقلدین کے سخت خلاف ہیں مگر اس کے باوجود کسی کی کوئی عملی خوبی کو سراہنا کوئی عیب کی بات نہیں

تنگ ظرفیاں آپ لوگوں کے ہی حصہ میں آئی ہوئی ہیں جواباً گذارش ہے کہ گروہ وہابیہ کو تو آپ نے خبیثہ لکھا ہے۔

مگر آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ مکمل مبوب مطبوعہ دیوبند ص ۱۰۳ پر لکھتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اور ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے اور اسی کتاب مذکور ص ۲۳۷ پر لکھتے ہیں۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم

اب مولوی حسین احمد مدنی کی بھی سنیئے وہ فرماتے ہیں کہ صاحبو! محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اسکی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس سے اور اسکے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے"

اب آپ فرمائیں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتویٰ درست ہے۔ یا مدنی صاحب نے

غلط فتویٰ دیا ہے اگر گنگوہی صاحب کے فتویٰ کی آپ تردید نہیں کرتے تو بھی
لکھیں اور پاکستان میں مولوی نور محمد اصح المطابع کراچی سے اسی نجدی محمد بن عبدالوہاب
کی کتاب التوحید معہ ترجمہ شائع کر رہے ہیں جس میں ص ۱۲۶ پر غلام رسول نام رکھنا
بھی حرام لکھا ہے آپ کے علماء اور آپ اس نجدی کی کتب کی اشاعت کیوں کرتے
ہیں اسکو بند کرنا چاہئے ورنہ بقول آپ کے لوگوں نے ہمیں بھی وہابی مشہور کر رکھا
ہے تو وہ لوگ سچے ہیں کیونکہ آپ بظاہر حنفی ہونے کے مدعی ہیں اور دوسری
طرف محمد بن عبدالوہاب نجدی کی گنگوہی صاحب کی پیروی میں تعریفیں بھی کرتے
ہیں ان کتب کی اشاعت بھی کر رہے ہیں بصورت دیگر محمد بن عبدالوہاب نجدی
کی تعلیمات کو بند کریں اور فتاویٰ رشیدیہ کی اشاعت بھی بند کرائیں کیونکہ اس میں نجدی
کی تعریف ہے جو کہ مولوی حسین احمد مدنی کے بھی خلاف ہے۔

اب فرمایئے آپ کے نزدیک کتاب فتاویٰ رشیدیہ مکمل مبوب طبع دیوبند قابل
عمل ہے یا نہیں اور یا کتاب الشہاب الثاقب از مولوی حسین احمد مدنی صاحب
دونوں میں کونسی درست اور کونسی غلط ہے تحریر فرمائیں۔

اب غیر مقلدین گروہ کی بات بھی سن لیں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ
علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں۔ غیر مقلد کہ فی زمانہ دعوے حدیث دانی وعمل بالحدیث
کرتے ہیں حاشا وکلا کہ حقانیت سے بہرہ نہیں رکھتے تو اہل حدیث کے زمرے
میں کب شامل ہو سکتے ہیں بلکہ ایسے لوگ دین کے راہزن ہیں ان کے اختلاط سے احتیاط
چاہئے

فرمایئے غیر مقلدین کے بارہ میں اکابر علماء دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ
صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمۃ تو فرماتے ہیں ایسے لوگ دین کے راہزن ہیں ان کے اختلاط
سے احتیاط چاہئے۔ آپ کا اب ان کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے آیا حاجی صاحب علیہ

الرحمۃ کا ارشاد درست ہے یا آپ کا جو فیصلہ ہو لکھیں۔

اور تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۷۵ پر مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے
ہیں اسی بناء پر غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنے والے کے لئے میں کہا کرتا ہوں کہ نماز لوٹائے
کیونکہ غیر مقلد ڈھیلے سے استنجا نہیں سکھاتے پس جب قطرہ سے پاجامہ کا رومال
نجس ہو گیا تو امام کی نماز نہیں ہوئی مقتدی کی تو کیا ہو گی اور اسی کتاب کے ص ۱۲۸ حصہ اول
میں فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں غیر مقلد تقیہ کر کے اکثر اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں
اور واقع میں حنفیہ کو مشرک بتلاتے ہیں اور ص ۱۲۹ حصہ اول میں فرماتے ہیں اور
جو غیر مقلد حنفیہ کو مشرک کہتے ہیں اور تقلید شخصی کو شرک بتاتے ہیں بے شک فاسق ہیں
سو ان کی امامت مکروہ تحریمہ ہے اور دانستہ انکو امام بنانا حرام ہے اور اب آپ
نے جو لکھا ہے کہ وہابیہ خبیثہ اور غیر مقلدین الگ الگ دو گروہ ہیں یہ فیصلہ بھی مدنی
صاحب کی زبانی پڑھیئے ملاحظہ ہو کتاب الشہاب الثاقب ص ۶۲ آخری سطور وہابیہ
کسی خاص امام کی تقلید کو شرک ———— فی الرسالت جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ
اور انکے مقلدین کی شان میں الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اسکی وجہ سے
مسائل میں وہ گروہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدین ہند
اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی کا اقرار
کرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب
پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے
ہیں اسکی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کی
شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے اور ملاحظہ فرمایئے کتاب
عقیقت نما المعروف بہ۔

"اکابر علماء دیوبند کا مذہب حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے قلم سے"

حکیم محمد اشرف سندھو ناشر مرتبہ دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی ضلع لاھور مطبوعہ ولیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور کے صفحہ ص۱۹-۲۰ اشرف السوانح کے حوالہ کے بعد لکھتے ہیں ۔۔ اہل حدیث کو منکرین حدیث کے زمرہ میں گنواتے ہوئے بریلویہ کو اپنی ہم نوائی کا یقین یوں دلایا ہے۔

واضرهم تصنيفا للنيچريون الكبار منهم والصغار وغير المقلدين والمبتدعون -

(عشرہ طروس طرس عاشر از مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ص۱۹۲)

ترجمہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے ضرر رساں اور انتہائی خطرناک تصنیفات چھوٹے بڑے نیچریوں اور غیر مقلدین اہل بدعت کی ہیں۔

واما المذاهب فاهل الحق منهم اهل السنة والجماعة المحصورون باجماع من يعتد بهم فى الحنفية والشافعية والمالكيه والحنابله واهل الاهواء منهم غير المقلدين الذين يدعون اتباع الحديث الخ

(عشرہ طروس عاشر) (از مولوی صاحب اشرف علی تھانوی صاحب)

ترجمہ اور بہرحال مذہب حق تو وہ صرف اہل سنت والجماعت ہی تھے جو باجماع اُمت حنفی شافعی مالکی اور حنبلی چاروں مذاہب میں منحصر ہے اور اہل ہوا یعنی بدترین گمراہ فرقوں میں سے غیر مقلدین سرِفہرست ہیں جو کہ اتباع حدیث کے مدعی ہیں۔ حالانکہ یہ ان کا دعویٰ بوگس اور فراڈ ہے۔

اور مولوی حسین احمد مدنی صاحب الشہاب الثاقب ص۶۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ میں متعدد مقامات میں حضرت مولانا گنگوہی صاحب نے طائفہ وہابیہ غیر مقلدین کو فاسق تحریر فرمایا ہے اور ان کے اقتداء کو مکروہ کہا۔

اب فرمائیے گروہ وہابیہ خبیثہ اور غیر مقلدین میں کیا فرق ہے آپ کے اکابر کے فتویٰ ہم نے پیش خدمت کر دیئے ہیں۔ بس نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے دونوں کی ایک اور یہ بھی لکھیں کہ اب مولوی حسین احمد مدنی صاحب کے فتویٰ کی رو سے نجدی وہابی حرمین شریفین کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے تحریر کریں اور آپ نے تحریر کیا ہے کہ نکاح زلیخا کا مسئلہ فقہ حنفی کا مسئلہ نہیں یہ تو تاریخ اور صحیح روایات کا مسئلہ ہے جواباً گذارش ہے۔

کم از کم آپ صحیح روایات کو ہی تسلیم کرتے ہوئے نکاحِ زلیخا رضی اللہ عنہا کو حق تسلیم کر لیں اور انکار نہ کریں تو پھر بھی اچھی بات ہے۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ بزرگوں کا ادب کرو انکی شان میں گستاخی نہ ہو صالحین کی اتباع کرو اسی میں نجات ہے اور آپ سے سابقہ مکتوبات میں بھی اور اب بھی ہم سوال کرتے ہیں کہ مولوی احمد علی صاحب لاہوری کی کتاب حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب قابلِ عمل ہے یا نہیں اور آپ یا تو اسکی تائید کریں یا تردید کر دیں یہ ایک شرعی مسئلہ ہے اور ہم نے آپ سے بار بار سوال کیا ہے خدا جانے آپ حق بات لکھنے سے کیوں ڈرتے ہیں اس کا جواب دو ورنہ آج کے بعد مفتی کہلانا چھوڑ دو اور اگر آپ نے اب بھی جواب نہ دیا تو پھر آپ صاف لکھ دیں کہ مجھے علم ہی نہیں مجھے نہ میں مفتی ہوں نہ مجھے کوئی مفتی کہے تو پھر ہم آپ سے آئندہ اس بارہ میں سوال نہ کریں گے اور ہم نہیں پھنسے پھنسے تو آپ ہیں یہ تو تیسرا آدمی ثالث ہی فیصلہ کر سکے گا کہ کون پھنسا ہے اور مجھے آپ کے سہارے کی ضرورت نہیں ہم نے تو صرف آپ کو حق و باطل کے پرکھنے کی دعوت دی ہے آپ کے اکابر کے حوالہ جات بھی آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں کم از کم آپ ہماری نہ مانیں اپنے اکابر کی تو مانیں آگے آپ کی جو مرضی ہو وہ کریں ہم آپ کو زبردستی نہیں منوانا چاہتے ۔ اور آپ نے ابھی تک روح المعانی

کا جو حوالہ ہم نے لکھا ہے اس کو دیکھا تک نہیں یا قصداً ملاحظہ کر کے جواب نہیں
دیتے ہم بار بار جواب دے چکے ہیں ذرا دوبارہ ہمارے سابقہ مکتوبات
کا مطالعہ کر لیں شاید آپ کو سمجھ آجائے اور وقت تو آپ ہمارا ضائع کرتے ہیں
کہ ہم بار بار حوالے تحریر کر کے سوالات ارسال کرتے ہیں لیکن آپ بعض سوالات
کے جوابات ہی نہیں دیتے ادھر ہم تو بفضلہ تعالیٰ عیسائیوں مرزائیوں رافضیوں غرضیکہ جو
بھی بدمذہب اہل سنت وجماعت کے خلاف ہو اس کا رد باحوالہ کتب احسن طریق
سے کرتے ہیں اور آپ آزمائش کر کے دیکھ لیں آپ لوگ مرزائیوں کے کسی
بھی مرکز میں جلسہ کریں آپ بھی تقریر کریں ہم بھی کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے
گا کہ مرزائیت کا رد ہم کس طرح کرتے ہیں یا عیسائیت کے بارہ میں بفضلہ تعالیٰ
ہم نے تو اپنے مرشد کامل کی نظر کرم سے کئی عیسائیوں مرزائیوں رافضیوں کو
توبہ کرائی ہے اور دین اسلام میں داخل کیا ہے جسکی مختصر فہرست آپ کو پیش
کر دی تھی اس کے علاوہ اور بھی ہیں جن کو مسلمان کیا ہے۔

فقط والسلام علی من اتبع الہدیٰ

ابوالانوار محمد اقبال رضوی غفرلہ

5-1-91

15-1-91

خطیب صاحب سرکاری غلہ منڈی، گوجرہ

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ،

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو آپ نے حوالہ پیش کیا ہے
کہ مبتدع بد مذہب کو کہتے ہیں اور مبتدع کی تعریف بدعتی سے کی ہے تو چشم ماروشن دل ماشاد
یہی جواب میری طرف سے قبول کر لیں کہ ہم نے جن کا ذکر کیا تھا، وہ یہی بدعتی ٹولہ ہے
اور اس کی پہچان بھی آپ نے ان کی عبارت تحریر کر دی ہے،

من اعتقد شیئاً مما یخالف اهل السنة والجماعة۔

اب میدان میں آ کر دیکھیں، اس زمرے میں کون اترا ہوا ہے، بات ختم ہو جائے گی۔
آپ نے اپنے مکتوب کے دوسرے صفحہ کے آخر پر سوال کیا ہے کہ ابقع کوا اور
دیسی کوا میں کیا فرق ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابقع کوا حرام ہے، دیسی کوا ایسا
نہیں، کیونکہ یہ دونوں مختلف ہیں، ایک نہیں۔ فقہ حنفی کی معتبر ترین چوٹی کی کتاب
در مختار جلد دوم صفحہ ۲۲۹ میں ہے، الذی لا یاکل الا الجیف وهو الذی
سماه المصنف الابقع، ترجمہ آپ خود کر لیں، یعنی ابقع کوا وہ ہے جو صرف
مردار کھاتا ہو، دانہ ہرگز نہ کھاتا ہو تو یہ کوا حرام ہے۔

ونوع منه یخلط یاکل الحب مرة والجیف اخرى وهو غیر مکروه
عند ابی حنیفة رحمه الله وقال الشامی هو العقعق فلا بأس
باکله عند ابی حنیفة وهو الاصح - اور صفحہ ۲۳۰ پر لکھا ہے،
والعقعق هو غراب یجمع بین اکل جیف وحب والاصح حله۔

اور یہی حال دیسی کوے کا ہے، بعینہٖ یہ تعریف اس پر صادق آتی ہے دیدہ باید۔
امام صاحب کے ایسے واضح، روشن اور بین قول کو رد کر کے امام کی بارگاہ سے

سے راندے نہ جاؤ، کہیں ٹھکانہ نہ ملے گا۔ دیسی کوّا، وہ امام حلال قرار دے رہا ہے،
جس کی اتّباع کے تم واحد ٹھیکیدار بنتے ہو، تو لہٰذا کوّے کی دعوت جس کا تم اپنے ہر مکتوب
میں چسکے لے لے کر ذکر کرتے ہو اور تمہیں رہ رہ کر گدگدی اٹھتی ہے، شاندار دعوت کا انتظام
کرو اور اپنے امام کے قول کو اس جہالت کے دور میں زندہ کرو، اور اگر ہمیں وہابی کہنے سے
توبہ کرو اور تحریری معافی مانگو، تو پھر ہم اس متبرک دعوت میں برابر کا حصہ ڈال دیں گے
اور مل کر خوب کوّے کے سری پائے کھائیں گے اور مزے اڑائیں گے اور امام صاحب کی
جان کو دعائیں دیں گے، جنہوں نے یہ نعمت جائز قرار دی۔ بیچارے حضرت گنگوہی کو تو
خواہ مخواہ درمیان میں لاتے ہو جس کو تمہارا اندرونی بغض و کینہ اور عناد جو حضرت سے ہے تمہیں
مجبور کرتا ہے، حالانکہ بات وہی ہے جو میں نے لکھی ہے ع

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

بتلائیے کیا خیال شریف ہے۔ میں نے آپ کو حوالوں کا بادشاہ لکھا، تو آپ بڑے نخرے
میں آگئے جیسے کوئی آپ کو بڑا تحفہ مل گیا ہو، یہ نہیں پتہ کہ ماشاءاللہ حوالہ نقل کرنے کے
بادشاہ ہو، آگے سمجھ اور فہم سے کورے ہو، تو پھر آپ کی حیثیت نقلی بادشاہ کی ہوئی
نہ کہ اصلی کی۔ میں نے کئی مرتبہ لکھا، مولانا شہسوار مرحوم کی، دس بارہ سال کی بات ہے کہ
باہر کوّا حرام، اندر کوّا حلال، بتاؤ عذاب الزرع ... حلال لکھا ہے یا نہیں؛
اگر لکھا ہے، تو پھر یہ چٹکی لینا صحیح و درست ہے یا نہیں؟ اتفاقی اختلافی کی بات ہی نہیں،
ان سے ہماری کوئی بحث ہی نہیں، یہ تو اب آپ سے بحث چل نکلی ہے۔ مولانا موصوف سے
میری ملاقات تھی۔ ہمیں مذاق سوجھ گیا، مگر وہ مذاق ایسا مؤثر ہوا کہ اگلے دن فتویٰ واپس
لیا جانے لگا۔

چشم بد دور! آپ جیسے خیر سے علامہ ہوتے، تو بات سنبھال لیتے۔ شہسوار مرحوم کا
جتنا مطالعہ تھا، انہوں نے لکھ دیا۔ معلوم ہوتا ہے دوسری قسم کوّے کی ان کے مطالعہ میں

نہ تھی، ورنہ اس کو لکھتے اور بحث کرتے، مگر انہوں نے صرف عذاب الزرع پر ہی اپنے
فتوے کو محدود رکھا، تو ایک طرح سے یہ فتویٰ ہی نامکمل رہ گیا، مگر آپ کے پیٹ
میں کیا درد ہو رہا ہے، جو ہماری دس بارہ سال پرانی باہمی نوک جھونک کو اچھال رہے
ہیں اور اُن کا پورا فتویٰ نقل کرکے وقت ضائع کیا ہے، کیونکہ وہ فتویٰ ہمارے پاس بھی
موجود ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ تکلیف اُٹھائی۔

یہ میری شرافت اور بلندیٔ اخلاق کا نتیجہ ہے، جو میں تمہارے اکابر سے شدید
اختلاف رکھتا ہوا اُن کو گوناگوں تعریفی کلمات سے یاد کرتا ہوں، یہ چیز اگر آپ میں نہیں ہے، تو میں کیا کروں؟ تم
اپنی اخلاق باختگی اور فقدانِ شرافت کا بیٹھ کر رونا رو۔

آپ نے مجھے امام بنانے کی پیشکش کی ہے، مگر کب، جب میں بدعت و ضلالت
کے تاریک گڑھے میں گر جاؤں۔؟ سنّتِ پاک اور فقہ حنفی کو چھوڑ کر خود ساختہ، من گھڑت،
بے سند رسم و رواج کو اپنا دین بنا لوں؟ استغفراللہ! ایسی امامت کی میرے نزدیک
ایک کوڑی بھی قیمت نہیں، ایسی امامت تمہیں ہی مبارک ہو ے

دیں ہاتھ سے دے کر جو میسّر ہو امامت ہے ایسی امامت میں مسلماں کو خسارا

آپ نے پھر اپنے منہ میاں مٹھو بننے کا کردار کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ پرانی
عادت ہے، چلو اس سے ہمیں کیا واسطہ؟

جب میں نے لکھ دیا کہ گروہِ وہابیہ ایک خبیث گروہ ہے اور غیر مقلدوں کے میں بھی
سخت مخالف ہوں، تو بات ختم ہو گئی۔ آپ اسے ایک نیا موضوع کیوں بناتے ہیں
کہ فلاں نے یہ لکھا اور فلاں نے یہ لکھا، بتلاؤ کس کی بات صحیح ہے، ہم کوئی جج لگے
ہوئے ہیں، کیا یہ ہمارا موضوع ہے؟ خلط مبحث کرکے اور نیا موضوع چھیڑ کر تم راہِ فرار
اختیار کرنا چاہتے ہو اور یہی مقصد ہے تمہارا، حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی کتاب کا حوالہ در بارہ مودودی صاحب بار بار دہرانے سے ہے ـــــ بندۂ خدا

پہلے جو موضوع اپنے سر ڈال چکے ہو، اس کو نپٹ لو اور جان چھڑا کر پھر کسی نئے موضوع کی بات کرنا، یہ ضابطے کی بات ہے، تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی؟

حضرت مدنی رحمہ اللہ سالہا سال حجاز میں رہے ہیں، اُن کو وہابیہ سے واسطہ پڑا، انہوں نے بہت قریب سے دیکھا تو انہوں نے لکھ دیا۔ حضرت گنگوہی کو ایسا موقع نہ ملا اور اُن کے حالات پر زیادہ اطلاع نہ پائی، تو انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق ان کے بارے میں تحریر فرما دیا، جس کے وہ ذمہ دار ہیں، تمہیں کیا درد سر پڑی ہے، تم مجھ سے مخاطب ہو، مجھ سے پوچھو، میں صاف واضح بیان دے چکا ہوں، اب کہو کیا کہتے ہو؟

کان کھول کر سُن لو، دو عدد موضوع چل رہے ہیں، دیسی کوا، نکاح زلیخا۔

(۱) دیسی کوے کے بارے میں دُرِّ مختار و دیگر فقہ حنفی کی چھ کتب، عقعق کوے کو جو مردار خور بھی ہے، دانہ دُنکا بھی چگتا ہے حضرت امام صاحب کے نزدیک حلال ہے اور یہی تعفیر، دیسی کوے کی ہے۔ البقع اس سے بالکل مختلف ہے، لاؤ اس کا جواب۔

(۲) نکاح زلیخا کی روایت پر میں نے علامہ رُوح المعانی کی جرح سے خود علامہ موصوف کی طرف سے پیش کی ہے، دوبارہ نقل کرتا ہوں:

وَھٰذا ممالا اصل لہٗ وخبر تزوجہا ایضاً مما لا یعول علیہ المحدثین

اس جرح شدید کے مقابلہ میں لاؤ کسی ایک محدث کی طرف سے توثیق، قیامت تک لا سکو گے، محض نقل دلیلِ صحت نہیں، خدارا ضد چھوڑ دو، ہمارا وقت ضائع نہ کرو۔

آپ مجھ سے عمر میں کافی چھوٹے ہیں، اس بناء پر میں نے جو آپ کو آپ کی کوڑھ مغزی پر ٹھوکا، بہت سخت لہجہ اختیار کیا؟ وہ آپ نے انہی الفاظ میں انہی محاوروں میں مجھ پر اگل دیا، کچھ نہ سوچا کہ آخر عمر میں بڑے ہیں، پھر میرا بیان ہی لوٹا دیا، صرف نام بدلنے کی ضرورت پڑی یا پھر نئے انداز سے بات کرتے، معلوم ہوتا ہے، دانے ختم ہو چکے ہیں۔ اچھا آپ کی وہ دلی خواہش کیا ہوئی؟ دوبارہ تذکرہ ہی نہ ہوا۔ آپ کی فہرست میں آپ سے تعاون کرتے ہوئے میں نے بھی ایک دو نمونے شامل کئے تھے۔ ع "گر قبول افتد زہے عزّ و شرف"

سید طفیل احمد گیلانی
۱۵-۱-۹۱

یہ مولوی طفیل احمد صاحب کے مکتوب ۱۵/۱/۹۱ کا جواب ہے

بخدمت جناب خطیب صاحب تھانہ والی مسجد گوجرہ منڈی

السلام علی من اتبع الھدیٰ!

آپ کا مکتوب مورخہ ۱۵/۱/۹۱ کو ملا کاشفِ احوال ہوا جواباً گذارش ہے کہ ہم نے تو آپ کے سوال کا جواب تحریر کر دیا تھا اور آپ نے خود تسلیم بھی کر لیا ہے اب ہم نے اپنے سابقہ مکتوب مورخہ ۲۹/۱۲/۹۰ کے صدا پر آپ سے سوالات کئے تھے ان کا آپ نے کوئی جواب نہ دیا ہے اور ہم نے آپ کو اپنے مکتوب ۲۹/۱۲/۹۰ میں عقعق اور دیسی کوے کا فرق مفصل تحریر کر دیا ہے اور آپ کو ہم نے فتاوی ہندیہ ترجمہ فتاوی عالمگیری اردو کا حوالہ بھی دیا ہے جو کہ آپ کے مستند مولوی امیر علی صاحب مؤلف تفسیر مواہب الرحمن نے لکھا ہے اس کے صفحہ ۲۴۴ جلد ہشتم میں صاف لکھا ہے دیسی کالا کوا ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں ظہیریہ میں ہے ابراہیم سے مروی ہے کہ ائمہ رحمہم اللہ پرندوں میں سے ہر ذی مخلب کو اور جو نجس و مردار خوار ہیں مکروہ جانتے تھے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ جو پرند نجس و مردار خوار ہے جیسے دیسی کالا کوا اور جنگلی کوا اسکو طبیعت پاکیزہ پلید و خبیث جانتی تھی ہاں جو کوا کہ جنگل میں کھیتی اور دانہ چُن چُن کر کھاتا ہے وہ مباح و پاک ہے اور آپکے لئے دوبارہ حوالہ نقل کر دیا ہے اب فرمائیے فتاوی عالمگیری کا جو ترجمہ بھی آپ کے دیوبندی مولوی نے کیا ہے اور صاف لکھا ہے دیسی کالا کوا یہ فقہ حنفی کا مسئلہ ہے یا نہیں اگر ہے تو فتاوی عالمگیری کا ترجمہ فتاوی ہندیہ کا انکار کر کے آپ حنفی کیسے ہوئے معلوم ہوتا ہے آپ جعلی حنفی بنے ہوئے ہیں۔

یا جس طرح ہم نے آپ کو دیسی کالا کوّا صاف لکھا دکھا دیا ہے آپ بھی حضرت سیدنا
امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فقہہ حنفی سے دیسی کالا کوّا حلال لکھا ہوا
دکھا دیں تو پھر ہم مانیں ورنہ ہم آپ کو جعلی حنفی یقین کریں گے اور آپ کے اکابر نے تو
دیسی کالا کوا کھانا ثواب لکھا ہے اس لیے آپ کو کھانا چاہئے سلا نوالی بھی تمہارے
مولویوں نے ہی پکایا کھایا تھا آپ کیوں نہیں کھاتے ہمارے نزدیک تو یہ حرام ہے فاسق
ہے ہم کیوں کھائیں جو حلال کہے وہی کھائے ۔ اور آپ معلوم ہوتا ہے سمجھ اور فہم
سے بالکل کورے ہیں تو پھر آپ کی حیثیت نقلی مفتی کی ہوئی نہ کہ اصلی کی ہم تو بار بار
آپ کی ہدایت کی دعا کرتے ہیں لیکن آپ ضدی اور ہٹ دھرمی کے پکے ہیں اپنے
اکابر دیو بند کا فیصلہ بھی نہیں مانتے یا کہو وہ حنفی نہ تھے اگر ان کو حنفی مانتے ہو
تو پھر ان کا فیصلہ بھی مانو اور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان نہ باندھو
کہ انہوں نے دیسی کو احلال فرمایا ہے ۔

دیسی کوّا کو کسی کتاب فقہہ حنفی میں حلال ہرگز نہیں لکھا ورنہ آپ کے اکابر
میں سے مولوی امیر علی صاحب ہرگز اس کو مکروہ نہ لکھتے کیا فتاویٰ عالمگیری
فقہہ حنفی سے خارج سمجھتے ہو کچھ تو خدا کا خوف کرو یا کم از کم کھانا شروع کر دو
کیونکہ آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کا ارشاد ہے اور کھانا ثواب
لکھا ہے ۔

گوجرہ میں آج تک کسی نے کوّا نہیں کھایا آپ ضرور کھائیں یا اس کو حرام
لکھیں ۔ اب آپ کو اپنے فتویٰ پر عمل کرنا ہوگا ۔

اور آپ کو ہم نے فتح الباری کے حوالہ سے بد مذہب کی تعریف جو لکھی ہے
اسکو آپ نے بھی تسلیم کر لیا ہے اب میدان میں آؤ دیکھیں اس شیشہ میں
کون اترا ہوا ہے ۔

نیز ہم آپ سے سابقہ مکتوب ص۶ مورخہ ۹۰/۱۱/۸ میں سوال کیا تھا کہ آپ کے
مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ ص۱۳۱ پر لکھا ہے کہ جو
شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا
مکمل حوالہ مکتوب مذکور میں ملاحظہ کر لیں فرمائیے یہ اہل سنت و جماعت حنفی
مذہب ہے کیا یہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے کہ صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والا
سنی ہی رہے گا اور سنیت سے خارج نہ ہوگا ۔ (معاذ اللہ) فرمائیے یہ فتویٰ
غلط ہے یا درست آیا یہ عقیدہ رکھنے والا سنی حنفی کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے
جواب دیں اور آپ گنگوہی صاحب کو اپنا پیشوا مان کر حنفی سنی رہ سکتے ہیں خود
ہی فیصلہ کریں اور پھر ہم نے آپ سے بار بار سوال کیا ہے کہ مولوی احمد علی صاحب
لاہوری کی کتاب حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب اس کتاب
کے بارہ میں کیا حکم ہے کیا یہ قابل عمل ہے درست ہے یا جھوٹ ہے مردود ہے
جو حکم ہو لکھیں لیکن آپ کو حق بات لکھنے سے خدا جانے کیا چیز مانع ہے خدا
کا ڈر چاہیئے یا کسی انسان کا اس میں کیا راز ہے ۔ یا صاف لکھو کہ میں مودودی صاحب
کا معتقد ہوں اور ان کو امام مانتا ہوں یا تردید کرو ۔ یا کم از کم ، کتاب مذکورہ کی تائید
کرو ۔ سو حق بات ہو لکھو ورنہ مفتی کہلانا ترک کر دو ہمارا وقت آپ ضائع کرتے
ہیں ہمارے سوال کا جواب نہیں دیتے ۔

اور آپ نے لکھا ہے کہ مولانا موصوف (شاہ سوار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)
سے میری ملاقات تھی ہمیں مذاق سوجھ گیا مگر وہ مذاق ایسا موثر ہوا کہ اگلے دن
فتویٰ واپس لیا جانے لگا چشم بد دور آپ جیسے بے خبر سے علامہ ہوتے تو بات
سنبھال لیتے شاہ صاحب مرحوم کا جتنا مطالعہ تھا انہوں نے لکھ دیا معلوم ہوتا
ہے دوسری قسم کوّے کی ان کے مطالعہ میں نہ تھی ورنہ اسکو لکھتے اور بحث کرتے

مگر انہوں نے صرف غراب الزاغ پر ہی اپنے فتویٰ کو محدود رکھا تو ایک طرح سے یہ فتویٰ ہی نامکمل رہ گیا۔

جواباً گذارش ہے محترم مولانا سید شہسوار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ آپ سے بھی بہت زیادہ تھا۔ اس لیئے تو انہوں نے آپ کے دیسی کوا زاغ معروفہ کو حرام ثابت کر دیا ہے فتویٰ غور سے پڑھو اور مذاق کرنا تو جاہلوں کا کام ہے جواباً حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ٥ (پارہ اول)

آپ تو مفتی کہلاتے ہو آپ کی شان کے یہ کب لائق تھا۔ اور اگر شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے اجمالاً لکھا زیادہ تفصیل نہ کی تو اس کا یہ مطلب کہاں سے لیا کہ ان کا مطالعہ ہی نہ تھا آپ کو ہم نے اس مسئلہ پر جتنے حوالے دیئے ہیں کیا کم ہیں لیکن آپ پھر بھی ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ دیسی کوا حلال ہے اس لیئے ہم آپ کو اب یہی کہیں گے کہ آپ ضرور کھائیں اور خطبۂ جمعۃ المبارک میں اعلان کر کے کھائیں ہم آپ کو ہرگز منع نہ کریں گے اور ہم بفضلہ تعالیٰ حلوہ کھاتے ہیں جو کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب تھا دیکھو بخاری شریف و دیگر کتب احادیث پاک ملاحظہ ہوں۔

بخاری شریف	ص ۸۱۷ - ۸۴۸	ج ۲
و فتح الباری	ص ۵۸	ج ۱۰
مسلم شریف	ص ۴۷۹	ج اول
ابن ماجہ	ص ۲۳۸	
تفسیر خازن و بغوی	ص ۸۵	جز نافع
مشکوٰۃ شریف	ص ۳۶۴	ترمذی شریف ص ۲۵ ج ۲

اب آپ بتائیں دیسی کوا کھانا کس کی سنت ہے کوئی ایک حدیث پاک ہی پیش کر دیں۔

(فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا)

بلکہ بخاری شریف ص ۴۶۷ جلد اول میں ہے کہ کوے کو قتل کر دو۔ یہ فاسق ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ ہم کوئی زچ لگے ہوئے ہیں۔ جواباً گذارش ہے کہ آپ کو پھر بحث شروع کرنے کا کیا شوق تھا پھر خاموش رہتے ہم نے آپ کو بڑے اچھے طریقہ سے گذارش سے ہی لکھا ہے لیکن آپ جوش غضب و غصہ میں اگر اپنی اخلاق باختگی اور فقدان شرافت کے الفاظ لکھتے ہیں۔ ہم بھی ایسا ہی تحریر کر سکتے ہیں۔ لیکن اب آپ کو ہمارے سوالات کا جواب لکھنے کی جرأت نہیں تو یہ گالیاں دینا شروع کر دی ہیں اور یہ تہذیب آپ کو مبارک ہو ہم ایسا نہیں کرتے ہمارے پاس بفضلہ تعالیٰ دلائل موجود ہیں ہمیں غصہ میں اگر ایسی باتیں کرنے کی ضرورت ہی نہیں یہ تو وہی لوگ کرتے ہیں جن کے پاس جواب موجود نہ ہو یہ مودودی صاحب کے بارہ میں ہم نے ابھی سوال نہیں کیا بلکہ یہ تو سابقہ ہمارے مکتوبات میں بھی موجود ہے جس کا جواب آپ نہ دے سکے نہ دیتے ہیں یہ موضوع میں داخل ہے آپ نے ہم سے جو بھی سوال کیا اس کا ہم نے جواب دیا ہے آپ غور و فکر سے ہمارے مکتوبات کا مطالعہ کریں پھر بتائیں کہ فلاں بات کا جواب نہ دیا ہے

انشاء اللہ تعالیٰ ہم جواب دیں گے اور ہم نے آپ کے اکابر کا نام بے ادبی سے تو نہیں لکھا مولوی صاحب کا نام اور صاحب لکھتے ہیں کتاب کا حوالہ دیتے ہیں۔ پھر بھی آپ برا محسوس کریں تو آپ کی مرضی باقی رہا روح المعانی کا حوالہ اس کا جواب ہم بار بار تحریر کر چکے ہیں خدا جانے آپ کو ہمارا حوالہ پڑھتے لکھتے کیوں

ڈر لگتا ہے آج تک آپ نے ہمارے حوالہ کا ذکر تک نہیں کیا ذرا نیچے حوالہ سے آگے بھی روح المعانی کی عبارت پڑھیں آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ لیکن آپ تو ماسٹر حوالے رد کر چکے ہیں کسی کو بھی نہیں مانتے اگر آپ روح المعانی کو نہ مانیں گے تو کیا ہوگا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کا فیصلہ بھی آپ کو پسند نہ آیا۔ مولوی مفتی محمد شفیع صاحب مولوی امیر علی صاحب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کیا آپ کے نزدیک یہ لوگ حنفی دیوبندی تھے یا نہ اور یہ آپ سے زیادہ محقق و عالم ہیں یا نہیں کیا انہوں نے روح المعانی پڑھی تھی یا نہ جواب دیں پھر انہوں نے علم رکھتے ہوئے نکاح زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کو بلا تردید کیوں نقل کیا۔ اس کا رد کیوں نہ کیا اب صاف صاف لکھو کہ علماء دیوبند نے حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت یوسف علیہ السلام کی بیوی لکھا ہے۔ یہ غلط لکھا ہے اور ان کو علم نہ تھا کہ یہ موضوع روایت ہے اور مجھے ان سے زیادہ علم ہے۔ اگر سچے ہو تو دو ٹوک جواب لکھو ورنہ حنفی دیوبندی کہلانا چھوڑ دو اور اپنا مسلک صاف صاف لکھو کہ مودودی صاحب کے معتقد ہو یا غیر مقلد ہو تاکہ ہم آپ کو آئندہ علماء دیوبند کا حوالہ ہی نہ دیں۔ باقی رہا عمر کی بات ہم بفضلہ تعالےٰ اپنی طرف سے کوئی بات ایسی نہیں کہتے کہ کسی کی بلا وجہ دل آزاری ہو بلکہ جواباً عرض کرتے تاہم پھر بھی ہم احسن طریق سے ہی عرض کریں گے بشرطیکہ آئندہ آپ بھی سوچ سمجھ کر لکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ایسی بات نہ ہوگی جو کہ کسی کی ذاتیات پر حملہ تصور ہو بلکہ ہم تم کو افہام و تفہیم سے ہی مسائل حل کرنا چاہیئے۔ آخر میں ہم یہی گذارش کریں گے کہ خدارا ضد چھوڑ دو حق بات کو تسلیم کر لو۔

ابو الانوار محمد اقبال رضوی

۱۶/۱/۹۱

مولانا محمد اقبال رضوی صاحب کے ہاتھ پر

عیسائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہونے والوں کے نام

	اسلامی نام / تاریخ
۱۔ نعمت مسیح سکنہ ظفر کے ڈاکخانہ کوٹ رادھا کشن تحصیل قصور، ضلع لاہور	غلام مصطفٰے ۶۱ - ۸ - ۳
۲۔ جان مسیح ″ ″ ″ ″ ″	غلام رسول، ۶۱ - ۸ - ۳
۳۔ ایک مسیح، جس نے فقیر کی تقریر سُن کر بذریعہ بابا گل محمد مؤذن جامع مسجد نور منڈی سکھیکی ضلع گوجرانوالہ اسلام قبول کیا	۶۲ - ۳ - ۲
۴۔ سردار مسیح ولد مکھن	غلام محمد، ۷۲ - ۵ - ۲۶
۵۔ رشیدہ بی بی دختر ساد ھو، زوجہ سردار مسیح	غلام فاطمہ، ″ ″
۶۔ رضیہ بی بی دختر سردار مسیح	رضیہ بی بی ″ ″ ″
۷۔ یونس مسیح ساکن ریلوے اسٹیشن بھاہیکے تحصیل و ضلع شیخوپورہ	محمد علی ″ ۹ ″
۸۔ مسماۃ مقصودہ دختر سید مسیح زوجہ یونس مسیح ۲ شرابا ضلع سرگودھا	غلام فاطمہ ۷۹ - ۲ - ۳
۹۔ مانو مسیح ولد منظور مسیح، تاج کالونی بولے دی جھگی، فیصل آباد	غلام رسول ۸۰ - ۸ - ۲
۱۰۔ نوم مسیح ولد پوران مسیح بستی عیسائیاں نزد محلہ ڈگلس پورہ، فیصل آباد	غلام نبی ۸۰ - ۱۲ - ۷
۱۱۔ سلیم جاوید ولد صدیق مسیح۔ سکنہ گوجرمنڈی	محمد سلیم ۸۲ - ۵ - ۵

	اسلامی نام / تاریخ
۱۲- نسرین اختر دختر منظور مسیح چک ۲ ر ب باہمنی والا جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	زاہدہ پروین ۸۳-۲-۲۵
۱۳- اللہ دتہ ولد سردارا چک ۱۴۰ جنوبی سلانوالی ضلع سرگودھا	محمد اللہ دتہ ۸۱-۷-۲
۱۴- مریم سرداراں دختر بلوچی مسیح گجر بستی فیصل آباد	سرداراں بتول ۸۶-۷-۲۰
۱۵- وریام مسیح ولد شفیع مسیح محلہ جھمرکن، ریلوے کالونی چنیوٹ ضلع جھنگ	پیار علی ۸۶-۷-۲۰
۱۶- رشید مسیح ولد خیر مسیح، ملکہ کوہالہ سرگودھا روڈ، فیصل آباد	محمد رشید ۸۶-۱۲-۱۷
۱۷- پرویز مسیح ولد رفیق سنت سنگھ والا، فیصل آباد	غلام رسول ۸۷-۷-۱
۱۸- عالم مسیح ولد مدنی مسیح شیر شاہ روڈ نزد بجلی گھر بیل احاطہ، ملتان کینٹ	محمد جاوید ۸۸-۱-۲۴
۱۹ مشتاق مسیح ولد برکت مسیح چک ۸۰ ج ب، تھانہ ٹھیکری والا ضلع فیصل آباد	غلام محمد ۸۸-۷-۹
۲۰- خورشید بی بی دختر شفیع مسیح " "	غلام فاطمہ ۸۸-۷-۹
۲۱- ممتاز بی بی " "	غلام سکینہ " " "
۲۲- شہناز بی بی " "	غلام عائشہ " " "
۲۳- رضیہ بی بی " "	غلام صغریٰ " " "
۲۴- پروین بی بی " "	غلام رقیہ " " "
۲۵- اللہ دتہ " "	غلام مرتضیٰ " " "
۲۶- یعقوب مسیح ولد برکت مسیح "	محمد سعید ۹۲-۴-۳۰

	اسلامی نام / تاریخ
۲۷- بشیراں زوجہ یعقوب مسیح، چک ۸۰ ج ب، تھانہ ٹھیکری والا ضلع فیصل آباد	سکینہ بی بی ۹۲-۴-۳۰
۲۸- سلیم مسیح ولد سائیں مسیح " " "	غلام مصطفیٰ ۹۲-۵-۲۲
۲۹- برکت مسیح ولد سوہنا مسیح چک ۶/۱۱ ایل تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال،	غلام رسول " - " -۲۸
حال مقیم چک ۲۴ ج ب عیسائیانوالہ، تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ	
۳۰- رفیق مسیح ولد سردار مسیح محلہ امین آباد، نزد پرانی چونگی، ستیانہ روڈ، فیصل آباد	محمد رفیق ۹۲-۶-۲
۳۱- مانو مسیح ولد لال دین سکنہ آدا چک تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	محمد رفیق ۹۲-۷-۱۱
۳۲- نسرین زوجہ مانو مسیح " "	نسرین اختر " "
۳۳- بابو دختر مانو مسیح " "	عائشہ بی بی " "
۳۴- شہزاد مسیح ولد " " " "	شہزاد احمد " "
۳۵- عامر " " "	محمد عامر " "
۳۶- عابد " " "	محمد عابد " "
۳۷- بابر " " "	محمد بابر " "
۳۸- بشیر مسیح ولد سردار مسیح سکنہ سچا سودا نزد فاروق آباد ضلع شیخوپورہ،	بشیر احمد ۹۳-۱۰-۴
حال مقیم چک ۸۹ ج ب رتن نزد اسٹیشن سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد	
۳۹- نصیر مسیح ولد سردار مسیح " "	نصیر احمد " "

نام	اسلامی نام / تاریخ
۴۰- رشید مسیح ولد سردار مسیح حال مقیم چک ۸۹ ج ب رتی نزد اسٹیشن سر شمیر روڈ ضلع فیصل آباد	محمد عبدالرشید ۴-۱۰-۹۳
۴۱- شمیم زوجہ بشیر مسیح " " "	غلام فاطمہ " " "
۴۲- نسیم زوجہ نصیر مسیح " " "	عائشہ بی بی " " "
۴۳- نسرین زوجہ رشید مسیح " " "	حلیمہ بی بی " " "
۴۴- نویداں بی بی بیوہ رحمت مسیح " " "	رقیہ بی بی " " "
۴۵- صفیہ بی بی دختر رحمت مسیح " " "	صغریٰ بی بی " " "
۴۶- آسیہ بی بی " " "	کلثوم بی بی " " "
۴۷- فرزانہ دختر بشیر مسیح " " "	زینب بی بی " " "
۴۸- شہباز ولد " " "	محمد حسین " " "
۴۹- شہزاد ولد " " "	غلام رسول " " "
۵۰- تنویر ولد نصیر مسیح " " "	تنویر احمد " " "
۵۱- سمیرا دختر رشید مسیح " " "	آمنہ بی بی " " "
۵۲- شریف مسیح ولد ڈانیئل مسیح " "	محمد شریف ۱۹-۱۱-۹۳
۵۳- بوٹا مسیح ولد ڈانیئل " "	غلام رسول ۱۸-۳-۹۴
۵۴- ساجدہ دختر بوٹا مسیح " "	صغریٰ بی بی " " "
۵۵- صفیہ دختر بوٹا مسیح " "	رقیہ بی بی " " "
۵۶- اللہ دتہ مسیح " "	غلام مصطفیٰ ۸-۸-۹۴
۵۷- رشیدہ زوجہ اللہ دتہ مسیح " "	غلام فاطمہ " "
۵۸- شہباز ولد اللہ دتہ مسیح " "	محمد شہباز " " "

مرزائیت سے توبہ کرتے والوں کے نام

نام	تاریخ
۱- عبدالعزیز ولد محمد صدیق، گلی نمبر ۳، ملت روڈ، مائی دی جھگی۔ فیصل آباد،	۴-۸-۸۳
۲- محمد اسحاق ولد محمد ابراہیم " " "	۲۰-۶-۸۴
۳- محمد یعقوب ولد محمد ابراہیم " "	۲۷-۷-۸۴
۴- محمد اشرف ولد محمد بوٹا ہجویری ٹاؤن نزد جامع مسجد جالندھریاں ملت روڈ، فیصل آباد	" "
۵- حسین بی بی زوجہ محمد بوٹا " " "	" "
۶- عبدالغنی ولد محمد بوٹا " " "	" "
۷- محمد بوٹا ولد نورالدین " " "	" "
۸- ہاجرہ بی بی زوجہ محمد اشرف " " "	" "
۹- صابرہ بی بی زوجہ عبدالغنی " " "	" "

شیعہ مذہب سے توبہ کرنیوالوں کے نام

نام	تاریخ
۱- ماسٹر محمد علی خاں راجپوت سکنہ دھاڑیوال ضلع گوجرانوالہ	جمعۃ المبارک ۱۵-۶-۶۲
۲- سید عباس الحسن کاظمی ہاؤس ۸/۲۸۰ بلاک ڈی نارتھ ناظم آباد۔ کراچی	۲۷-۱۲-۷۸

سابقہ مذہب سے توبہ کرنے والا	نام / تاریخ
۱۔ سُلطان عُرف کیپو ساہنسی ساکن کوٹ سرور نزد سُکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ	سُلطان احمد ۶۱-۱۱-۵

مُناظروں میں جن دیوبندیوں کو شکست ہوئی

اُن بعض دیوبندی وہابی مولویوں کے نام جن کو مختلف مقامات پر مناظروں میں فقیر نے شکستِ فاش دی، اُن کی تحریریں فقیر کے پاس موجود ہیں:

نام	تاریخ
۱۔ مولوی عبدالمجید جہلمی دیوبندی خطیب جامع مسجد نوشہرہ ورکاں، ضلع گوجرانوالہ	۵۸-۵-۲
۲۔ مولوی عبدالحق دیوبندی خطیب جامع مسجد ڈوگراں والہ ضلع گوجرانوالہ	۶۳-۹-۲۸
۳۔ مولوی مقبول احمد دیوبندی، بیری والا تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۲۴ ربیع الآخر ۱۳۷۸ھ

وحدانیتِ ربّانی ——— بائیبل کی زبانی

توراۃ استثناء، باب ۶، آیت ۴-۵ میں ہے، سُن اے اسرائیل، خداوند ہمارا خُدا ایک ہی خداوند ہے، تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خُدا سے محبت رکھ۔

استثناء باب ۵، آیت ۹ میں ہے تو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا، کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔

انجیل مرقس باب ۱۲، آیت ۲۹،۳۰ میں ہے، یسوع نے جواب دیا کہ اوّل یہ ہے کہ اے اسرائیل سُن، خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔

سلاطین ۲ باب ۱۹ آیت ۱۵ میں ہے: اور حزقیاہ نے خداوند کے حضور یُوں دُعا کی، اے خداوند اسرائیل کے خدا کروبیوں کے اوپر بیٹھنے والے، تو ہی اکیلا زمین کی سب سلطنتوں کا خُدا ہے، تو ہی نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔

نحمیاہ باب ۹ آیت ۵-۶ پھر یشوع اور قدمی ایل اور بانی اور حسبنیاہ اور سربیاہ اور ہودیاہ اور سبنیاہ اور فتحیاہ لاویوں نے کہا کھڑے ہو جاؤ اور کہو: خداوند ہمارا خدا ازل سے ابد تک مبارک ہے۔ تیرا جلالی نام مبارک ہو جو سب حمد و تعریف سے بالا ہے، تو ہی اکیلا خُداوند ہے تو نے آسمان اور آسمانوں کے آسمان کو اور اُن کے سارے لشکر کو اور زمین کو اور جو کچھ اُس پر ہے اور سمندروں کو اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا اور تو اُن سبھوں کا پروردگار ہے اور آسمان کا لشکر تجھے سجدہ کرتا ہے۔

تواریخ ۲ باب ۶، آیت ۱۴ اور کہنے لگا: اے خداوند اسرائیل کے خدا، تیری مانند نہ تو آسمان میں، نہ زمین پر کوئی خدا ہے۔

زبور باب ۸۶، آیت ۸-۱۰: یارب معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں اور تیری صنعتیں بے مثال ہیں، کیونکہ تو بزرگ ہے اور عجیب و غریب کام کرتا ہے، تو ہی واحد خدا ہے۔

امثال باب ۲۱، آیت ۳۰: کوئی حکمت کوئی فہم اور کوئی مشورت نہیں جو خداوند کے مقابل ٹھہر سکے۔

یسعیاہ باب ۴۵، آیت ۲۱ تا ۲۳: تم منادی کرو اور اُن کو نزدیک لاؤ۔ ہاں وہ باہم مشورت کریں کس نے قدیم ہی سے یہ ظاہر کیا؟ کس نے قدیم ایام میں اس کی خبر پہلے ہی سے دے دی ہے؟ کیا میں خداوند ہی نے یہ نہیں کیا؟ سو میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ صادق القول اور نجات دینے والا خدا میرے سوا کوئی نہیں۔ اے انتہائی زمین کے رہنے والو! تم میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ، کیونکہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔

زبور باب ۱۰۰، آیت ۳: جان رکھو کہ خداوند ہی خدا ہے، اسی نے ہم کو بنایا اور ہم اسی کے ہیں، ہم اُس کے لوگ اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں ہیں۔

یوایل باب ۲، آیت ۲۷: تب تم جانو گے کہ میں اسرائیل کے درمیان ہوں اور میں خداوند تمہارا خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں اور میرے لوگ کبھی شرمندہ نہ ہوں گے۔

یسعیاہ باب ۴۵، آیت ۵ تا ۷: میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں میرے سوا کوئی خدا نہیں، میں نے تیری کمر باندھی، اگرچہ تو نے مجھے نہ پہچانا تاکہ مشرق سے مغرب تک لوگ جان لیں کہ میرے سوا کوئی نہیں، میں ہی خداوند ہوں، میرے سوا کوئی دوسرا نہیں، میں ہی روشنی کا مُوجد اور تاریکی کا خالق ہوں۔ میں سلامتی کا بانی اور بلا کو پیدا کرنے والا ہوں، میں ہی خداوند سب کچھ کرنے والا ہوں۔

زبور باب ۹۰ آیت ۱-۲: مردِ خدا موسیٰ کی دُعا، یارب پُشت در پُشت تُو ہی ہماری پناہ گاہ رہا ہے، اس سے پیشتر کہ پہاڑ پیدا ہوئے یا زمین اور دُنیا کو تو نے بنایا ازل سے ابد تک تُو ہی خدا ہے۔

زبور باب ۴۸، آیت ۱۴: کیونکہ یہی خدا ابدالآباد ہمارا خدا ہے۔ یہی موت تک ہمارا ہادی رہے گا۔

زبور باب ۵۰، آیت ۷: اے میری اُمت سُن، میں کلام کروں گا اور اے اسرائیل میں تجھ پر گواہی دُوں گا۔ خدا تیرا خدا میں ہی ہوں۔

زبور باب ۹۷، آیت ۷: کھودی ہوئی مورتوں کے سب پوجنے والے جو بتوں پر فخر کرتے ہیں شرمندہ ہوں۔ اے معبودو! سب اُس کو سجدہ کرو۔

زبور باب ۸۱، آیت ۹: تیرے درمیان کوئی غیر معبود نہ ہو اور تو کسی غیر معبود کو سجدہ نہ کرنا۔

احبار باب ۲۶، آیت ۱-۲: تم اپنے لئے بُت نہ بنانا اور نہ کوئی تراشی ہوئی مُورت یا لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا اور نہ ملک میں کوئی شبیہہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو، اس لئے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں، تم میرے سبتوں کو ماننا اور مَقدِس کی تعظیم کرنا میں خداوند ہوں۔

خروج باب ۲۰، آیت ۱ تا ۵: اور خدا نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ خداوند تیرا خدا جو تجھے مُلکِ مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں، میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مُورت نہ بنانا، نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے، تو نہ اُن کے آگے سجدہ اور نہ اُن کی عبادت کرنا، کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔

سلاطین باب ۱۷، آیت ۳۵ تا ۴۱: اُن ہی سے خداوند نے عہد باندھ کر اُن کو یہ تاکید

کی تھی کہ تم غیر معبودوں سے نہ ڈرنا اور نہ اُن کو سجدہ کرنا نہ پوجنا اور نہ اُن کے لئے قربانی کرنا، بلکہ خداوند جو بڑی قوت اور بلند بازو سے تم کو مُلک مصر سے نکال لایا تم اُسی سے ڈرنا اور اُسی کو سجدہ کرنا اور اُسی کے لئے قربانی گزراننا اور جو آئین اور رسم اور جو شریعت اور حکم اُس نے تمہارے لئے قلمبند کئے، اُن کو سدا ماننے کے لئے احتیاط رکھنا اور تم غیر معبودوں سے نہ ڈرنا اور اُس عہد کو جو میں نے تم سے کیا ہے تم بھول نہ جانا اور نہ تم غیر معبودوں کا خوف ماننا، بلکہ تم خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا اور وہ تم کو تمہارے سب دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑائے گا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا، بلکہ اپنے پہلے دستور کے مطابق کرتے رہے۔ سو یہ قومیں خداوند سے بھی ڈرتی رہیں اور اپنی کھودی ہوئی مورتوں کو بھی پوجتی رہیں، اسی طرح اُن کی اولاد اور اُن کی اولاد کی نسل بھی، جیسا اُن کے باپ دادا کرتے تھے، ویسا وہ بھی آج کے دن تک کرتی ہیں۔

یرمیاہ باب ۲۵، آیت ۶، اور غیر معبودوں کی پیروی نہ کرو کہ ان کی عبادت و پرستش کرو اور اپنے ہاتھوں کے کاموں سے مجھے غضبناک نہ کرو اور میں تم کو کچھ ضرر نہ پہنچاؤں گا۔

یسعیاہ باب ۴۴، آیت ۶، خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اس کا فدیہ دینے والا رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔

یسعیاہ باب ۴۴، آیت ۲۴، خداوند تیرا فدیہ دینے والا جس نے رحم ہی سے تجھے بنایا، یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند سب کا خالق ہوں، میں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہوں، کون میرا شریک ہے۔

بائیبل کی مندرجہ بالا عبارات سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ واحد ہے اور اُس کے سوا کسی کی پوجا اور پرستش جائز نہیں اور کوئی اُس کا ہمسر و شریک نہیں اور عقیدہ تثلیث قطعاً جائز نہیں۔

(ابوالانوار محمد اقبال رضوی قادری)